سیرت

بو علی قلندر

ملک محمد اشرف نقشبندی

شمع بک ایجنسی لاہور

Marfat.com

Marfat.com

جو بھی تیرے فقیر ہوتے ہیں
آدمی بے نظیر ہوتے ہیں

سیرت

حضرت شیخ شرف الدین رحمۃ اللہ علیہ

المعروف

بو علی قلندر

مصنف

از ادیب سخن، رئیس القلم ممتاز الشعراء خلیفہ ملک محمد اشرف نقشبندی
ساکن کلر بالہ گجراں ڈاکخانہ سید تحصیل گوجر خان ضلع راولپنڈی

منگوانے کا پتہ
شمع بک ایجنسی ۸۔ یوسف مارکیٹ غزنی سٹریٹ اردو بازار۔ لاہور

Marfat.com

جملہ حقوق بحق پبلشرز محفوظ ہیں

98428

نام کتاب: —— سیرت شرف الدین المعروف بو علی قلندر رحمۃ اللہ علیہ

مصنف: —— خلیفہ ملک محمد اشرف نقشبندی قادری الچشتی

نظر ثانی: —— مبلغ اسلام مولانا عبد القیوم حقانی مہتمم جامع ابوہریرہ۔ نوشہرہ۔

ناشر: —— صابر حسین

حسب الفرمائش: —— پسران ملک محمد ارشد۔ ملک فیصل محمود

تعداد: —— ایک ہزار

بار ششم: —— جنوری 2005ء

طبع: ——

قیمت: ——

کتابت: —— اعجاز احمد کھوکھر، ماڈل ٹاؤن اسلام آباد۔

نیا ایڈیشن معہ اضافہ

سٹاکسٹ

شمع بک ایجنسی ۸۔ یوسف مارکیٹ غزنی سٹریٹ اردو بازار۔ لاہور

Marfat.com

فہرست مضامین

مضمون	صفحہ نمبر
ابتدائیہ	۵
حمد باری تعالیٰ	۱۰
نعت رسول مقبولؐ	۱۱
تقریظ علامہ غلام محی الدین	۱۲
سلطان صاحب	
انتساب جمیل	۱۸
سیرت بو علی قلندر	۲۱
ابتدائی حالات	۲۲
آپ کی ولادت باسعادت	۲۵
بو علی قلندرؒ کا شجرہ نسب	۲۵
بو علی قلندرؒ کے والدین	۲۷
ماں کی عظمت	۲۹
والد کی دعا	۲۹
سالار فخر الدین کی ایک درویش سے ملاقات	۳۰
درویش اور بو علی قلندرؒ	۳۱
مادر زاد ولی اور نام	۳۲
کرمان ایران سے ہجرت	۳۲
بو علی قلندرؒ کا بچپن	۳۴
آپ کی پرورش اور تعلیم	۳۴
دہلی درس و تدریس	۳۵
بو علی قلندرؒ کے اساتذہ کرام	۳۵
بو علی قلندرؒ کا وعظ	۳۶
سامعین کا وجد میں جھومنا	۳۷
بو علی قلندرؒ سے علاؤ الدین خلجی کی عقیدت	۳۹
بو علی قلندرؒ کی حضرت نظام الدین اولیاء دہلوی المعروف محبوب الٰہی سے عقیدت	۴۰
مرشد کی تلاش	۴۱
مثال	۴۱
بیعت و خلافت	۴۲
خلافت کا اعزاز	۴۳
عبادت و ریاضت چلہ کشی	۴۷

Marfat.com

مضمون	صفحہ نمبر
بو علی کی وجہ تسمیہ	۴۸
بو علی قلندرؒ کی حضرت علی شیرِ خدا علیہ السلام سے ملاقات	۵۱
پیر مہر علی شاہ گولڑوی فرماتے ہیں	۵۲
رنگ قلندری کی ابتداء	۵۳
بو علی قلندرؒ کی خوش نصیبی	۵۴
بو علی قلندرؒ کی شاہ شمس تبریزؒ سے ملاقات	۵۴
تبلیغ و تدریس	۵۴
بو علی قلندرؒ کی جھولے لعل شہباز قلندرؒ سیہون شریف سے ملاقات	۶۳
بو علی قلندرؒ کی کرامات	۶۵
بو علی قلندرؒ کی تصانیف اشعار اور کتب	۱۰۴
دنیا میں اڑھائی قلندر ہوئے ہیں	۱۰۵
پانی پت کا مقام	۱۰۶
حالتِ کشفی	۱۰۷
وصال مبارک	۱۰۸

مضمون	صفحہ نمبر
مزار مبارک	۱۰۹
آپ کا روضہ مبارک	۱۰۹
آپ کا عرس مبارک	۱۱۰
حضرت بو علی قلندرؒ کے اقوال و ارشاد	۱۱۱
وظائف بو علی قلندرؒ	۱۱۲
ختم شریف بو علی قلندرؒ	۱۱۷
ایمان کی حفاظت کے چند وظائف	۱۲۶
لیلۃ القدر کی دعا	۱۲۷
درود خضری	۱۲۹
قرآن کریم	۱۳۰
حدیث نبویؐ	۱۳۰
ایک بزرگ کا فرمان	۱۳۰
سیرت امام ابو حنیفہؒ	۱۳۲
مناقب حضرت علیؓ	۱۴۸
یار چار نبیؐ	۱۵۰
تبصرہ کتب	۱۵۱
اشتہار کتب	۱۵۲

Marfat.com

نگاہِ اوّلین

ابتدائیہ

مجھے عاجزی میں وہ مزہ مِلا جو غرُور تھا دہ نکل گیا
تیرے کرم کی ایسی ہوا چلی کہ میں گِرتے گِرتے سنبھل گیا

اِنَّ اللّٰہَ وَمَلٰٓئِکَتَہٗ یُصَلُّوْنَ عَلَی النَّبِیِّ یٰٓاَیُّھَا
الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَیْہِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِیْمًا ؕ

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا وَمَوْلٰنَا مُحَمَّدٍ وَّ
عَلٰی اٰلِ سَیِّدِنَا وَمَوْلٰنَا مُحَمَّدٍ وَّبَارِکْ وَسَلِّمْ

سُبْحٰنَ رَبِّکَ رَبِّ الْعِزَّتِ عَمَّا یَصِفُوْنَ ؕ
وَسَلٰمٌ عَلَی الْمُرْسَلِیْنَ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ ؕ
اَمَّا بَعْدُہٗ
فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْم
بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم ؕ

قارئین کرام ! حضرت شرف الدین المعروف بُو علی قلندرؒ

ایک عظیم شخصیّت کے مالک تھے۔ ایسی جلیل القدر ہستی کے حالات و کرامات اور فیوض و برکات پر لکھنا مجھ جیسے تہی دامن و تہی دست کے بس کا روگ نہ تھا۔ میری حالت یہ تھی ؎

ہاتھ خالی اس طرف جاتا ہُوں میں
اور تہی دستی سے شرماتا ہُوں میں

نامعلُوم وہ کونسی غیبّی طاقت تھی جو مجھے سوانحِ حیات حضرت بُو علی قلندر رحمۃ اللہ علیہ لکھنے کے لئے جھنجوڑ رہی تھی اور بار بار کہہ رہی تھی۔ غور کر تیری قوم نے اولیاء اللہ کی عقیدت و محبّت، ایثار و خدمت کے اَنمٹ نقوش چھوڑے ہیں۔ اُنہیں دیکھ کر تیری قوم حضرت داتا گنج بخش علی ہجویری رحمۃ اللہ علیہ کے لئے فرشِ راہ بنی۔ حضرت شاہ عبداللطیف رحمۃ اللہ علیہ المعرُوف برّی امام کے عقیدت مند بنے۔ حضرت خواجہ پیر مہر علی شاہ رحمۃ اللہ علیہ گولڑوی کے مُرید بنے۔ اپنے والدین سے عشق و محبّت سبق سیکھ۔ تو خود پیر سیّد عبداللہ شاہ حُسینی ہمدانی بھنگالی شریف کا مُرید بنا۔ کھڑی شریف کی طرف نظر دوڑا پیرے شاہ غازی دمڑیاں والی سرکار اور فخرِ گوجراں میاں محمّد بخش عارفِ کھڑی شریف کی سچّی پریت پر عمل کر۔ عارفِ کھڑی شریف کے ایک شعر کی تفسیر سمجھ ؎

لکھ ہزار بہار حُسن دی اندر خاک سمانی
لا پریت اجیہی محمّد جگ وِچ رہے کہانی

تہی دستی و تہی دامنی سے نہ گھبرا۔ یہ نہ سوچ کہ میرے پاس کچھ زادِ راہ بھی موجود ہے یا نہیں۔ اللہ تعالیٰ کی ذات پر بھروسہ کر۔

Marfat.com

توکل کے دامن کو تھام یقیناً تو اسے حامی و ناصر پائے گا۔
مصر کی خوش نصیب بڑھیا کے نقشِ قدم پر چل۔ خریدارانِ حضرت یوسف علیہ السلام کی طرح بوعلی قلندرؒ کے غلاموں کی فہرست میں اپنا نام لکھوا۔ ہو سکتا ہے کہ اسی نسبت سے تیرا نام بھی خوش بخت بڑھیا کی طرح زندہ رہے۔ سوانحِ حیات بوعلی قلندر تیری بخشش و نجات کا سبب بن جائے کیونکہ روزِ قیامت اللہ کے مقبول بندوں ہی کی دوستی کام آئے گی۔

اَلْاَخِلَّآءُ یَوْمَئِذٍ بَعْضُهُمْ لِبَعْضٍ عَدُوٌّ اِلَّا الْمُتَّقِیْنَ ۶۷ (الزخرف)

گہرے دوست اس روز ایک دوسرے کے دشمن ہوں گے۔
بجز ان کے جو متقی (اور پرہیزگار) ہیں۔

برِصغیر میں زہد و ریاضت اور عبادتِ الٰہی میں یگانۂ روزگار اولیاءِ کرام گزرے ہیں جنہوں نے دینِ اسلام، تہذیب و اخلاق اور اصلاحِ نفوس کے لئے اپنی زندگیاں وقف کر رکھی تھیں۔ آج جو ہم اسلام کی عظمت محبت حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور اخلاقِ حسنہ کے شاہکار دیکھ رہے ہیں۔ یہ سب ان ہی اولیاءِ اللہ کی برکات اور کرامات کا نتیجہ ہیں۔ جتنی خدمت اسلام کی سربلندی نفاذِ شریعت اسلامیہ حفاظت ناموسِ رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور مدافعتِ صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین اور اہلِ بیعت عظام رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی حفاظت کے لئے ان بوریہ نشین اولیاء اللہ نے اپنی مقدس خانقاہوں میں بیٹھ کر کی۔ کسی صاحب

Marfat.com

منصب و جاہ اور نہ ہی کسی بڑے سے بڑے سرمایہ دار کو نصیب ہوئی۔ برِّ صغیر کے ان ہی عظیم المرتبت بزرگانِ دین میں ایک عظیم شخصیت اللہ تعالیٰ کے برگزیدہ بندے اور ولی اللہ حضرت بو علی قلندر رحمۃ سلسلۂ قلندریہ سے تعلق رکھنے والے صاحبِ کشف و کرامات بزرگ گزرے ہیں جنہوں نے اپنے دور میں اپنی توجہات کاملہ، نظرِ عارفانہ اور اخلاقِ حسنہ کی بدولت تبلیغ دینِ متین، عشقِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم محبّتِ اہلبیت و صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو نہایت ہی کوشش اور سعی اور محبت کے ساتھ سرانجام دیا۔ آپ ان اولیائے کرام کے طبقے سے تعلّق رکھتے تھے جنہوں نے علم ظاہری کے حصول کے بعد صرف اور صرف توجہاتِ باطنی اور روحانی کمالات سے مخلوقِ خدا کی اصلاح کی۔

حضرت بو علی قلندر رحمۃ اللہ علیہ نے پانی پت کرنال میں قیام فرما کر اپنی ان ہی باطنی توجہات کے ذریعے برِّ صغیر پاک و ہند کے گوشے گوشے میں یادِ الٰہی محبّتِ رسول صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم عظمتِ اہلبیتؓ و صحابہ کرامؓ کا درس دیا اور ریاضت و عبادت میں مشغول رہ کر خالقِ حقیقی سے وہ لو لگائی جس سے دُنیا میں آپؒ کے نامِ بابرکت سے چاروں کونوں پر روشنی پھیل گئی۔ آج بھی دُنیا کے کونے کونے سے لوگ آپؒ کے مزار مبارک پر حاضری دے کر مستفیض ہو رہے ہیں۔

آج بھی جاری ہے فیضِ عام تیرا بو علی قلندرؒ
مل رہا ہے سب کو یکساں جام تیرا بو علی قلندرؒ

Marfat.com

بس یہ ہے وجہ تصنیف سوانح حیات حضرت شرف الدین المعروف بو علی قلندر رحمۃ اللہ علیہ ہے۔

گر قبول افتد زہے عزّ و شرف

اس کتاب کے مطالعہ سے استفادہ کرنے والے حضرات سے التماس ہے کہ میرے مرحوم والدین اور مجھ عاصی کے حق میں دعائے خیر فرمائیں۔

کُلُّ نَفْسٍ ذَائِقَۃُ الْمَوْتِ ط ہر بشر نے حسب وعدہ مقررہ وقت پر مرنا ہے اور موت کا ذائقہ چکھنا ہے۔ اللہ تعالیٰ رکھے شان سے مارے ایمان سے اور مرتے وقت حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ و آلہٖ وسلّم کا کلمہ طیبہ زبان پر جاری ہو۔ خدا کرے آمین ثم آمین۔

وَاٰخِرُ دَعْوَانَا اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ فَاطِرَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ اَنْتَ وَلِیّٖ فِی الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَۃِ تَوَفَّنِیْ مُسْلِمًا وَّاَلْحِقْنِیْ بِالصّٰلِحِیْنَ۔ امین۔

بیچمدان:-
فقیر و حقیر خاکپائے محمدؐ و آلِ محمدؐ صلی اللہ علیہ و آلہٖ وسلّم
بیر ملک محمد اشرف نقشبندی قادری الچشتی غفرلہٗ
کلر یالہ گجراں تحصیل گوجر خان ڈاک خانہ بیّد
ضلع راولپنڈی

Marfat.com

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

حمد باری تعالیٰ (جل جلالہٗ)

لائقِ حمد تیری ذات کہ محمود ہے تُو
لائقِ سجدہ تیری ذات کہ مسجود ہے تُو

انکساری میرا مقسوم کہ بندہ ہوں میں
خود نمائی تیرا دستور کہ معبود ہے تُو

بعد اتنا کہ کبھی آنکھ نے دیکھا نہ تجھے
قرب اتنا کہ میری جان میں موجود ہے تُو

ہے ورا حدِ تعین سے تیری ذاتِ قدیم
کون کہتا ہے کسی سمت میں محدود ہے تُو

حسن پردے میں بھی بے پردہ نظر آتا ہے
اتنا چھپتے پہ بھی منظور ہے مشہور ہے تُو

میری کیا بود کہ معدوم تھا معدوم ہوں میں
تیری کیا شان کہ موجود تھا موجود ہے تُو

ایک اعظم ہی نہیں عاشقِ ناچیز تیرا
سب کا مطلوب ہے محبوب ہے مقصود ہے تُو

(اعظم چشتی)

Marfat.com

صلی اللہ علیہ وسلم

نعت رسولِ مقبول

جس طرف چشمِ محمدؐ کے اشارے ہو گئے
جتنے ذرّے سامنے آئے ستارے ہو گئے

جب کبھی عشقِ محمدؐ کی عنایت ہو گئی
میرے آنسو کوثر و زمزم کے دھارے ہو گئے

موجِ طوفاں میں جب نام محمدؐ لے لیا
ڈوبتی کشتی کے تنکے ہی کنارے ہو گئے

یا محمدؐ آپ کی نظروں کا یہ اعجاز ہے
جس طرف نظریں اٹھیں سب تمہارے ہو گئے

میں ہوں اور یادِ مدینہ اور ہیں تنہائیاں
اپنے بیگانے سبھی مجھ سے کنارے ہو گئے

اپنی کملیؐ کا ذرا سایہ عنایت ہو مجھے
دل کے دشمن یا محمدؐ پیارے ہو گئے

ڈوبنے والوں نے جب نام محمدؐ لے لیا
حلقۂ طوفاں کو حاصل کنارے ہو گئے

ان کی نظروں میں یقیناً باغِ جنت کچھ نہیں
جن کی نظروں کو مدینے کے اشارے ہو گئے

چند لمحے آستانِ پاک پر گزرے ہیں جو
وہ ہماری زندگی کے سہارے ہو گئے

سبز گنبد کے لئے اشعارِ ساغر مرحبا
جگمگا کر زندگی کے ماہ پارے ہو گئے

(ساغر صدیقی)

Marfat.com

تقریظ! پیر طریقت حضرت علامہ مولنا غلام محی الدین سلطان صاحب خطیب اعظم و مہتمم دار العلوم سلطانیہ مرکزی جامع مسجد اٹک آئل کمپنی مورگاہ۔ راولپنڈی۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عَلٰی اٰلَآئِہٖ وَالشُّکْرُ عَلٰی نَعْمَآئِہٖ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْاَنْبِیَآئِہٖ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَ مُحِبِّہٖ وَسَیِّدِ الْاَوْلِیَآئِہٖ وَاَوْلِیَآءِ اُمَّتِہٖ اَجْمَعِیْنَ ط

اَمَّا بَعْدُہٗ

خدائے بزرگ و برتر کا بے حد و بے شمار احسان ہے کہ جس نے حضرتِ انسان کو لَقَدْ خَلَقْنَا الْاِنْسَانَ فِیْ اَحْسَنِ تَقْوِیْم کی خلقت فاخرہ سے نوازا اور لَقَدْ کَرَّمْنَا بنی آدم کا تاج پہنایا اور اٹھارہ ہزار عالم پر اشرفیت عطا فرمائی۔ یہ زمین و آسمان کی بزم اسی انسان کے لئے بنائی سجائی جیسا کہ قرآن میں ارشاد ہے کہ زمین کی ہر چیز۔ اس خالق نے تمہارے لئے پیدا فرمائی۔ پھر شمس و قمر اور ستارے اور بارش کا ہونا۔ چرند و پرند و خوش و طیور الغرض ہر ایک اس انسان کی خدمت پر مامور ہے اور فرمایا کہ میں نے جن و انس کو اپنی عبادت کے لئے پیدا فرمایا۔ جانور پیدا ہوئے۔ تیری وفا کے واسطے

چاند و سُورج اور ستارے ہیں ضیاء کے واسطے۔ کھیتیاں سر سبز ہیں تیری غذا کے واسطے۔ سارا جہاں تیرے لئے اور تُو خدا کے واسطے یعنی اس انسان کی تخلیق کا مقصد بڑا ہی عظیم ہے کہ یہ اللہ تعالیٰ کی عبادت اور معرفت کے لئے پیدا کیا گیا اور اس کی ہدایت اور رہنمائی کے لئے انبیاء رُسل علیہم السّلام بھیجے۔ پھر خُدائے عظیم کا ہم پر بالخصُوص احسان عظیم یہ ہُوا کہ اس نے اپنا برگزیدہ محبُوب سیّد الانبیاء والرُسل سبب کون و مکاں باعث تخلیق اُنس و جاں نورِ بزم عاشقاں آفتاب جلوہ گاہِ کن مکان احمدِ مجتبیٰ حضرت محمّد مُصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہم میں مبعوث فرمایا۔ وہ محبُوبؐ کہ جن کا دیکھنا، ربّ کا دیکھنا جن کی اطاعت ربّ کی اطاعت۔ جن کی مرضی ربّ کی مرضی۔ جن کی مُحبّت ربّ کی محبّت اور جن کی ناراضگی ربّ کی ناراضگی۔ جن کی دُوری ربّ سے دُوری۔ قرآن و حدیث سے ہمیں معلوم ہوا۔ پس جن لوگوں نے اللہ پر ایمان لانے کے بعد قیامت، آسمانی کتُب، فرشتوں اور مرنے کے بعد زندہ ہونے، خیر و شر کی تقدیر پر اللہ کی طرف سے ایمان لائے اور اس پیارے محبُوبؐ سے محبّت کی اور اُن کی سُنت کو اپنایا اور اُن کی غُلامی کا پٹہ اپنے گلے میں ڈالا۔ کثرت سے اللہ کے ذکر میں مشغول ہوئے اور نبی پاک صاحبِ لولاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر کثرت سے درُود و سلام پڑھا تو اللہ تعالیٰ نے اُن کے سینے سے معرفت کے نُور سے سرشار کر دیئے اور وہ ہر دم ہر لمحہ اُسی کے نوُر کے سمندر میں غوطہ زن رہتے ہیں۔ ایسے ہی لوگ خدا کے دوست کہلائے۔ جیسا کہ قرآن پاک میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ اَلَآ اِنَّ اَوۡلِيَآءَ اللّٰهِ لَا خَوۡفٌ عَلَيۡهِمۡ وَلَا هُمۡ

Marfat.com

یحزنون o خبردار جو اللہ کے دوست ہیں اُنہیں کسی قسم کا خوف و خطر نہیں ہے اور نہ ہی وہ غمزدہ ہوں گے۔ یہی وہ گروہ ہے کہ جس کے بارے میں حدیث شریف میں آتا ہے کہ ان کی وجہ سے زمین قائم ہے۔ ان کی وجہ سے بارش ہوتی ہے۔ انہی کی برکت سے تمہیں رزق ملتا ہے اور یہی وہ نفوسِ قدسیہ ہیں کہ جن کی برکت سے مدد کی جاتی ہے اور فریادیں سُنی جاتی ہیں۔ انہی پاکانِ بارگاہِ خداوندی کے متعلق اللہ تعالیٰ کا حدیثِ قدسی میں ارشاد ہے کہ جو میرے ولی کے ساتھ عداوت اور دُشمنی رکھتا ہے۔ میں نے اس سے اعلانِ جنگ کیا ہے۔ وہ میرا دشمن ہے اور میرا بندہ فرض کی ادائیگی سے جتنا میرا قرب حاصل کرتا ہے۔ دُوسرے کسی عمل سے اتنا قرب حاصل نہیں کرتا۔ پھر فرض کی ادائیگی کے بعد وہ نفل عبادت سے میرا قرب حاصل کرتا ہے۔ حتّٰی کہ میں اُسے اپنا محبوب بنا لیتا ہوں۔ پھر میں اُس کی آنکھ بن جاتا ہوں۔ جس سے وہ دیکھتا ہے۔ میں اُس کے ہاتھ بن جاتا ہوں۔ جن سے وہ پکڑتا ہے میں اُس کے پاؤں بن جاتا ہوں جن سے وہ چلتا ہے۔ اگر مجھ سے کسی چیز کا سوال کرے تو میں ضرور اس کو عطا کرتا ہوں اور اگر کسی چیز سے پناہ مانگتا ہے تو میں یقیناً اُسے پناہ دیتا ہوں۔

(بخاری شریف)

برروایت حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ، اور حدیث میں اولیاءاللہ کی فضیلت بھی آئی ہے کہ اللہ تعالیٰ کا مقبول بندہ اگر کسی امر میں قسم اُٹھائے کہ یہ کام ہو گا یا نہیں ہو گا تو اللہ تعالیٰ اُس کی قسم کو پورا فرماتا ہے اور اُسے حانث ہونے سے بچا لیتا ہے۔ پھر یہ

Marfat.com

بھی فرمایا گیا کہ هُمُ الْقَوْمُ لَا يَشْقٰى جَلِيْسُهُمْ یہ وہ لوگ ہیں ان کے پاس بیٹھنے والا اور ان کے دامن سے لپٹنے والا بد بخت نہیں ہوتا۔

خلاصۂ کلام یہ ہے کہ کائنات کے اندر بہار اولیآء اللہ کے قدم قدم سے ہے اور جب تک یہ اللہ اللہ کرنے والے موجود ہیں قیامت نہیں آئے گی۔ ان نفوسِ قدسیہ میں ایک، وہ ہیں جو سالک مجذوب کہلاتے ہیں۔

جو لطیفۂ قلب سے دائرہ لاتعیّن تک سلوک کی منازل طے کرتے ہیں اور احکامِ شریعت کی پابندی کرتے ہیں۔ حضور نبی کریم علیہ تحیۃ و التسلیم کی ایک ایک سُنّت پر عمل پیرا ہوتے ہوئے اعلیٰ مدارج پر فائز ہوتے ہیں۔ کوئی ابدال کے مرتبے پر فائز ہوتا ہے تو کوئی اقطاب کوئی غوث اور قطب بنتا ہے اور باطنی نظام ان کے کنٹرول میں ہوتا ہے پھر یہ بادشاہوں، وزیروں اور صاحبانِ اقتدار کے کمال و زوال کا باعث بنتے ہیں۔ خاندانِ غلاماں کی سات پشتوں تک بادشاہی خواجہ خواجگان مُعین الدّین چشتی اجمیری رحمۃ اللہ علیہ کی نگاہ کا صدقہ ہے اور حضرت بُو علی قلندر رحمۃ اللہ علیہ کا ایک غُلام اپنے شیخ کی خدمت میں عرض کرتا ہے کہ مجھے بادشاہ کے حامل (تھانیدار) نے مارا ہے۔ آپ کی غلامی میں ہوتے ہوئے بھی غیروں سے مار کھاؤں، مردِ قلندر بُو علی قلندر جلال میں آ گیا۔ فوراً بادشاہ کو چٹھی لکھی۔ بازگیرایں عاملے بدگوہرے۔ ورنہ بخشم مُلک تو با دیگرے۔

یعنی اپنے تھانیدار کو سرزنش کرو ورنہ تیرا ملک کسی اور کے حوالے کر دوں گا۔ معلُوم ہوا کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے مقبُول بندوں کو با اختیار

Marfat.com

بنایا ہے۔ یہ مردانِ سالک مخلوق کی ہدایت پر مامور ہوتے ہیں اور لوگ اِن سے جوق در جوق فیضیاب ہو کر منازلِ سلوک طے کرتے ہیں ان اولیاء اللہ کا ایک طبقہ وہ ہے جو مجذوب ہوتے ہیں۔ ان پر منزل کے دوران کوئی ایسی تجلّی پڑ جاتی ہے جس میں یہ سر گراں ہو کر ہر ایک چیز سے حتّٰی کہ شرعی احکام سے بھی بے نیاز ہو جاتے ہیں۔ ان میں کچھ تو وہ ہیں جو دائمی سکر میں رہتے ہیں اور کچھ وہ ہیں جو عالمِ سکر سے صحو کی طرف لوٹ آتے ہیں اور مخلوقِ خدا کی رُشد و ہدایت کے لئے معمور ہو جاتے ہیں۔ سلسلۂ قلندریہ کے طبقہ اوّل میں سے ایک بزرگ پانی پت کرنال انڈیا میں قلندر ہوئے ہیں جو کہ شرف الدّین المعروف بُو علی قلندر کے نام سے مشہور ہوئے ہیں جو کھانے پینے سے بے نیاز۔ نہ گرمی کا پتہ نہ سردی کی پرواہ۔ آپ بارہ سال دریا میں رہے۔ وہ بلند پایہ بزرگ تھے۔

جن کے حالات و واقعات اور کرامات پر مبنی زیرِ نظر کتاب سوانح حیات بُو علی قلندر جناب پیر ملک محمّد اشرف نقشبندی قادری چشتی صاحب آف کلر یالہ گجرات کے زیرِ اہتمام مرتّب ہوئی۔ ملک صاحب انتہائی علمی اور ادبی ذوق کے ساتھ ساتھ اولیاء اللہ کی محبّت سے سرشار ہیں اور پیشتر ازیں بھی بہت سی چھوٹی بڑی کتابیں مختلف عنوانات پر لکھی ہیں جن میں زیادہ تر سوانح حیات اولیاء اللہ ہیں، لکھ کر اشاعت کروا چکے ہیں۔ چند ایک کے نام ذیل میں درج کرتا ہوں۔

اسمِ اعظم معہ فضیلت کی راتیں۔ ختم شریف غوثیہ معہ دُعائے سریانی۔ مسائل اعتکاف معہ فضائل شبِ براءت، فضائل لیلۃ القدر۔

Marfat.com

ختم خواجگان معہ شجرہ مشائخانِ طریقت۔ تذکرۃ الاولیاء جدید۔ قصص الاولیاء جدید۔ خزینہ وظائف۔ وظائف عملیات نادِ علی۔ سوانح حیات جھولے لعل شہباز قلندر سیہون شریف۔ سوانح حیات بابا فریدالدین مسعود گنج شکرؒ پاک پتن شریف۔ سوانح حیات بابا لعل شاہ قلندر سوراسی شریف مری۔ سوانح حیات حضرت داتا گنج بخش علی ہجویری۔ سوانح حیات پیر مہر علی شاہ گولڑہ شریف۔ سوانح حیات شاہ عبدالطیف المعروف بری امام نورِ پورِ شاہاں۔ ہدایت اشرف کلمہ شریف وغیرہ جو ملک کے دور دراز علاقوں میں موجود ہیں۔

دعا ہے اللہ تعالیٰ خلیفہ ملک محمد اشرف صاحب نقشبندی کی اس سعیٔ جمیلہ کو قبول فرما کر توشۂ آخرت بنائیں اور جملہ مسلمانوں کو ان کی تصنیفات سے استفادہ کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

والسلام

پیر غلام محی الدین سلطان نقشبندی غفرلہٗ عفی عنہٗ
مہتمم جامعہ غوثیہ رضویہ سلطان العلوم (رجسٹرڈ)
خطیب مرکزی جامع مسجد اٹک آئل کمپنی مورگاہ
راولپنڈی

Marfat.com

انتسابِ جمیل

میں اپنی اس سعی اور کوشش کو حضرت بو علی قلندر
رحمۃ اللہ علیہ

پانی پت ضلع کرنال۔ انڈیا اور

الٰہی خیر گردانی بحق شاہ جیلانی

حضرت سیدنا پیران پیر دستگیر روشن ضمیر محبوبِ سبحانی
غوثِ صمدانی شیخ عبدالقادر محی الدین الجیلانی الحسنی رضؓ و
الحسینی رضؓ قدس سرہٗ العزیز کے نامِ نامی سے منسوب کرتا ہوں۔

غوثِ اعظم درمیان اولیاءؒ
چوں محمدؐ درمیان انبیاءؑ

سگ درگاہ میراں شو چوں خواہی قربِ ربّانی
کہ بر شیراں شرف دارد سگِ درگاہِ جیلانی

میاں محمدؐ بخش عارف کھڑی شریف فرماندے نے

جے توں چاہناایں قربِ ربّانی بن جا سگ میراں دا
شیراں اُتے شرف رکھیندا کتا پیر پیراں دا

طالبِ دُعا و نگاہ۔ خلیفہ ملک محمدؐ اشرف نقشبندی

Marfat.com

قسم ہے خدا کی محبت نہیں عقیدت ہے
دیارِ دل میں بڑا احترام ہے تیرا

حضرت
بوعلی
قلندر

رحمۃ اللہ علیہ

Marfat.com

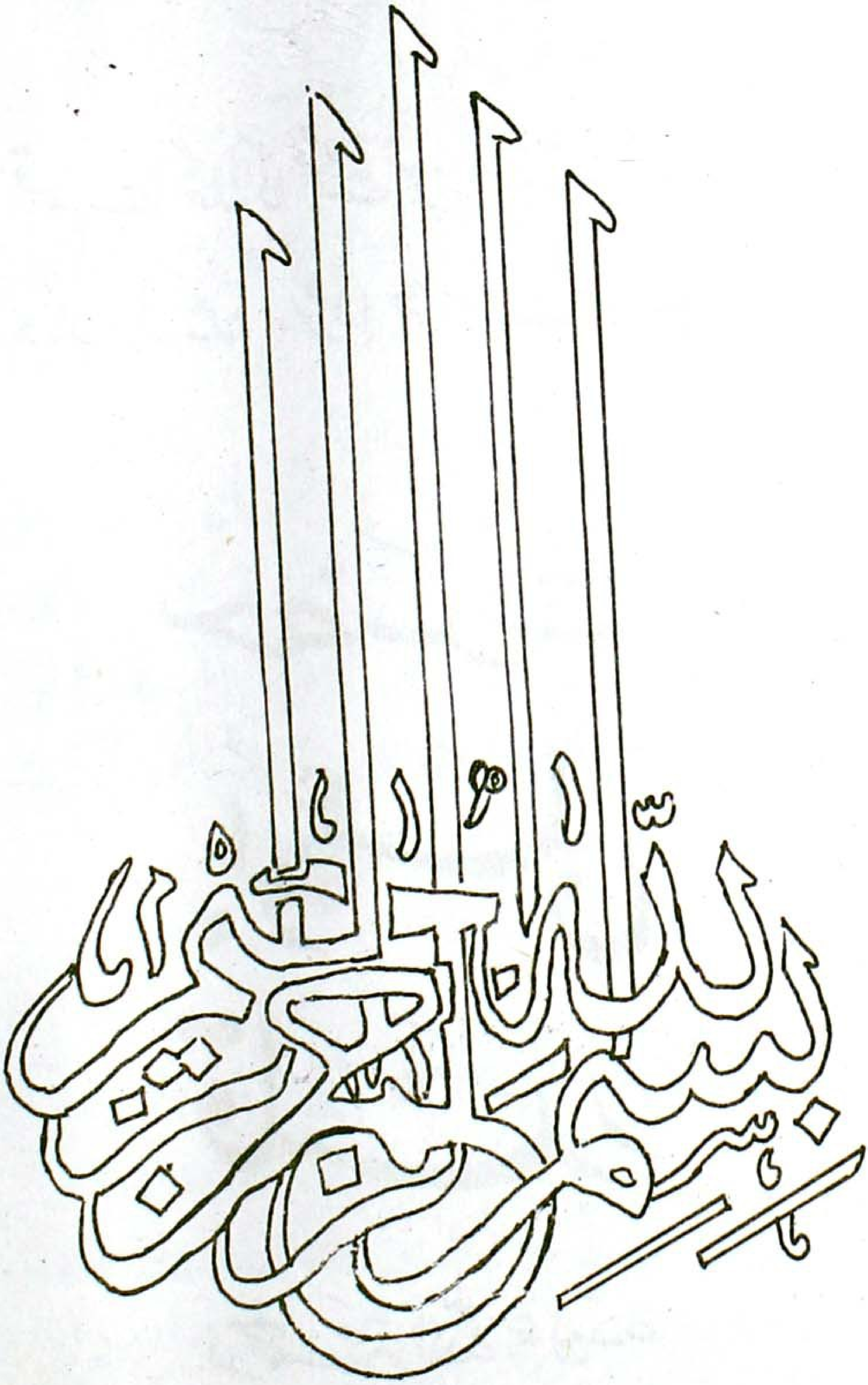

Marfat.com

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ ؕ

اَلَاۤ اِنَّ اَوۡلِیَآءَ اللّٰہِ لَا خَوۡفٌ عَلَیۡہِمۡ وَلَا ہُمۡ یَحۡزَنُوۡنَ ۚ

خبردار! بے شک اللہ کے دوستوں کو کوئی خوف و خطرہ نہیں اور نہ ہی وہ غمزدہ ہوں گے۔

"پارہ گیارہواں، سورۃ یونس، رکوع چھٹا"

قیوم دوراں، غوث زماں، فخر اولیاء حضرت شرف الدین قلندرؒ

المعروف

بو علی قلندر رحمۃ اللہ علیہ

دربار عالیہ قلندریہ کرنال، پانی پت، انڈیا

تعارف

ولادت :۔ بمقام پانی پت ۶۰۲ھ

وفات :۔ بمقام پانی پت ۷۲۴ھ

عمر عزیز۔ ۱۱۵ سال

حضرت شرف الدین بو علی قلندر رحمۃ اللہ علیہ سرزمین ہند کے ایک

Marfat.com

شہرتِ عظیم کے مالک تھے اور بلند مرتبہ ولی گزرے ہیں۔

آپ کا تعلق امام ابو حنیفہ کے خاندان سے تھا اور کرمان جو ایران کا ایک علاقہ ہے۔ وہاں آپ کے جدِ امجد رہتے تھے۔ تاتاریوں نے جب کرمان پر حملہ کیا تو کرمانیوں نے تاتاریوں کو منہ توڑ جواب دیا۔ کرمانیوں کی عظیم فتح نے اُن کو دُنیا بھر میں بڑی شہرت عطا کی۔ یہی وجہ ہے کہ کرمانی قبیلے کے ہر شخص کے نام کے ساتھ اعزازی طور پر سالار کا لفظ لگایا جاتا ہے اور حضرت شرف الدین المعروف بو علی قلندر کے والدِ محترم کے نام کے ساتھ سالار فخر الدین لگایا جاتا تھا۔

ابتدائی حالات

۶۰۵ھ میں ایک نیک شخص سالار فخر الدین کے ہاں دُوسرا بیٹا پیدا ہُوا۔ اس کے پہلے بیٹے کا نام نظام الدین تھا۔ گھر والے دوسرے بچے کی پیدائش پر بہت خوش تھے۔ وہ نہ دُودھ پیتا تھا اور نہ ہی آنکھیں کھولتا تھا بلکہ مسلسل روئے جا رہا تھا۔ جہاں تک رونے کا تعلق تھا وہ کوئی نئی بات نہ تھی۔ بچہ پیدائش کے بعد روتا ہی ہے مگر حیران کن بات یہ تھی کہ جب سے بچہ پیدا ہُوا وہ ایک لمحہ بھر کے لئے بھی چُپ نہ ہُوا تھا۔

پُورا دن گزر گیا۔ اب تو گھر کے تمام افراد بھی پریشان ہو گئے۔ ماں نے بہلایا، باپ اور بھائی نے بھی اٹھایا۔ وہ اسے گود میں لے کر پھرتے رہے مگر بچہ تھا کہ چپ ہونے کا نام ہی نہ لیتا تھا۔ پُورے جسم کا

98428

Marfat.com

جائزہ لیا گیا کہ کہیں کسی قسم کی چوٹ یا زخم تو نہیں۔ مگر کوئی خراش تک نظر نہ آئی۔ بچہ متواتر آنکھیں بند کئے رو رہا تھا۔ اب یہ طے ہوا کہ کہیں ایسا نہ ہو اس کی آنکھوں میں ہی کوئی تکلیف ہو گی۔ مگر مسئلہ یہ تھا کہ وہ آنکھیں کھولے تو تکلیف کا پتہ چلایا جا سکے۔ آنکھیں کھولنے کے کئی جتن کیے گئے۔ مگر بے سُود نہ بچہ دُودھ پی رہا تھا نہ ہی چُپ ہو رہا تھا اور نہ ہی آنکھیں کھول رہا تھا۔ اگر بھوک سے رو رہا ہوتا تو دُودھ پی کر ہی چُپ کر جاتا مگر یہ حربہ بھی نا کام تھا۔ میاں، بیوی اور بڑا بیٹا تینوں بہت پریشان تھے۔ دائی سے بات کی تو اس نے کہا۔ بچہ آنکھیں کھولے تب ہی کسی تکلیف یا بیماری کا اندازہ لگایا جا سکتا ہے۔ جب دائی اور بچے کی ماں عاجز ہو گئیں تو سالار فخر الدین نے سوچا کہ جس جگہ دوا کارگر نہ ہو وہاں دُعا کام کر جاتی ہے۔ یہ سوچ کر وہ وضو کر کے مُصلّے پر آ گئے اور سجدے میں گر کر اللہ تعالیٰ سے عرض گزار ہوئے۔

اے قادرِ مطلق تُو قادر کریم اور قادر علیٰ کُلِّ شئیٍ قدیر ہے۔ میری عقل اور تدبیر کمزور اور ناقص ہے۔ مگر مَیں نے پھر بھی اس کو حتیّ المقدُور استعمال کیا ہے۔ میری تمام کوششیں اور تدبیریں رائیگاں گئی ہیں۔ بچے کا رونا تو میرے ربّ اپنی قدرتِ خداوندی سے ہی بند کر دے اور اس کی آنکھیں کھول دے اور مزید یہ بھی خدا سے کہا کہ اے مولا کریم تو جب تک، میری دُعا قبُول نہ کرے گا مَیں سجدے میں پڑا رہوں گا۔"

دُعا کے بعد سالار فخر الدین کے دل میں طمانیت اور تشفی پیدا ہو گئی۔ مگر اب انتظار تھا دُعا کی قبولیت کا۔ اِسی حالت میں ان پر غنودگی

Marfat.com

ہو گئی اور حالتِ خواب میں ان کو بشارت دی گئی۔ تمہاری مُراد دو دِنوں کے اندر پوری ہو جائے گی۔ اب سالار فخرالدّین کو گمان ہوا کہ یہ خواب وسوسۂ شیطانی نہ ہو؟

اسی وجہ سے وہ سجدے میں بدستور پڑے رہے۔ انہیں دوبارہ بتایا کہ ہاتفِ غیبی کو وسوسۂ شیطانی نہ سمجھ، تمہاری مُراد دو روز بعد بَر آئے گی۔ سالار فخرالدّین خوشی سے اُٹھے اور یہ خبر اپنی بیوی کو بھی سُنائی جو روتے ہوئے بچّے کو گود میں لئے بیٹھی تھی۔ سب گھر والے، پڑوسی اور محلّے دار حیران تھے کہ بچّہ مسلسل رو رہا ہے مگر نہ اس کی آواز بیٹھ رہی ہے اور نہ وہ تھک رہا ہے۔ بس روئے جا رہا ہے۔ دُودھ سے بے نیاز آنکھیں بند کئے ہوئے ہے۔ اس کی توانائی میں کوئی فرق نہیں آ رہا ہے۔

جب بڑے بھائی جوان ہوئے تو ان کو فکرِ معاش ہوئی۔ اس جستجو میں وہ ایران سے برّصغیر میں آ گئے۔ یہاں پانی پت میں ان کو ملازمت مل گئی۔ یوں ان کو کئی سال تک وطن واپس جانے کا موقع نہ مل سکا۔ سالار فخرالدّین نے نظام کو کئی خطوط لکھے اور ملاقات کی خواہش ظاہر کی مگر والدین اور بیٹا دونوں اپنی اپنی جگہ مجبور تھے کیونکہ بیٹے کو چھٹی نہ ملتی تھی کہ وطن جا کر اپنے والدین سے ملاقات کرے جب کہ والدین کی اُداسی کا یہ عالم تھا کہ وہ دن بہ دن بے قرار ہوتے جا رہے تھے۔ آخر یہ طے پایا کہ سالار فخرالدّین اور ان کی بیوی تو مجبور نہیں، وہ پانی پت جا سکتے ہیں۔ یہ سوچ کر دونوں میاں بیوی نے فیصلہ کر لیا۔ جمعہ کے بعد اپنے بیٹے نظام الدّین کے پاس پانی پت پہنچ گئے۔ بیٹا اور والدین

Marfat.com

دونوں ایک دوسرے کو مِل کر اس قدر خوش ہوئے کہ دوبارہ جُدا ہونا ناگوار لگنے لگا۔ اس لئے تینوں نے فیصلہ کیا کہ اب دونوں نظام الدّین کے پاس ہی رہیں گے۔

سالار فخر الدّین اور اُن کی بیوی پانی پت آئے۔ ابھی زیادہ عرصہ نہ گزرا تھا کہ ان کے گھر دُوسرا بچہ پیدا ہوا۔ بچّے کی ولادت نے والدین کو تو جو خوشی عطا کی ہوگی مگر بھائی نظام الدّین بھی بھائی کی پیدائش پر بہت خوش ہوئے اور یہی بچہ حضرت شرف الدّین المعرُوف "بُوعلی قلندر" تھے۔ جن کا اصل نام شرف دین تھا۔

آپ کی ولادت باسعادت

حضرت شرف الدّین المعرُوف بُوعلی قلندر کی پیدائش سالار فخر الدّین نامی ایک نیک شخص کے ہاں ۶۰۵ھ میں مقام پانی پت ضلع کرنال انڈیا میں ہوئی ہے

بُوعلی جب پیدا ہوئے بے حد خوشیاں ہویاں
اشرف چو نہواں کو نیاں اندر دُھماں پیاں

بُوعلی قلندر کا شجرۂ نسب

آپ کا سِلسلۂ نسب سیر الاقطاب نے اِس طرح بیان کیا ہے۔

○ حضرت شرف دین المعرُوف بُوعلی قلندر رحمۃ اللہ علیہ۔

Marfat.com

○ بن حضرت سالار فخر الدین رحمۃ اللہ علیہ۔
○ بن حضرت سالار حسن رحمۃ اللہ علیہ۔
○ بن حضرت عزیز رحمۃ اللہ علیہ۔
○ بن حضرت ابو بکر غازی رحمۃ اللہ علیہ۔
○ بن حضرت فارسی رحمۃ اللہ علیہ۔
○ بن حضرت عبد الرحمٰن رحمۃ اللہ علیہ۔
○ بن حضرت عبد الرحیم رحمۃ اللہ علیہ۔
○ بن حضرت محمد رحمۃ اللہ علیہ۔
○ بن حضرت وانک رحمۃ اللہ علیہ۔
○ بن امام حضرت امام ابو حنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔
○ بو علی قلندر امام ابو حنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی اولاد میں سے تھے۔ حضرت امام صاحبؒ ۸۰ھ کوفہ میں پیدا ہوئے اور ۱۵۰ھ میں آپ نے بغداد میں وفات پائی۔ آپ کا نام نعمان اور والد کا نام ثابت اور دادا کا نام زوطی تھا جو پارسی سے حضرت علی المرتضےٰ شیرِ خدا کے ہاتھ پر مسلمان ہوئے تھے۔

یاد رہے امام ابو حنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی اولاد کے حالات پڑھنے سے پتہ چلتا ہے کہ اس شجرہ میں کوئی بڑی بھول ہو گئی ہے۔ بہرحال اللہ تعالیٰ ہی بہتر جانتا ہے کہ یہ شجرہ کہاں تک درست لکھا گیا ہے اور کیا چیز رہ گئی ہے

تیری نسلِ پاک میں ہے بچہ بچہ نور کا
تو ہے عینِ نور تیرا سب گھرانہ نور کا

Marfat.com

بُوعلی قلندرؒ کے والدین

حضرت شرف الدّین المعرُوف بُوعلی قلندر رحمۃ اللہ علیہ کے والدِ محترم کا نامِ نامی و اسمِ گرامی سالار فخر الدّین اور والدہ محترمہ کا نام بی بی حافظہ جمال تھا۔

ماں کی عظمت

جب ماں کو خُدا نے بنایا تو فرشتوں کو حُکم دیا کہ :۔

- چاند کی ٹھنڈک ○ شبنم کے آنسُو ○ بلُبل کے نغمے۔
- چکوری کی تڑپ ○ گلاب کے رنگ ○ پھُول کی مہک
- کوئل کی کُوک ○ سمندر کی گہرائی ○ دریاؤں کی روانی۔
- موجوں کا جوش ○ کہکشاں کی رنگینی ○ زمین کی چمک۔
- صُبح کا نور اور آفتاب کی تمازت۔
- ان سب کو جمع کیا جائے تاکہ ماں کی تخلیق کی جائے۔

جب ماں کو خُدا نے بنالیا تو فرشتوں نے پُوچھا!

اے مالکِ دو جہاں تو نے اس میں اپنی طرف سے کیا شامل کیا؟

- اللہ تعالےٰ نے فرمایا!

مُحبّت

Marfat.com

ماں کی شان

- ماں کی دُعا ○ جنّت کی ہوا۔
- مخالفِ وقت کو ○ ہر بدگماں کو روک رکھا ہے
- ہر اک حاسد کی زہریلی زباں کو روک رکھا ہے۔
- اسی خاطر اُترتی ہی نہیں مجھ پر کوئی آفت۔
- میری ماں کی دُعا نے آسماں کو روک رکھا ہے۔

حدیثِ پاک کا مفہوم

ایک صحابی حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ و آلہٖ وسلّم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کی کہ یا رسُول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہٖ وسلّم میرے حسنِ سلوک کا سب سے زیادہ حقدار کون ہے؟

آپ صلی اللہ علیہ و آلہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا! "تمہاری ماں"۔ انہوں نے پھر یہی سوال دہرایا۔ آپ صلی اللہ علیہ و آلہٖ وسلّم نے فرمایا۔

تمہاری ماں۔ تیسری بار پھر یہی سوال کیا۔ آپ صلی اللہ علیہ و آلہٖ وسلّم نے فرمایا!

تمہارا باپ۔

Marfat.com

والد کی دُعا

آپ کے والدِ محترم وضو کر کے مُصلّے پر آ گئے اور سجدے میں گر کر اللہ تعالیٰ سے عرض گزار ہوئے۔ اے قادرِ مطلق تو قادر کریم ہے اور قادر علی کل شیٔ قدیر ہے۔ میری عقل اور تدبیر کمزور اور ناقص ہے مگر میں نے اُس کو حتیٰ المقدور استعمال کیا ہے۔ میری تمام کوششیں اور تدبیریں اکارت ہو گئی ہیں۔ بچے کا رونا ناقابلِ برداشت ہے۔ میں تیری مدد چاہتا ہوں تو اپنے فضل سے بچے کا رونا بند کر دے اور اس کی آنکھیں کھول دے اور مزید یہ بھی اللہ تعالیٰ سے عرض گزار ہوئے۔ اے مولا کریم تو جب تک میری دُعا قبول نہ کرے گا میں سجدے میں پڑا رہوں گا۔ دُعا کے بعد سالار فخر الدّین کے دل میں طمانیت اور تشفی پیدا ہو گئی۔ مگر اب انتظار تھا دُعا کی قبولیابی کا۔ اسی حالت میں اُن پر غنودگی طاری ہو گئی اور حالتِ خواب میں اُن کو بشارت دی گئی، تمہاری مُراد دو دن کے اندر پوری ہو جائے گی۔ اب بعد از بیداری سالار فخر الدّین کو گمان ہوا کہ یہ خواب میں وسوسۂ شیطانی نہ ہو؟

اس وجہ سے وہ سجدہ میں بدستور پڑے رہے، انہیں دوبارہ بتایا گیا کہ ہاتفِ غیبی کو وسوسۂ شیطانی نہ سمجھ۔ تمہاری مُراد دو روز بعد بر آئے گی۔

سالار فخر الدّین خوشی سے اُٹھے اور یہ خبر اپنی بیوی کو بھی سُنائی جو

Marfat.com

روتے ہوئے بچے کو لئے بیٹھی تھی۔ سب گھر والے، پڑوسی اور محلے دار حیران تھے کہ بچہ مسلسل رو رہا ہے مگر نہ اس کی آواز بیٹھ رہی ہے اور نہ وہ تھک رہا ہے، بس روئے جا رہا ہے۔ دودھ سے بے نیاز آنکھیں بند کئے ہوئے ہے۔ اس کی توانائی میں بھی کوئی فرق نہیں آ رہا ہے۔

فخر الدین کو اپنی دعا کی قبولیت پر اعتبار تھا۔ مگر جس بات کا انتظار تھا اس نے بے چین کر رکھا تھا۔ بچے کی گریہ زاری نے ماں باپ کو بے کل کر کے رکھ دیا۔ اب بچے کی ماں نے اپنے شوہر سے کہا مشیت ایزدی پر میں قائل ہوں مگر بچہ رو رو کر نڈھال ہو رہا ہے۔ کسی حاذق کو تلاش کرو۔ شاید اس کی تدبیر ہی ہمارے لئے کوئی بہتری پیدا کرے۔

سالار فخر الدین کی ایک درویش سے ملاقات

سالار فخر الدین دروازے سے باہر نکلے تو ایک درویش کو دیکھا جس نے چمڑے کا لباس زیب تن کر رکھا تھا۔ فخر الدین کو خیال ہوا یہ کوئی سائل ہے۔ انہوں نے کہا! "بابا کسی اور وقت آنا اس وقت میں عجلت میں ہوں۔ آپ کی حسبِ استطاعت و مقدور خدمت کر دوں گا۔"

درویش نے فخر الدین کی طرف دیکھا اور کہا "شیخ فخر الدین تو کیا کہہ رہا ہے۔ میں تمہیں کچھ دینے آیا ہوں۔ تم سے کیا لوں گا۔ تمہیں تمہارا بیٹا مبارک ہو۔ میں تو اس کے دیدار کو آیا ہوں۔ جلدی کرو اور اس کو

Marfat.com

میرے رُو برُو لاؤ"۔

سالار فخر الدّین نے درویش کو غور سے دیکھا۔ ان کے قلب و ذہن میں ایک جھماکا سا ہوا اور بلا تامل بولے "بابا آیئے شاید میں آپ ہی کا منتظر تھا۔ یہ کہہ کر فخر الدّین اندر سے بچّے کو لے آئے اور درویش کے سامنے رکھ دیا"۔ بچّہ بدستور رو رہا تھا۔ اُس کی آنکھیں بھی بند تھیں۔ درویش نے بچّے کو اُٹھایا اور کہا "قلندر آپ دُنیا میں آ گئے ہو۔ اس لیے آنکھیں کھول دو اور رونا بند کر دو"۔ اس کے بعد درویش نے بچّے کے کان میں کوئی قرآنی آیت پڑھی۔ آیت پڑھنے کی دیر تھی۔ بچّے نے رونا بھی بند کر دیا اور آنکھیں بھی کھول دیں۔ فخر الدّین اور اُن کی بیوی محوِ حیرت بچّے کو اور درویش کو دیکھ رہے تھے۔

فخر الدّین نے عرض کی درویش محترم! یہ بچّہ دُودھ بھی نہیں پیتا"

درویش نے جواب دیا۔ گھبرایئے مت! آپ دُودھ پلایئے بچّہ دُودھ بھی پیئے گا اور روئے گا بھی نہیں"۔ بچّے کے ماں باپ دونوں مطمئن ہو گئے کیونکہ اب بچّہ دُودھ بھی پی رہا تھا اور رونا بھی بند کر چکا تھا۔

درویش اور بُو علی قلندرؒ

درویش نے مزید بتلایا کہ یہ بچّہ کوئی معمولی شخصیّت نہیں "یہ قلندر ہے" یہ ایک عظیم رُوح ہے۔ لہٰذا اس کی تعلیم و تربیت کا خاص خیال رہے۔ بُو علی قلندر مادر زاد ولی تھے۔

Marfat.com

مادر زاد ولی اور نام

بچہ ازلی مادر زاد ولی ہے۔ قرآن کی آیت کے احترام میں بچہ فوراً چپ کر گیا ہے۔ جب کہ پہلے تین روز سے مسلسل رو رہا تھا۔ اسی چرم پوش درویش نے بچے کا نام شرف الدین رکھا۔ جوں جوں بچہ بڑا ہوتا گیا اس سے حیرت انگیز اور غیر معمولی واقعات رونما ہونے لگ گئے اور متعدد مشاہدات سے چرم پوش بزرگ کی پیش گوئی پوری ہوتی ہوئی نظر آنے لگی۔

کرمان ایران سے ہجرت

حضرت شرف الدین بو علی قلندر کے والد فخر الدین سالار کو تصوف سے غیر معمولی لگاؤ تھا۔ اس عشق میں وہ مشہور بزرگ شاہ محمد کرمانی کی خدمت میں حاضر ہوئے اور بیعت کی درخواست کی جو فوراً قبول کر لی گئی۔ بیعت کے بعد حضرت شاہ محمد کرمانی نے حضرت سالار فخر الدین کی ایسی تربیت کی کہ چودہ سال تک وہ ریاضت و عبادت اور مجاہدے میں مشغول رہے۔ اس کے بعد شاہ محمد کرمانی نے اپنی بہن حافظ جمال سے آپ کا نکاح کر دیا۔ شادی کے پہلے سال ہی اللہ نے سالار فخر الدین کو لڑکا عطا کر دیا جن کا نام نظام الدین تھا۔ اس کی تربیت و پرورش حضرت شاہ محمد کرمانی نے اپنی نگرانی میں کی۔

Marfat.com

جب نظام الدین جوان ہوئے تو اُن کو فکرِ معاش ہوئی۔ اس جستجو میں وہ ایران سے برِّ صغیر میں آ گئے۔ یہاں پانی پت میں اُن کو شاہی دستے میں ملازمت مل گئی۔ یوں اُن کو کئی برسوں تک واپس وطن جانے کا موقع نہ مل سکا۔ سالار فخر الدین کو کئی خطوط لکھے اور ملاقات کی خواہش ظاہر کی مگر والدین اور بیٹا دونوں اپنی اپنی جگہ مجبور تھے کیونکہ بیٹے کو چھٹی نہ ملتی تھی کہ وطن جا کر اپنے والدین سے ملاقات کرے جبکہ والدین کی اُداسی کا یہ عالم تھا کہ وہ دن بہ دن بے قرار ہوتے جا رہے تھے۔ آخر یہ طے پایا کہ فخر الدین اور اُن کی بیوی تو مجبور نہیں۔ وہ تو پانی پت جا سکتے ہیں۔ یہ سوچ کر دونوں میاں بیوی نے فیصلہ کر لیا کہ جمعہ کے روز بعد از نمازِ جمعہ سفر کا آغاز کر دیا جائے۔ چنانچہ دونوں میاں بیوی مہینوں کے سفر کے بعد اپنے بیٹے نظام الدین کے پاس پانی پت پہنچ گئے۔ بیٹا اور والدین دونوں ایک دوسرے کو مل کر اس قدر خوش ہوئے کہ دوبارہ جدا ہونا ناگوار لگنے لگا۔ اس لئے تینوں نے متفقہ فیصلہ کیا کہ اب دونوں نظام الدین کے پاس رہیں گے۔

ابھی پانی پت میں آئے ہوئے سالار فخر الدین اور اُن کی بیوی کو زیادہ عرصہ نہ گزرا تھا کہ اُن کے گھر دوسرا بچہ پیدا ہوا۔ بچے کی ولادت نے والدین کو جو خوشی عطا کی سو کی مگر نظام الدین بھی بھائی کی پیدائش پر بہت خوش ہوئے اور یہی بچہ حضرت بُو علی قلندر رحمۃ اللہ علیہ تھے۔ جن کا اصل نام شرف الدین تھا۔

Marfat.com

بو علی قلندر کا بچپن

حضرت بو علی قلندر کے والدِ گرامی ایران سے پانی پت کرنال میں پہنچ کر مقیم ہوئے۔ آپ ابھی بچے ہی تھے کہ آپ کی خوبیاں عیاں ہونا شروع ہو گئیں اور آپ کے چہرۂ انور سے صاف ظاہر ہو گیا تھا کہ آپ بڑے ہو کر سرزمینِ ہند پر نور الایمان کی بارش سے حق و صداقت کے دریا بہادیں گے۔

آپ کی پرورش اور تعلیم

حضرت بو علی قلندر کی تربیت جرم پوش درویش کی ہدایت کے کے مطابق بڑی احتیاط و اہتمام سے شروع کی گئی۔ بو علی قلندر نے ابتداء میں ہی عربی کی تعلیم پر خصوصی توجہ دی۔ فقہ، حدیث اور تفسیر پر عبور حاصل کیا۔ فارسی اور ہندی زبانیں بھی جلد ہی سیکھ لیں۔ آپ کا شروع سے شاعری کی طرف بڑا گہرا شوق تھا۔ آپ نے اپنی غیر معمولی صفات اور خصوصیات کی وجہ سے دنیا میں بڑی شہرت پائی۔

آپ کے والد حضرت امام فخر الدینؒ نے جب آپ میں اس قسم کے جذبات دیکھے تو آپ کی تعلیم کا خاص طور پر خیال رکھا۔ آپ خود بھی ان کو پڑھاتے رہے اور وہاں کی درس گاہوں سے بھی علوم حاصل کرتے رہے۔ آپ اس قدر ذہین اور قابل تھے کہ کم سنی میں ہی جملہ علوم

Marfat.com

حاصل کر لئے اور ان کی سند بھی حاصل کر لی۔

حضرت بُو علی قلندر بیس۲۰ سال کی عمر میں علوم ظاہری سے فارغ ہو گئے تھے اور دہلی میں قطب مینار کے قریب سکونت اختیار فرما لی اور پھر بیس۲۰ سال تک اسی جگہ آپ درس و تدریس میں مشغول رہے۔

دہلی میں درس و تدریس

اُس زمانہ میں دہلی میں بڑے اولیاء اور شہرہ آفاق عالم موجود تھے جو کمی رہ گئی تھی وہ حضرت بُو علی قلندر نے اس شہر میں پوری کر لی حصولِ علم سے فارغ ہونے کے بعد آپ نے وعظ و نصیحت کا سلسلہ شروع کر دیا۔ آپ چاہتے تھے کہ جو لوگ اپنے راستے سے ہٹ کر گمراہی کی تاریکیوں میں بھٹک رہے تھے وہ آپ کے واعظ سے استفادہ حاصل کر کے راہِ مستقیم پر آجائیں اور لوگوں کے قلوب اور ایمان کی روشنی سے لبریز ہو جائیں۔

میاں محمدؒ بخش عارفِ کھڑی شریف نے کیا خوب فرمایا ہے ؎

قلب میرے توں جندرا چڑھیا کنجی سائیاں ہتھ تیرے
او نامِ مولا توں لاہ چھڈ جندرا لوگے تن میرے

بُو علی قلندر کے اساتذہ کرام

جب درس و تدریس میں مشغول رہے تو اُس دورِ عہد کے مُفتی

Marfat.com

اور شہرہ آفاق عالم دین علمائے کرام جن کے اسمائے گرامی ذیل ہیں درج کرتا ہوں۔

مولانا قطب الدین رحمۃ اللہ علیہ۔ مولانا وجیہہ الدین رحمۃ اللہ علیہ پائلی۔ قاضی ظہور الدین رحمۃ اللہ علیہ ہجویری، قاضی حمید الدین رحمۃ اللہ علیہ۔ قاضی محمد اسحاق دہلوی رحمۃ اللہ علیہ اور مولانا فخر الدین پائلی رحمۃ اللہ علیہ دہلی کے نامور علماء موجود تھے جن کی سرپرستی میں آپ نے بڑے شوق اور محبت سے تعلیم حاصل کی اور سب علمائے کرام کو حضرت بُو علی کے علمی کمالات کا اعتراف تھا اور سب ہی عزت کی نگاہ سے دیکھتے تھے۔

بُو علی قلندر کا واعظ

آپ کی زبان اس قدر پُر تاثیر اور دلکش تھی کہ آپ جب بھی وعظ فرماتے تو لاتعداد سامعین وہاں پر حاضر ہوتے۔ آپ نے وعظ و پند کا سلسلہ پورے بارہ سال تک جاری رکھا۔ اس سے آپ اندازہ لگا سکتے ہیں کہ کتنے لوگوں نے اس طویل عرصہ میں آپ سے کس قدر فیض حاصل کیا ہوگا۔ وعظ کرنا آپ کا معمول بن گیا تھا۔ ہر روز مسجد قوتِ اسلام جو دہلی میں واقع ہے۔ یہاں واعظ فرمایا کرتے تھے ایک روز معمول کے مطابق آپ اس مسجد میں وعظ فرما رہے تھے کہ آپ کے منبر کے سامنے سامعین دُور تک بیٹھے ہوئے تھے۔

Marfat.com

سامعین کا وجد میں جھومنا

حضرت بُو علی قلندر کے واعظیات اس قدر پُر اثر ہوتے تھے کہ جو سُنتا وہ وجد سے جھُومنے لگتا تھا۔ جو الفاظ مُبارک آپ کی زبانِ مبارک سے نکلتے وہ دلوں پر اثر انداز ہو جاتے تھے۔

راویت

ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ حضرت بُو علی قلندر وعظ فرما رہے تھے۔ اُس روز یکایک مسجد قوّت الاسلام کے دروازے پر ایک درویش حاضر ہُوا۔ اس کے چہرے سے ایک عجیب قسم کا رُعب اور نور برس رہا تھا۔ اس نے دروازے سے ذرا سا آگے بڑھ کر اپنی گونجتی ہوئی آواز میں آپ کا نام لے کر کہا۔

اے شرف الدّین یہ تم کیا کر رہے ہو۔ جس کام کے لئے تمہیں اس دُنیا میں بھیجا گیا ہے اس کو قطعی فراموش کر دیا ہے۔ آخر تم کب تک اس کو بھُولے رہو گے۔ جس کام کے لئے آئے ہو اس کو سر انجام دو۔"

جو لوگ اُس وقت مسجد قوّت الاسلام میں جمع تھے۔ انہوں نے جو اس درویش کی آواز کو سُنا تو گردن گھُما کر اُس کی طرف دیکھا۔ ان کا چہرہ جلال و جمال اور درخشاں تھا۔ آنکھیں چمک رہی تھیں۔ اُس درویش نے بس اتنا کہا۔ اس کے بعد سب کے سب دیکھتے ہی رہ گئے اور درویش اچانک نظروں سے اوجھل ہو گیا اور درویش

Marfat.com

کی آمد سے سنسنی پھیل گئی تھی اور کوئی بھی اس درویش کی اس رمز کو نہ سمجھ سکا کہ اس نے حضرت بوعلی قلندر کو کس کام کی طرف اشارتاً متوجہ کیا تھا۔

آپ کا نام شرف الدین تھا۔ ظاہر ہونے والے درویش نے بوعلی قلندر کو اسی نام سے پکارا تھا۔ درویش کے جانے کے بعد آپ کے چہرے پر عجیب قسم کی کیفیت طاری ہو گئی۔ خاموش ہو گئے اور اس کے جانے کے بعد وعظ بھی آپ کی زبان سے ادا نہ ہو سکا۔ یوں معلوم ہوتا تھا کہ اس وقت آپ کا ظہر تا خیال کہیں اور پہنچا ہوا تھا اور بے قرار بے تاب نظر آ رہے تھے۔ جو لوگ اس جگہ موجود تھے انہوں نے اس قسم کی تبدیلی پائی تو وہ اور بھی حیرت زدہ ہوئے۔ پورے مجمع کی نظریں آپ کی طرف لگی ہوئی تھیں۔

آپ بالکل خاموش تھے۔ ذرا دیر کے بعد آپ منبر پر سے اٹھے اور مشتاقانِ زیارت کو اسی حال میں چھوڑ کر مسجد قوت الاسلام سے باہر تشریف لے آئے۔ حاضرین مجلس کی بے قراری حد سے بڑھ گئی لیکن ان میں سے کوئی بھی حضرت بوعلی قلندر سے کچھ معلوم کرنے کی جرأت نہ کر سکا۔ آپ مسجد قوت الاسلام سے باہر جا چکے تھے۔ دنیاداری کی طرف سے گئے۔ یہ جی چاہتا تھا کہ وہ اس دنیا سے کنارہ کش ہو جائیں۔

آپ کو کسی ایسے پیر و مرشد (شیخ) کی ضرورت تھی کہ جن کے فیض سے آپ اپنی منزل پر پہنچ جائیں۔

Marfat.com

بو علی قلندر سے علاؤ الدین خلجی کی عقیدت

مشہور بادشاہ علاؤ الدین خلجی کو بو علی قلندر سے بڑی عقیدت تھی۔ ایک مرتبہ اُس نے از راہِ عقیدت و محبّت کچھ تحائف آپ کی خدمت میں بھیجنا چاہے۔ لیکن آپ کی ناراضگی اور جلال سے خوفزدہ تھا۔ اس لئے کوئی عملی قدم نہ اٹھا سکا۔ امراء سے اُس نے مشورہ کیا کہ کس طرح تحائف اُن کو بھیجے جائیں۔ سب نے رائے دی کہ اس کام کے لئے امیر خسرو کو بھیجا جائے۔

امیر خسرو کو فوراً طلب کیا گیا اور بادشاہ نے اپنی پریشانی اُس کو بتائی اور کہا کہ اب تم یہ تحائف حضرت بو علی قلندر کی خدمت میں لے جاؤ۔

امیر خسرو نے کہا۔ "جناب آپ کا ارشاد بجا ہے مگر میں بو علی قلندر کے پاس اُس وقت نہیں جا سکتا جب تک مجھے اپنے مرشد عالی حضرت نظام الدین اولیاء اجازت نہ فرما دیں۔" سلطان نے فوراً بات مان لی کہ حضرت محبوب الٰہی سے میں اجازت لے لوں گا۔

اب پہلے سلطان علاؤ الدین خلجی نے حضرت محبوبِ الٰہی کی خدمت میں اپنا آدمی روانہ کیا اور حضرت بو علی قلندر کے پاس امیر خسرو کے جانے کی اجازت چاہی۔ حضرت محبوبِ الٰہی نے فوراً اور بلا تامل اجازت مرحمت فرما دی۔

اب امیر خسرو کو حضرت بو علی قلندر کے پاس جانے سے کوئی

Marfat.com

اعتراض نہ تھا۔ اس لئے وہ سلطان کے تحائف لے کر حضرت بُوعلی قلندرؒ کے پاس پہنچے۔ حضرت بُوعلی قلندرؒ اُن کے استقبال کے لئے پہلے ہی گھر سے باہر آ چکے تھے۔ امیر خسروؒ کو حضرت بُوعلی قلندرؒ نے والہانہ انداز سے سینے سے لگا لیا۔ گھر لے گئے۔ خاطر و تواضع کی۔ پھر فرمایا! امیر خسروؒ اپنا کلام سناؤ۔

امیر خسروؒ نے جب اپنا کلام سُنایا تو حضرت بُوعلی قلندرؒ نے آپ کو بہت دُعائیں دیں اور اس کے بعد اپنا کلام سُنایا۔ آپ کا کلام سن کر امیر خسروؒ زار و قطار رونے لگ گئے۔

حضرت بُوعلی قلندرؒ نے امیر خسروؒ سے پوچھا "میرے کلام کی سمجھ بھی آئی"؟ امیر خسروؒ نے عرض کی۔ "حضرت اس لئے ہی گریہ زاری کر رہا ہوں کہ میں آپ کا کلام سمجھنے کی صلاحیت نہیں رکھتا"۔ اس کے بعد یہ کمال مہربانی بادشاہ کے تحائف قبول کر لئے اور فرمایا! اگر حضرت محبوب الٰہی کا وسیلہ نہ بنایا جاتا تو میں یہ تحائف ہرگز نہ لیتا۔ امیر خسروؒ نے عرض کیا۔ "یا حضرت بادشاہ کو اس بات کا یقین تھا۔ تبھی اُس نے شیخ المشائخ کا سہارا لیا"۔

بُوعلی قلندرؒ کی حضرت نظام الدّین اولیاءؒ دہلوی المعروف محبوب الٰہی سے عقیدت

بُوعلی قلندرؒ کو حضرت محبوبِ الٰہیؒ سے بڑی عقیدت و محبّت تھی۔ جب بھی آپ پانی پت سے دہلی جاتے تو ان کی خدمت میں ضرور حاضری

Marfat.com

دیتے۔ کئی مرتبہ انہوں نے سوچا کہ حضرت محبوبِ الٰہی سے بیعت کر لیں۔ لیکن متامل ہو جاتے۔ حضرت بُو علی قلندرؒ کے دل میں ہر وقت یہ خیال رہتا کہ مجھے ایسے شخص کی بیعت کرنی چاہیئے جس کا آسمانوں میں بھی تصرّف ہو۔ اس خیال نے آپ کو حضرت شیخ المشائخؒ کی بیعت سے دُور رکھا۔

مُرشدِ کامل کی تلاش

بُو علی قلندرؒ کو مرشدِ کامل کی تلاش تھی۔ جب کسی کے دل میں سچّی لگن ہو تو وہ کسی طرح بھی مایوس نہیں ہوتا۔ پس آپ مُرشد کی تلاش میں حضرت قطب الدّین بختیار کاکیؒ کے پاس پہنچ گئے۔ ان سے بیعت خلافت سے فیض یاب ہوئے۔ مزید راوی سے معلوم ہُوا کہ بُو علی قلندرؒ نے حضرت شیخ شہاب الدّین رحمۃ اللہ علیہ سے اور حضرت شیخ امام الدین بدل رحمۃ اللہ علیہ سے بھی فیض حاصل کیا۔

منزل

بُو علی قلندرؒ نے پچاس ہزار تاریک پردوں کے بعد بیس ہزار نُورانی پردوں کی منازل طے کر لیں۔ آپ نے اس سے آگے جانے کی کوشش کی لیکن بغیر مُرشد کے آگے جانا ناممکن نظر آیا۔ آپ بہت آزردہ خاطر ہوئے اور اگلے ہی روز حضرت محبُوبِ الٰہی کی خدمت

Marfat.com

میں حاضر ہوئے اور بیعت کی درخواست کی۔

حضرت محبوب الٰہی مسکرائے اور فرمایا! ساتوں آسمانوں کی سیر تو کسی پیر و مرشد کے وسیلے کے بغیر ہی کر لی۔ اب مرید ہونا چاہتے ہو۔ تمہیں مرید ہونے کی ضرورت نہیں۔

حضرت بوعلی قلندرؒ سخت مایوس اور اداس ہو گئے اور اپنے برادرِ کلاں نظام الدینؒ کو سارا واقعہ سنایا۔ انہوں نے آپ کو تسلی دی کہ حضرت محبوب الٰہی نے بغیر کسی مصلحت کے آپ کی درخواست بیعت کو رد نہیں کیا۔ آپ اس کا زیادہ اثر نہ لیں اور اللہ تعالیٰ کے فیصلے کا انتظار کریں۔ اس کے بعد حضرت بوعلی قلندرؒ پانی پت کی سکونت ترک کر کے مستقلاً دہلی میں آباد ہو گئے اور قطب مینار کے پاس ہی مسجد قوۃ الاسلام میں درس و تدریس کا سلسلہ شروع کر دیا۔ آپ نے مفتی کی خدمات بھی یہیں پر سر انجام دیں۔ اس کے ساتھ ساتھ اپنے مجاہدات عبادت و ریاضت میں بھی مشغول رہے۔ آپ جب بھی دہلی سے کوچ کا ارادہ فرماتے مقامی علماء آپ کو اصرار کر کے روک لیتے اور آپ سے توحید کے مسائل و نکات سیکھتے تھے یوں آپ مدتوں دہلی میں علماء کو درس دیتے رہے۔

بیعت و خلافت

حضرت بوعلی قلندرؒ نے بیعت و خلافت حضرت خواجہ قطب الدین بختیار کاکیؒ سے حاصل کی مگر مناقبت فیقری سید لقطاب کے صفحہ نمبر ۹۰ ایم

درج ہے کہ آپ حضرت نظام الدّین اولیاءِ محبُوبِ الٰہی کے مُرید ہوئے۔ اور اُن سے خلافت حاصل کی اور حضرت نظام الدّین اولیاء نے آپ کو عصر کے وقت دریائے جمنا کے کنارے بیعت سے مشرف فرمایا۔

خلافت کا اعزاز

حضرت بُوعلی قلندرؒ نے ابتداء میں حضرت خواجہ قُطب الدّین بختیار کاکیؒ سے بیعت فرمائی اور خلافت حاصل کی اور پھر اس کے بعد جب حضرت سُلطان نظام الدّین اولیاءِ دہلوی المعرُوف بہ محبُوبِ الٰہی رحمۃ اللہ علیہ کا دور شروع ہوا تو آپ نے اُن سے بھی خلافت کا اعزاز حاصل کیا۔ آپ آخر زندگی تک کرنال میں مقیم رہے۔ قیام کی مُدّت اسّی ۸۰ برس کے قریب بتائی جاتی ہے۔ اس طویل عرصہ میں ہزاروں اللہ کے بندوں کو آپ کی دُعاؤں سے فیض پہنچا اور بہت سی کرامات کا ظہور ہوا اور آپ کے پاس لوگوں کا میلہ لگ گیا۔

یاد رہے حضرت شرف الدّین المعرُوف بُوعلی قلندر اور حضرت بابا فرید الدّین مسعُود گنج شکر رحمۃ اللہ علیہ پاکپتن شریف آپس میں پیر بھائی ہیں کیونکہ آپ دونوں کے مرشد حضرت خواجہ قُطب الدّین بختیار کاکیؒ ہیں۔

عبادت و ریاضت

حضرت بُوعلی قلندر کی عبادت و ریاضت کا یہ عالم تھا اور اس میں

Marfat.com

اتنی تاثیر پیدا ہوگئی تھی کہ عالمِ پنہاں بھی آپ کی نظروں میں آجاتے اور جب بھی اپنے لئے مرشد کی تلاش کرتے تو اوّل آسمان پر اپنے بزرگوں کی تلاش کرتے۔ آپ کو وہاں جو ایک بزرگ نماز میں مشغول نظر آئے وہ حضرت محبوبِ الٰہی تھے۔ دوسری مرتبہ پھر دوم آسمان کو باطنی چشم سے دیکھا۔ وہاں بھی آپ کو حضرت محبوب الٰہی ہی نظر آئے۔ یہ سلسلہ جاری رہا تیسرے دن تیسرے آسمان پر علیٰ ہذا القیاس ساتوں دن ساتویں آسمان پر حضرت محبوب الٰہی کو نماز میں مشغول پایا تو حضرت بوعلی قلندرؒ اُن کے مرتبہ و مقام پر حیرت زدہ رہ گئے۔

حضرت بوعلی قلندرؒ کا عبادت و ریاضت کا تصوّر کرنا بھی محال تھا کیونکہ مرشد نے پہلی نظر میں ہی آپ کو خالقِ حقیقی سے لو لگادی تھی جس کا اندازہ قلم کی تحریر سے باہر ہے۔ بحرکیف بہت کم بزرگ گزرے ہیں کہ جنہوں نے ایسی عبادت و ریاضت کی ہو۔ آپ نے دُنیاوی قطعی تعلق ترک کر دیا تھا۔ آپ کے پاس ذخیرہ تھا جو اِن سب کو دُنیا میں ڈال دیا خود ذکر اللہ میں مشغول ہوگئے۔ بڑی منزل کی، فقیر کامل اور درویشِ کامل کو کسی بھی دُنیاوی چیز کی حاجت یا لالچ نہیں ہوتی۔

حضرت بوعلی قلندرؒ میں تو یہ چیز ہی نہ تھی۔ اس کے بعد آپ تارک الدنیا ہوگئے اور جنگل میں پہنچ کر جھونپڑی میں، آپ لوگوں کی گھما گھمی سے دور ویران جنگل میں پُرسکون مقام پر عبادت و ریاضت و مجاہدا کرنا چاہتے تھے۔ آپ کی جھونپڑی کے ہمراہ ہی دریا بہتا تھا۔ پس آپ جذب کے عالم میں جھونپڑی سے نکل کر اس دریا میں داخل ہوکر دُور

Marfat.com

تک دریا میں چلے گئے۔ اس طرح آپ دریا میں رہ کر یادِ الٰہی میں مشغول ہو گئے۔ آپ کم و بیش بارہ سال تک اسی طرح بغیر آب و دانہ عبادت و ریاضت میں کھڑے رہے۔ آپ خود غور کریں کہ یہ آپ کا کس قدر عظیم مجاہدہ تھا۔ گرمی، سردی، آندھی طوفان، بارش کا طوفان ان سب کو آپ نے خندہ پیشانی سے برداشت کیا۔

آپ اپنی آنکھیں بند کئے ایک دو سال نہیں پورے بارہ سال تک اسی حالت میں متواتر یادِ الٰہی میں مشغول رہے۔ اس قسم کے مجاہدے کے تصوّر سے بھی انسان کا جسم لرز جاتا ہے ؎

اللہ اللہ کئے جانے سے اگر اللہ نہ ملے
مِلا دیتے ہیں اللہ سے یہ اللہ والے

تخلیقِ انسانی کا مقصد اور اطاعتِ خدا و مصطفیٰ

ایمان و اعمالِ صالحہ اور اللہ تعالےٰ اور رسول مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اطاعت و فرمانبرداری، نیز بے عمل لوگوں کے تذکرہ میں فرمایا!

اللہ تعالیٰ نے جنّوں اور انسانوں کو اپنی عبادت و بندگی کے لئے پیدا فرمایا ہے۔ قرآن پاک میں ارشادِ الٰہی ہے۔

وَمَا خَلَقْتُ الْجِنَّ وَالْاِنْسَ اِلَّا لِيَعْبُدُوْنَ۔

اور پیدا کیا میں نے جِنّوں اور انسانوں کو مگر اس لئے کہ وہ میری عبادت کریں۔
(پ ۲۷ - سورۃ الذارت)

Marfat.com

وہ بندگی کونسی ہے۔ وہ بندگی وہ ہے جس میں خاص اللہ تعالےٰ کی رضامندی ہے۔ انسان اس عمل سے پرہیز کرے جس پر اللہ تعالیٰ کی رضامندی نہیں ہے جس کے کرنے کا اس کو حکم نہیں دیا ہے بلکہ اُس سے منع کیا ہے اور وہ نفس و شیطان کی تابعداری ہے۔ نفس و شیطان انسان کو اللہ تعالیٰ کے راستے سے روکتے ہیں اور اس کو ہمیشہ خیالاتِ باطلہ، خواہشاتِ باطلہ حرص اور حسد کی ترغیب دیتے ہیں۔

ہر ایمان دار پر لازم ہے کہ وہ نفس و شیطان کی تابعداری سے بچے، اور باطل دُنیا کی تلاش نہ کرے۔ جس سے دل پر غفلت اور اندھیرا پیدا ہوتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے۔

اَطِیۡعُوا اللّٰہَ وَ اَطِیۡعُوا الرَّسُوۡلَ وَ اُولِی الۡاَمۡرِ مِنۡکُمۡ۔

(ایمان والو!) فرمانبرداری کرو اللہ کی اور فرمانبرداری کرو رسول مصطفےٰ کی اور فرمانبرداری کرو اپنے صاحب امر کی۔

حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم شفیع المذنبین (گنہگاروں کی شفاعت فرمانے والے) ہیں۔ یا شفیع الصالحین (نیکوکاروں کی شفاعت کرنے والے ہیں؟) حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم گنہگاروں کی شفاعت کرتے ہیں تو پیر صاحب نے فرمایا! ہم کیوں نہ گنہگاروں اور مجرموں کی بخشش کی دُعا کریں۔ گنہگاروں کی سفارش کرنا تو حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سُنّت ہے۔ دیکھو قرآن پاک میں اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے۔

وَ اَمَّا السَّآئِلَ فَلَا تَنۡہَرۡ۔

اے میرے نبی! سوالی کو مت جھڑکو۔ (پارہ ۳۰۔ سُورۃ الضحیٰ)

Marfat.com

اس لئے ولی فرماتا ہے جو لوگ ہمارے پاس آتے ہیں ہم جھڑکتے نہیں بلکہ ہم اُن کا سوال اللہ تبارک تعالیٰ کے دربار میں پیش کرتے ہیں اور ان کے گناہوں کی بخشش کی دُعا کرتے ہیں اور اللہ تعالیٰ ان کے گناہ معاف فرمانے والا ہے۔

چِلّہ کشی

حضرت بُو علی قلندرؒ نے دریائے چناب (چنیوٹ ضلع جھنگ) پر بھی ایک مُدّت تک چِلّہ کشی کی ہے اور وہ حجرہ جہاں بُو علی قلندر عبادت و ریاضت میں مشغول رہے آج بھی محفوظ طریقے سے موجود ہے۔ دُور دراز سے لوگ زیارت کے لئے آتے ہیں بلکہ دریائے چناب نے معجزۃً اُسی جگہ جہاں حضرت بُو علی قلندرؒ کا حجرہ تھا وہاں سے اپنا رُخ بدل لیا ہے اور یہاں کافی جگہ ہے جہاں اہلِ ثروت و حشمت نے ایک مسجد بھی تعمیر کروا دی ہے۔ وہاں سیر گاہ کا بھی انتظام ہے۔ یہاں پر ہر سال بُو علی قلندرؒ کے نام پر شان و شوکت سے ایک میلہ بھی لگتا ہے جو یادوں کو تازہ کرتا ہے۔

محفلِ سماع منعقد ہوتی ہے اور یہ بات باور ہو جاتی ہے کہ اللہ پاک نے اپنے جید اور نیک اصحاب کے نام کو زندہ رکھنے کے لئے کیا کیا انتظام کر رکھے ہیں اور خصوصی عنایات انہی لوگوں کو عنایت کرتا ہے اور خدا اُن ہی سے محبّت کرتا ہے جو اُس سے محبّت کرتے ہیں۔

Marfat.com

بُو علی کی وجہ تسمیہ

حضرت بُو علی قلندرؒ کو دریا کے پانی میں کھڑے کھڑے پورے بارہ سال گزر گئے تھے۔ آپؒ نے ایک غیبی آواز سنی۔

اے شرف الدین ہم نے تیری عبادت و ریاضت کو قبول و منظور کیا۔ آپؒ آنکھیں کھول دیں۔ جو آرزو مقصد ہو وہ اپنی زبان پر لائیں اور دلی خیال کا اظہار کریں۔ خدا کے فضل و کرم سے تیری خواہش پوری ہو جائے گی۔ آپ اُسی وقت ہوش میں آ گئے اور آنکھیں کھول دیں۔ آسمان کی طرف دیکھتے ہوئے بارگاہِ الٰہی میں عرض گذار ہوئے۔

خداوند کریم! تُو ہی دلوں کے بھید خوب جانتا ہے۔ اے میرے ربّ یہ بھی تجھے معلوم ہے کہ مجھے اس دُنیا میں کسی چیز کی ضرورت نہیں میں تو تجھ سے مانگتا ہوں۔ میں اس دریا سے باہر نہیں نکلنا چاہتا کیونکہ میں چاہتا ہوں کہ میں اِسی دریا میں کھڑے کھڑے اپنے خالق حقیقی سے لو لگاؤں۔ اللہ کی محبت میں جان دے دوں اور اس سے جا ملوں۔

اے میرے مولا! تیری رحمت کا کچھ اندازہ ہی نہیں تو بڑا ہی مہربان اور رحیم ہے۔ تیری ذات پاک عظیم ہے تُو قادر مطلق ہے۔ تُو کل کائنات کا مالک ہے۔ اے میرے پاک پروردگار تُو چاہے سو کر سکتا ہے اے ربّ العالمین جو ہوا تجھ سے نہ مانگوں تو میں کس سے مانگوں۔ تو رحمت باری تعالیٰ سے مجھے نواز دے۔ میں عرصہ بارہ سال سے دریا میں کھڑے کھڑے تجھ سے لو لگا رہا ہوں۔ تو انصاف فرما دے۔ آمین

Marfat.com

اے میرے مولا تو کسی کی محنت ضائع نہیں کرتا تو تو خود فرماتا ہے۔
اے میرے بندے تو مجھ سے مانگ۔ بندہ مانگنے والا ہے تو دینے والا ہے۔
اے پاک پروردگار میرے دلی مقصد کو پورا فرمادے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔

جب میری رحمت جوش میں آجائے تو پھر اسے کوئی روکنے والا نہیں ہے۔ میں تیری بارگاہ میں سوالی ہوں۔

اے میرے مولا کریم تو میری فریاد رسی فرمادے۔ تو نے فرمایا ہے۔ لَا تَقْنَطُوْا مِنْ رَحْمَةِ اللّٰہِ۔ اے میرے بندے تو میری رحمت سے ناامید نہ ہو۔ میں تیرا ہی پروردگار ہوں۔ میں اس دریا سے نکلنا نہیں چاہتا کیونکہ میں چاہتا ہوں کہ میں اسی دریا میں کھڑے اپنے معبودِ حقیقی کی محبت میں جان دے دوں۔

میرے آقا میرے مولا۔ میری دلی تمنا پوری فرمادے۔ جب تک میری یہ آرزو پوری نہ ہوگی۔ میں ہرگز باہر نہیں آؤں گا۔

غیبی آواز آئی۔ اے شرف الدین دریا سے باہر نکل آؤ۔ ہم نے تجھ سے کچھ کام لینا ہے۔ بارگاہِ الٰہی میں سوالی ہوئے۔ اگر تو نے مجھ سے کام لینا ہے تو خود ہی باہر نکال لے۔ میں خود اس دریا سے ہرگز ہرگز نہیں نکلوں گا اور تجھے پا لینے کے شوق میں اسی دریا میں کھڑا کھڑا جان دے دوں گا۔ اس کے بعد آپ پر دوبارہ استغراق کا عالم طاری ہو گیا۔ دونوں آنکھیں بند ہو گئیں اور جس جگہ جس حالت میں کھڑے تھے اُسی جگہ وجد کی حالت میں خاموش کھڑے رہے۔ چونکہ خداوند کریم نے بھی اپنے نیک بندے سے کام لینا تھا اس لئے ان کی ضد کو پورا کر دکھایا۔

ایک بزرگ دریا میں داخل ہو گیا۔ آپ سے مخاطب ہوا۔ آپ سے

Marfat.com

کہنے لگا کہ :-

میں اللہ کے حکم سے آپ کو اس دریا سے باہر نکالنے کے لئے حاضر ہوا ہوں۔ حضرت شرف الدین پر اُس وقت بھی وجدانہ کیفیت طاری تھی۔ دریا میں داخل ہونے والے بزرگ نے شرف الدین کو گود میں اُٹھا لیا اور دریا کے کنارے آہستہ سے کھڑا کر دیا۔

اس کے بعد آپ نے آنکھیں کھول دیں آپ نے اس بزرگ کو کچھ دیر خوشی سے دیکھا اور پھر فرمایا۔

بتلایئے! آپ کون ہیں؟ آپ نے میری مرضی کے خلاف اس دریا سے باہر کیوں نکالا۔ کیونکہ میری دلی تمنا پوری نہیں ہو رہی تھی۔ میں عبادتِ الٰہی میں مشغول تھا اور اُس ذات باری تعالیٰ سے مانگ رہا تھا کہ اے میرے مولا! میری دلی تمنا کو پورا فرما۔ آپ نے خواہ مخواہ مجھے دریا سے باہر نکال کر میری بارہ سال کی محنت و مشقت کو ضائع کر دیا ہے۔ اگر کچھ دیر اور بھی مجھے اس دریا سے باہر نہ نکالا جاتا تو میں اپنے مقصد میں کامیاب ہو جاتا۔ کامیابی کے بعد نہ جانے میں کس حال میں ہوتا۔ جس بزرگ نے شرف الدین کو دریا سے باہر نکالا تھا۔ اُس نے آپ کے سر پر شفقت سے ہاتھ پھیرتے ہوئے فرمایا!

اے شرف الدین مایوس ہونے کی قطعی ضرورت نہیں ہے۔ میں "علی" ہوں۔ علی المرتضٰی شیرِ خدا مشکل کشا کے قدموں پر اپنا سر رکھ دیا۔ انہوں نے آپ کو اپنی چھاتی سے لگایا۔ حضرت علی المرتضٰی شیرِ خدا نے شرف الدین کو اپنی چھاتی (سینے) سے لگا کر علوم باطنی و ظاہری سے پُر نور کر دیا۔ آپ کو اپنے پاس بٹھا کر اسمِ اعظم بتلایا۔ کچھ دیر حضرت علی المرتضٰی

Marfat.com

شیرِ خدا کرم اللہ وجہہ نے شرف الدّین کی آنکھوں میں نظر ڈالی اور تعلیم بھی دی اور فرمایا!

آپ علیؑ تو نہیں بن سکتے۔ اب آپ سے علیؑ کی بُو آئے گی۔ اس کے بعد شرف الدّین کی آنکھوں کے حجاب کے پردے اُٹھ گئے۔ اندھیرا دُور ہو گیا اور ہر چار سُو نور ہی نور پھیل گیا۔

حضرت علی المرتضےٰ شیرِ خدا تلقین کے بعد وہاں سے غائب ہو گئے اور آپؑ کی خوشبُو شرف الدّین کے جسم (بدن) مُبارک میں داخل ہو گئی جس سے آپ مشہور ہوئے "بُوعلی قلندر" پس اُسی روز سے حضرت شرف الدّین کو لوگ بُوعلی قلندر کے نام سے یاد کرنے لگے۔ اب دُنیا کے چاروں کونوں سے یہی آوازہ آرہی ہے۔ "بُوعلی قلندر"

حضرت علی شیرِ خدا علیہ السّلام

علیؑ نجات کے دریا کی ایک کشتی ہے
کوئی علی سے ہے شہباز کوئی چشتی ہے
رہے گا عیش سے جنّت میں ہر غلامِ علیؑ
علیؑ کا چاہنے والا ہر ایک بہشتی ہے

بُو علی ام قلندرم
بندۂ علیؑ ہستم
"بُوعلی قلندرم"

علیؑ نال توں بغض رکھیں اوہیں توں نکمیّا
اُوتھے تیرا حج ہووے جتھے علیؑ جمیّا

(ملک محمّد اشرف نقشبندی)

حضرت پیر مہر علی شاہ گولڑوی فرماتے ہیں

راوی از ہجراں شکایت می کُند
از وصالش ہم روایت می کُند

ایک روایت کے مطابق جب خواجہ پیر سیّد مہر علی شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ گولڑہ شریف دریائے راوی کے کنارے تشریف لے گئے تو انہوں نے یہ شعر پڑھا۔ اس میں انہوں نے بُو علی قلندر کے بارے میں بیان فرمایا ہے ۔

دریائے راوی اُن کی جُدائی کی شکایت کر رہا ہے
لیکن اُن کے وصال کی داستان بھی سُنا رہا ہے

حضرت بُو علی قلندر دریائے راوی کے کنارے بیٹھا کرتے تھے۔ میرے ساتھ باتیں کرتے تھے ۔ اب اُن کا وصال ہو چکا ہے ۔ اللہ کو پیارے ہو چکے ہیں۔ بُو علی قلندر نے دریائے چناب کے کنارے پر چلّہ کشی فرمائی ہے ۔ وہ حجرہ بھی ابھی تک صحیح و سلامت موجود ہے۔ اب دریا بھی وہاں سے رُخ تبدیل کر چکا ہے۔ باقاعدہ ہر سال اس مقام پر بُو علی قلندر کا عُرس نہایت شان و شوکت اور عقیدت سے منایا جاتا ہے۔

بُو علی قلندر کی خُوش نصیبی

حضرت بُو علی قلندر رحمۃ اللہ علیہ کس قدر خوش نصیب تھے کہ

Marfat.com

براہِ راست حضرت شاہ علی المرتضےٰ شیرِ خدا علیہ السّلام سے رابطہ ہُوا۔ اور حضرت مولا علی المرتضےٰ مُشکل کُشا نے بحکم پاک پروردگار آپؒ کو دریا سے باہر نکالنے کے لئے تشریف لائے اور بُوعلی قلندرؒ کو اپنی گود میں بٹھایا پھر سینے سے لگایا اور نُورانیت ولایت کی منزل سے لبریز کر دیا اور رُوحانی طاقت بخشی۔ کسی درویش کے لئے اس سے زیادہ مرتبہ اور کیا ہو سکتا ہے۔

اس کے بعد بھی آپؒ پر استغراق کا عالم طاری رہتا تھا اور دُنیا سے دُور بھاگتے تھے۔ جو کچھ آپؒ کی زبان مُبارک سے لفظ ایک بار نکل جاتا تھا وہ بفضلِ خُدا پورا ہو کر رہتا تھا۔

میاں محمدؒ بخش عارف کھڑی شریف نے کیا خُوب فرمایا ہے ؎

سچّے مرد صفائی والے جو گل کہن زبانوں
مولا پاک اوہو منیندا ابچّی خبر قرآنوں

رنگِ قلندری کی ابتداء

حضرت بُوعلی قلندر رحمۃ اللہ علیہ کا درس و تدریس کا سلسلہ جاری تھا کہ اچانک تصوّف کا رنگ غالب آنے لگا۔ جذب و سُکر کی حالت طاری ہونے لگی اور آپؒ ریاضت اور مجاہدہ میں مصرُوف رہنے لگے۔ درس و تدریس کا سلسلہ بند ہو گیا۔ کتابیں ایک طرف رہ گئیں اور طلباء سے دل ہٹا کر کسی اور طرف لگ گیا۔ بہت دنوں تک تو آپ جنگلوں ویرانوں میں رہتے رہے۔ پھر کرنال اور پانی پت کے اطراف میں جنگلوں

Marfat.com

کو اپنا مسکن بنائے رکھا۔ قریب کے ایک گاؤں بڈھا کھیڑا میں مصروف عبادت و ریاضت رہے اور پھر کرنال کو مستقل ٹھکانہ بنا لیا۔

میاں محمدؒ بخش عارفِ کھڑی شریف فرماندے نے

ایہہ راتیں کر کر زاری روندے نیند اکھیں تھیں دھوندے
فجری او گنہار سداون سب تھیں نیویں ہوندے

جے اِک آہ درد دی مارن ہوندا اے مُلک ویرانی
کوہ قافاں دے سڑّے سڑدے ندی رہے نہ پانی

بُوعلی قلندرؒ کی شاہ شمس تبریزؒ سے مُلاقات

حضرت بُوعلی قلندرؒ کی شاہ شمس تبریزؒ سے ملاقات ہوئی جنہوں نے بُوعلی قلندرؒ کو جُبّہ مبارک و دستار مبارک سے سرفراز فرمایا۔ اس کے بعد آپ نے قلندرانہ وضع قطع اختیار کر لی۔ حضرت بُوعلی قلندر رحمۃ اللہ علیہ کی مولانا رُوم سے بھی ملاقات ہوئی۔ مولانا رُوم نے کیا خوب فرمایا ہے

ہر کہ خواہد ہمنشینی با خُدا
او نشیند در حضورِ اولیاء

تبلیغ و تدریس

جس طرح اِمام الانبیاء حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

انبیائے کرام میں ممتاز تھے۔ اسی طرح آپ ایک مُعلّم اور مُبلّغ کی حیثیت میں تمام مُعلّموں اور مبلّغوں کے رہنما بھی تھے۔ آپ کی بعثت ہی اسی مقصد کے لئے ہوئی۔ اِنَّمَا بُعِثْتُ مُعَلِّمًا (بُخاری شریف) مجھے مُعلّم بنا کر مبعوث کیا گیا، ارشاد خداوندی ہے یَا اَیُّھَا الرَّسُوْلُ بَلِّغْ مَآ اُنْزِلَ اِلَیْکَ مِنْ رَّبِّکَ (المائدہ) اے رسُول صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم اللہ تعالیٰ کی طرف سے جو کچھ آپ پر نازل کیا گیا ہے۔ اُسے لوگوں تک پہنچا دو۔ جس طرح اللہ تعالیٰ نے حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم کو کائنات کے لئے مُعلّم اور مبلغ بنایا۔ اسی طرح حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم نے اپنی اُمّت کے ہر فرد و بشر کو مبلغ و معلّم ٹھہرایا۔ فرمانِ رسُول صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم ہے۔

بَلِّغُوْا عَنِّیْ وَلَوْ کَانَ آیَۃً۔ مجھ سے سُن کر اسے آگے پہنچا دو، خواہ وہ ایک آیت ہی کیوں نہ ہو۔

حج الوداع کے خطبہ میں فرمایا! فَلْیُبَلِّغِ الشَّاھِدُ الْغَائِبَ۔ جو یہاں حاضر ہیں۔ وہ ان لوگوں تک میری باتیں پہنچا دیں۔ جو یہاں موجود نہیں۔

عُلمائے حق یعنی اولیائے کاملین جنہیں اللہ کے رسُول صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم نے وارثانِ انبیاء قرار دیا ہو۔ یہ کب ہو سکتا ہے کہ وہ انبیاء کی وراثت چھوڑیں۔ اولیاء اللہ کی پہچان ہے بھی یہی کہ ہر ولیِ کامل صاحبِ شریعت

Marfat.com

ہو گا۔ بُلند اخلاق کا مالک۔ اللہ پر توکّل کرنے والا نڈر۔ بے غرض، بے باک، ظاہری رنگ و بُو پر فریفتہ نہ ہونے والا مجاہد اور مبلّغ اسلام ہو گا۔ اللہ والوں کا کام ہی یہی ہے کہ لوگوں کا رُخ غیر اللہ سے موڑ کر اللہ کی طرف پھیر دیں۔ مادیّت کی بجائے رُوحانیّت کو مقصدِ زندگی قرار دیں۔ اکثر لوگ خیال کرتے ہیں کہ صُوفیائے کرام اور اولیائے عظام رہبانیّت یا ترکِ دُنیا کی تعلیم و تبلیغ فرماتے ہیں۔ ہرگز نہیں بلکہ یہ حضرات جہاد بالنفس اور جہاد بالسیف دونوں باتوں کا درس دیتے ہیں۔ وہ جس دُنیا کو چھوڑ دینے کا کہتے ہیں وہ خُدا سے غفلت کی دُنیا ہے نہ کہ ہمارے گردوپیش کی دُنیا۔ ان کی بدولت دُنیا کا چپہ چپہ اور کونہ کونہ اسلام کی روشنی سے جگمگا رہا ہے۔

حضرت بُو علی قلندر رحمۃ اللہ علیہ بھی ایسی ہی ہستیوں میں سے ایک تھے۔ آپ اپنے زمانے کے جلیل القدر عالم دین مُفتی تھے۔ آپ نے عرصہ تک پانی پت کرنال میں درس و تدریس کا سلسلہ جاری رکھا۔ دینی علوم کے طلبگار دُور دراز سے چل کر آپ کی خدمت میں حاضر ہوتے اور ظاہری و باطنی علوم سے استفادہ کرتے۔ حضرت بُو علی قلندر نے تبلیغ کے سلسلہ میں انمٹ نقوش چھوڑے ہیں۔ آپ نے اپنی تبلیغی کوشش سے سارے علاقہ میں شمع اسلام روشن کی اور لوگوں کو قرآن و سُنت کی تعلیمات سے آگاہی ہوئی۔ آپ نے اپنے مُرشد کامل کے حکم سے سرزمین پانی پت ضلع کرنال میں تبلیغ اسلام کی ترویج و اشاعت میں بھرپور حصہ لیا۔ گاؤں گاؤں اور قریہ قریہ پہنچ کر اللہ اور اُس کے رسُول صلی اللہ علیہ و آلہ وسلّم کا پیغامِ حق لوگوں تک پہنچایا۔ بارہ

Marfat.com

سال دریا میں کھڑے رہ کر ربّ تعالیٰ سے لو لگائی۔ لوگوں کے سامنے دینِ اسلام کی حقانیتّ اور خوبیاں بیان کیں۔ انہیں توحید و سُنّت کا درس دیتے۔ صوم و صلوٰۃ کی تلقین فرماتے۔ پانی پت کرنال کے ہزاروں لوگوں نے آپ کی تبلیغ سے متاثر ہو کر آپ کے دستِ حق پرست پر بیعت کی اور شریعت محمدیؐ کے مطابق اپنی زندگی گزارنے کے پابند ہوئے۔ حضرت بُوعلی قلندر کو علم لدنّی سے وافر حصّہ ملا۔ یہی وجہ تھی کہ آپ کی تبلیغ اور وعظ میں تاثیر تھی۔ آپ کے وعظ و ارشاد سے ہزاروں انسانوں کو سیدھے راستے پر چلنے کی توفیق ملی اور ہزاروں زندگیوں میں ایک خوشگوار اسلامی انقلاب برپا ہوا۔ یہ بات ذہن نشین رہے کہ عام مبلغ اور اولیائے اللہ کی تبلیغ میں زمین و آسمان کا فرق ہے۔ ہم سر پر بستر اُٹھائے زندگی بھر پھرتے رہیں۔ دین کے فکر کی ہزار باتیں کریں لیکن رُومیؒ۔ جامیؒ۔ ہجویریؒ۔ اجمیریؒ۔ شیخ سرہندیؒ۔ زکریا ملتانی اور بُوعلی قلندر ذکر و فکر عشقِ مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلّم کے وعظ و تبلیغ سے کفرستان ہند میں نور و عرفان کی جو شمع روشن کی اس تک رسائی ممکن نہیں۔ ان حضرات نے اللہ کے اس حکم کے مطابق تبلیغ کے فرائض سر انجام دیئے۔

اُدْعُ اِلٰى سَبِيْلِ رَبِّكَ بِالْحِكْمَةِ وَالْمَوْعِظَةِ الْحَسَنَةِ وَجَادِلْهُمْ بِالَّتِىْ هِىَ اَحْسَنُ۔

اے نبیؐ آپ لوگوں کو حکمت اور عمدہ نصیحت سے اپنے ربّ کی طرف دعوت دیں اور بہتر انداز میں ان کے ساتھ مباحثہ کریں

Marfat.com

حضرت داتا گنج بخش علی ہجویری رحمۃ اللہ علیہ۔ حضرت خواجہ خواجگان معین الدین رحمۃ اللہ علیہ چشتی اجمیری کی نگاہ کرم اور عمل وکردار نے ہند کی طبقاتی تقسیم قوم و قبیلہ رنگ و نسل کے امتیاز کو مٹا کر سب کو دوش بدوش کھڑا ہونے کا اہل بنایا ہے

ایک ہی صف میں کھڑے ہو گئے محمود و ایاز
نہ کوئی بندہ رہا نہ کوئی بندہ نواز

یہ خانقاہی نظام ہی کے فیوض و برکات تھے کہ کفر کے ظلمت کدے اسلام کے نور و عرفان سے روشن ہوئے۔ اگر مجددؒ الف ثانی جیسی ہستیاں اس برِصغیر پاک و ہند میں پیدا نہ ہوتیں تو آج ہم دینِ الٰہی (اکبری) کے پیروکار کیسے ہوتے۔ یہ انہی پاک بازوں کی تبلیغ و تدریس کا نتیجہ ہے کہ ہم طوبیٰ اسلام کے نورانی پھل سے مالامال ہیں۔ آج بھی انہی کے دم قدم سے اسلام کی قندیلیں روشن ہیں۔

بوعلی قلندر۔ جھولے لال شہباز قلندر
رابعہ بصری اڑھائی قلندر
دماں دم مست قلندر
حق علیؑ دا پہلا نمبر

تھا عمل جن کا نہ کوئی شریعت کے خلاف
وہ پرستارِ شریعت بوعلی قلندر تھے

Marfat.com

اولیاءؒ خیر الاُممؐ

كُنْتُمْ خَيْرَ أُمَّةٍ أُخْرِجَتْ لِلنَّاسِ تَأْمُرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ وَتَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ وَتُؤْمِنُوْنَ بِاللهِ ط

تم بہترین اُمّت ہو. جو لوگوں کے لیے نیکی کا حکم دیتے ہو اور بُرائی سے روکنے کے لیے مقرر کیے گئے ہو۔ تم اللہ پر ایمان رکھتے ہو۔

سُبحان اللہ ! کیا شان ہے اُمّتِ محمدّیہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی جسے خیر الاُممؐ کے جلیل القدر لقب سے سرفراز کیا جا رہا ہے کہ جتنی بھی اُمتیں آج تک صفحۂ ہستی پر ظاہر ہوئیں۔ ان سب سے تم بہتر ہو کیونکہ تمہاری زندگی کا مقصد بہت بلند ہے۔ تم اس لئے زندہ ہو اور اسی لئے کوشاں ہو کہ حق کا بول بالا ہو۔ ہدایت کی روشنی پھیلے گمراہی کی ظلمت کافور ہو۔ باطل کا طلسم ٹوٹے اور اخلاقِ حسنہ کو قبولیت حاصل ہو۔ وہ حیوانی رسم و رواج جنہوں نے طاقت ور کو ظالم اور چیرہ دست اور کمزور کو مظلوم و فاقہ مست بنا رکھا ہے۔ مٹ جائیں اور اس کے ساتھ سب سے بڑی صداقت ایمان باللہ ہے۔ تم خود بھی توحید پر ایمان لا چکے ہو اور دوسروں کو بھی اس کے قبول کرنے کی دعوت دیتے ہو۔ کتنی خوش نصیب اور خوش قسمت بات ہے کہ اُمّتِ محمدّی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو بھی یہ شرف بخشا

Marfat.com

گیلہ ہے کہ اس کا ابرِ کرم۔ بحر و بر نشیب و فراز سیاہ و سپید نزدیک و دُور ہر خطّہ پر برسے گا اور ہر خطّہ کے پیاسوں کی پیاس بجھائے گا۔
یہ بات اظہر من الشمس ہے کہ خیر الاُمّم کے افراد نے انفرادی اور اجتماعی طور پر خیر الاُمّم ہونے اور اپنے آقا کے لائے ہوئے دینِ حقّہ کو لوگوں تک پہنچانے کا حق ادا کیا۔ برّ صغیر پاک و ہند میں خصوصاً اور دُنیا کے دوسرے ممالک میں عموماً تبلیغ دین اور اشاعتِ اسلام کا فریضہ اِس اُمّت کے اولیائے کرام اور صُوفیائے عظام نے بہ احسن و خوبی انجام دیا۔
اللہ تعالیٰ کی ہزار ہا رحمتیں ان پر جنہوں نے دینِ اسلام کی خاطر گھر بار اور وطن کو چھوڑا۔ ہجرت کر کے وارد ہند ہوئے۔ اس بُت کدہ دہر میں توحید کی شمع کو روشن فرمایا۔ آج آوازِ اذان جس شان و شوکت سے سُنائی دے رہی ہے اور چار سُو اسلام کا چرچا ہو رہا ہے وہ اولیائے کرام کی کوششوں کا نتیجہ ہے۔ اسلام کی تبلیغ و اشاعت کے لئے اولیائے کرام صوفیائے عظام نے جو گراں قدر خدمات انجام دی ہیں وہ تاریخ اسلام کا درخشندہ باب ہے۔ ان بزرگانِ دین کی رُوحانی بالیدگی، اخلاقی بلندی، صبر و استقامت، توکّل و قناعت اور حق گوئی و بیباکی کا زمانہ معترف رہا ہے۔ یہ وہ نفوس ہیں۔ جو ایک ہی نظر سے دل کی دُنیا بدل کر نئی لگن لگا دیتے ہیں۔ انہی بندگانِ خُدا کے لئے علامہ اقبالؒ نے کہا ہے ؎

تمنّا درد دل کی ہو تو کر خدمت فقیروں کی
نہیں ملتا یہ گوہر بادشاہوں کے خزینوں میں

Marfat.com

میاں محمدؒ بخش عارفِ کھڑی شریف فرماتے ہیں

دلبر باجھوں کون لگاوے مرہم سینے چاکاں
کوئی نہیں سُندا کوک محمدؒ باجھوں مرداں پاکاں

حضرت بوعلی قلندر رحمۃ اللہ علیہ پانی پتی انہی بندگانِ خُدا میں سے ایک تھے جنہوں نے سرزمین پانی پت کرنال کو توحید و سُنّت کے نورانی انوار سے مالامال فرمایا۔

وظائف قادریہ پنجسورہ تقسیم اوقات

صبح سورۃ یٰسین گیارہ مرتبہ۔ سورۃ مزمل ہفت ہیکل ایک مرتبہ۔ شمس قفل ایک مرتبہ، دعائے گنج العرش ایک مرتبہ۔ درود اکبر شریف ایک مرتبہ نو دنہ نام باری تعالیٰ ایک مرتبہ۔ نو دنہ نام حضرت بادشاہِ دوجہاں ایک مرتبہ۔ درود جو قبرستان میں پڑھا جاتا ہے۔ ایک مرتبہ۔ درود لکھی ایک مرتبہ۔ شجرہ شریف قادریہ معہ مناجات قصیدہ غوثیہ ایک مرتبہ درود مستخات ایک مرتبہ۔ دعائے کبیر ایک مرتبہ۔ اسبوع شریف ایک مرتبہ۔ دعائے سریانی گیارہ مرتبہ شاملِ کتاب ہیں۔ آج ہی منگوائیں۔

شمع بک ایجنسی
۸۔ یوسف مارکیٹ۔ غزنی سٹریٹ
اردو بازار۔ لاہور

Marfat.com

اشاعتِ اسلام

حضرت بُوعلی قلندر رحمۃ اللہ علیہ نے پانی پت کے علاقہ میں اسلام کی بہت بڑی خدمت فرمائی۔ ہزاروں کسان اور ہندو آپ کی دعاؤں کی برکت اور تبلیغ کے اثر سے مسلمان ہو گئے۔ اس علاقہ کے تمام راجپوت جو مسلمان ہیں وہ سب آپ کی کوششوں سے اسلام لائے۔ ایک بہت بڑا راجپوت زمیندار جس کا نام امیر سنگھ تھا۔ وہ آپ کے دستِ مبارک پر اسلام لایا اور پھر اس کے اثر و رسوخ سے راجپوتوں کا ایک بہت بڑا قبیلہ داخل اسلام ہو گیا۔

میاں محمدؒ بخش عارفِ کھڑی شریف کیا خوب فرماتے ہیں۔

ہر مشکل دی کنجی او یارو مرداں دے ہتھ آئی
مردِ نگاہ کرن جس ویلے مشکل رہے نہ کائی

نگاہِ ولی میں وہ تاثیر دیکھی
بدلتی ہزاروں کی تقدیر دیکھی

بھر بھر پیالے رحمت والے دیوے مرد نیارا
لیون والا رہے نہ خالی سن توں میریا یارا

Marfat.com

بُو علی قلندرؒ کی لعل شہباز قلندرؒ سے مُلاقات

حضرت سخی لعل شہباز قلندر رحمتہ اللہ علیہ دہلی سے رخصت ہو کر حضرت بُو علی قلندر رحمتہ اللہ علیہ کی خدمت میں پانی پت پہنچے اور کچھ عرصہ ان کی خدمت میں حاضر رہ کر منازلِ سُلوک طے کئے اور قلندری کے ان رُموز کو حاصل کیا جن کو کسی قلندرِ قیوم کی خدمت میں رہ کر حاصل کیا جاسکتا ہے۔ حضرت بُو علی قلندر نے آپ کی طرف پوری توجہ فرمائی۔ جب تک رہے بڑی مُحبّت سے پیش آتے رہے اور جب پورے طور پر فیض یاب ہو چکے تو حضرت بُو علی قلندر رحمتہ اللہ علیہ نے فرمایا!

عُثمان (لعل شہباز قلندر) تم ہمارے دوست ہو۔ ہم تم سے مُحبّت کرتے ہیں۔ تمہارا راستہ صاف ہو چکا ہے۔ ہم تم کو یہیں کہیں رہنے کا حکم دیتے مگر اس علاقہ میں بہت قلندر ہیں اور سندھ کی زمین سیہون شریف میں تم جیسے قلندر کی ضرورت ہے۔ اس لئے مناسب معلوم ہوتا ہے کہ آپ سرزمینِ سندھ کی جانب چلے جائیے۔ پہلے ملتان میں قیام کیجئے۔ اس کے بعد اپنا مُستقل مستقر تلاش کیجئے۔

مجھے اُمید ہے کہ تم سندھ کی سرزمین پر بستے والے اللہ کے بندوں کو تمہاری ذات سے بہت فیض پہنچے گا۔

حضرت جھولے لعل سخی شہباز قلندر رحمتہ اللہ علیہ نے اپنے مُحسن و مخلص دوست حضرت بُو علی قلندر رحمتہ اللہ علیہ کے مشورہ کو قبُول کر لیا اور پانی پت کے مقام سے رخصت ہو کر ملتان تشریف لائے

Marfat.com

اور اس علاقہ کے مشاہیر اولیاءَ اللہ کی خدمت میں رہ کر مصروفِ عبادت و ریاضت ہو گئے۔ بعد ازاں یہاں سے فارغ ہو کر سندھ سیہون شریف پہنچ گئے۔ جو آپ کا مستقل مسکن تھا۔ وہیں وصالِ پاک ہُوا اور سیہون شریف کی سرزمین میں مدفون ہوئے اور وہیں آپ کا عالیشان روضہ مُبارک مرجع خلائق بنا ہُوا ہے۔ وَیَھْدِیْ اِلَیْہِ مَنْ یُّنِیْبُ۔

میاں محمّد بخش عارفِ کھڑی شریف فرماندے نے

کامل لوگ کرامت والے صاحب صدق صفایاں
مِٹّی نُوں اکسیر بنادے کھنڈاں نال رلایاں

کانیاں نکل کماتوں وگیاں اینہاں پچھّاں موڑ بھوایاں
ایڈ زور خدا بخشیا نے نالے شاناں تے وڈیایاں

میں نیواں میرا مُرشد اُچاّ اسیں اُچیّاں دے سنگ لائی
صدقے جاواں اینہاں اُچیّاں توں جنہاں نیویاں نال نبھائی

رُباعی

پڑھو درُود نبیؐ تے مومنو ربّ نے وچہ قرآن فرما دِتّا
بھیجن ملائکہ درُود نبیؐ تے سانوں وی پڑھن دا حکم سُنا دِتّا
بھیجے خود خداوند تعالیٰ وچہ نماز دے ربّ رحمان چاپا دِتّا
جیہڑا پھر وی نہ پڑھے دانش او ازلی بدبخت بنا دِتّا

آپؒ کی کرامات

تیرے منہ سے جو بات نکلی وہ ہو کر رہی

یہ بات ذہن نشین ہونی چاہیئے کہ مُدعی نبوّت کی صداقت پر دلیل اس نبی کا معجزہ ہوتا ہے اور نبی کے اختیار سے بھی ظہورِ معجزہ ہوسکتا ہے۔ جیساکہ فتح الباری جلد ساتؔ اور عمدۃ القاری شرح صحیح بخاری شریف جلد چھ۶ میں مذکور ہے کہ نبی کا معجزہ برحق ہے۔ یوُں ہی ولی کی کرامت بھی برحق ہے۔ طبیعتّوں پر بڑی وحشت طاری ہو جاتی ہے حالانکہ یہاں وحشت زدہ ہونے کی کوئی وجہ نہیں۔ بات بالکل سیدھی سی ہے کہ خالقِ کائنات کے متعلّق آپ کا عقیدہ کیا ہے۔ کیا آپ یہ سمجھتے ہیں کہ کائنات کو پیدا کرنے کے بعد وہ ربّ ایک بے بس اور بے اختیار تماشاہی بن کر رہ گیا ہے۔ پھر آپ معذور ہیں۔ قرآنِ کریم جس خُدا پر ایمان لانے کی دعوت دیتا ہے وہ ایسا بے بس اور بے کس خُدا نہیں لیکن اگر آپ اُسے کائنات کا خالق تسلیم کرنے کے ساتھ ساتھ اُس کو ربّ اور قدیر بھی یقین کرتے ہیں۔ اس پر ایمان رکھتے ہیں تو پھر پریشان کیوں ہوں۔ وہ قادرِ مطلق ہے۔ وہ مالک رازق ہے۔ اُس کی ذات پاک عظیم ہے۔ چاہے تو چھوٹے سے انڈے سے سانپ پیدا کر دے اور چاہے تو اس معمول سے ہٹ کر ایک لکڑی کے ایک ڈنڈے کو سانپ بنا دے۔

Marfat.com

نبی اور رسول کا اصل معجزہ اس کی وہ تعلیم ہوتی ہے جو گم گشتگان راہِ حق اور بھٹکی ہوئی قوموں کی ہدایت کے لئے نسخۂ کیمیا اور دینی اور دُنیوی فلاح و کامرانی کے لئے بے نظیر قانون کی شکل میں پیش کرتا ہے "یعنی کتاب اللہ" لیکن جس طرح اربابِ علم و حکمت اس کے لائے ہوئے علوم و حکم اور بتائی ہوئی رشد و ہدایت کی صداقت و کمال کو پرکھتے ہیں۔ اسی طرح عام انسان دُنیا کی سرشت و نہاد اس پر قائم ہے کہ وہ سچائی اور صداقت کے لئے بھی بعض ایسی چیزوں کے خواہشمند ہوتے ہیں جو لانے والے کے رُوحانی کرشموں سے تعلق رکھتی ہوں اور جن کے مقابلہ سے تمام دینوی طاقتیں عاجز ہو جاتی ہیں کیونکہ ان کا علم کسی صداقت کے لئے اسی کو معیار قرار دیتا ہے۔ اس لئے سنت اللہ یہ جاری رہی ہے کہ وہ انبیاء و رسل کو دینِ حق کی تعلیم و پیغام کے ساتھ ساتھ ایک یا چند ایک نشانات و معجزات بھی عطا کرتا ہے اور جب وہ دعویٰ نبوّت کے ساتھ ساتھ بغیر کسی اسباب کے ایسا نشان دکھاتا ہے جس کا کوئی دنیوی طاقت مقابلہ نہیں کر سکتی تو اس کا نام معجزہ ہوتا ہے۔ پس معجزہ در اصل براہِ راست اللہ تعالیٰ کا فعل ہے جو بغیر اسباب کے ایک صادق کی صداقت کے لئے وجود میں آتا ہے۔ کراماتِ اولیاء اللہ کا تعلق بھی معجزات سے ہے کیونکہ یہ حضرات وارثانِ انبیاء رہتے ہیں۔ حضور نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام کا فرمان ہے کہ:۔

عُلَمَاءُ اُمَّتِی وَرَثَۃُ الْاَنْبِیَاءِ

میری اُمّت کے علما وارث ہیں

پس ان اولیائے کرام سے جن کرامات کا اظہار ہوتا ہے وہ بھی براہ راست اللہ تعالیٰ کا فعل ہوتا ہے جو ولی کی صداقت کے لئے وجود میں آتا ہے لیکن خیال ہے کہ ولی سے ظہورِ کرامت ضروری نہیں اس لئے کہ ولایت کا مُقتضی اظہار کرامات نہیں اور پھر ظہورِ کرامت سے نفس ولایت میں نہ کوئی کمی ہوتی ہے اور نہ زیادتی۔ کیونکہ ولایت ایسا قُرب ہے کہ چاہے کرامت ظاہر ہو یا نہ ہو اس قُرب میں کوئی فرق نہیں پڑتا بلکہ اللہ تعالیٰ ولی کی از کوشش ہوتی ہے کہ ان سے کسی خارق عادت فعل کا ارتکاب نہ ہو کہ جس سے وہ مخلوق پر ظاہر ہوں۔ اس لئے کہ اللہ تعالیٰ کے بندے مخلوق سے دُوری اور ربّ جلیل سے قربت میں عافیّت محسوس کرتے ہیں اور یہی وجہ ہے کہ ہو سکتا ہے کہ بظاہر میلے کپڑے میں ملبوس شخص مرتبہ ولایت پر فائز ہو۔ حالانکہ اس سے کسی نے کرامت کا ظہور نہ دیکھا ہو لیکن پھر بھی اللہ تعالیٰ کی رضا و منشاء اور حکمتِ کاملہ موجود ہوتی ہے۔ حضرت بو علی قلندر ایک صاحبِ کرامت بزرگ تھے۔ آپ کی طرف بے شمار کشف و کرامت منسوب ہیں لیکن آپ کی سب سے بڑی کرامت سنّتِ مصطفےٰ صلی اللہ علیہ و آلہٖ وسلّم کی احیاء ہے۔

رحمت اللعالمین صلی اللہ علیہ و آلہٖ وسلم کا فرمان ہے کہ ایسے وقت میں میری سُنت معدُوم ہو رہی ہو تو اسے زندہ کرنے والے کو ۱۰۰ شہیدوں کا ثواب ملے گا۔

یہ ایک حقیقت ہے کہ جب معاشرہ میں بُرائیوں کا پھیلاؤ عام

ہونے لگتا ہے اور شعائرِ اسلام کی حقیقی رُوح مجروح ہونے لگتی ہے تو ایسے وقت میں اس کے سدّباب اور اصلاحِ احوال کے لئے اللہ تعالیٰ خود ہی کوئی نہ کوئی سبب بنا دیتا ہے کیونکہ ذاتِ باری تعالیٰ مسبب الاسباب ہے۔ خود کرے تو اُس کو قدرت کہا جاتا ہے۔ پیغمبر سے کرائے تو معجزہ اور ولی سے کرائے تو اُسے کرامت کہتے ہیں۔ عقائد اہلِ سُنّت کے مطابق ولی کی کرامت برحق ہے۔ جبکہ اس کا اظہار اللہ تعالیٰ کے حکم سے ہی ہوتا ہے۔ سرزمینِ ہند کے باسیوں کی اصلاح اور بہتری کے لئے اللہ تعالیٰ نے حضرت بوعلی قلندر رحمۃ اللہ علیہ جیسی ہستی کو پیدا فرمایا۔ آپ نے خطۂ پانی پت کرنال میں رُشد و ہدایت اور دینِ حقّہ کی سربلندی کے لئے جو خدمات سرانجام دیں وہ اپنی مثال آپ ہیں۔ اپنے وعظ و نصیحت، بے ریا عبادت و ریاضت اور اخلاقِ حسنہ کے ذریعے عبد و معبُود کے ٹوٹتے ہوئے رشتے کو پھر سے استوار کیا۔ ہزاروں بے نور قلوب کو نُورِ الٰہی سے منوّر فرمایا۔ گمراہوں کو راہِ ہدایت دکھائی۔ مُردہ دلوں کو زندہ کیا۔ اس سے بڑھ کر اور کیا کرامت ہوگی۔

نبوّت اور معجزہ کا سلسلہ حضرت محمدؐ مُصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم پر ختم ہوگیا۔ حضور نبی کریم علیہ الصلوٰۃ علیہ وآلہٖ وسلم کے وصال کے بعد تبلیغِ دین کی ذمّہ داری علمائے حق کے ذمّہ ہے۔ اولیاء اللہ نے اس مشن کو جاری رکھا ہوا ہے۔ ان کے تبلیغی ثمرات سے مخلوقِ خدا آج تک مُستفید ہو رہی ہے اور تا قیامت یہ سلسلہ جاری رہے گا۔ اولیاء اللہ سے جن کرامات کا ظہور ہوا وہ ان کی ولایت کی صداقت کا ثبوت تھا۔

Marfat.com

نگاہِ مردِ مومن سے بدل جاتی ہیں تقدیریں
جو ہو ذوقِ یقیں پیدا تو کٹ جاتی ہیں زنجیریں

محترم قارئین کرام! آج کل عوام و خواص نے ولایت کا معیار صرف اور صرف کرامت کا ظہور مقرر کر لیا ہے حالانکہ قطعاً حقیقت میں ایسا نہیں بلکہ احادیث میں اللہ تعالیٰ کے ولیوں کی نشانیاں کچھ اور ہیں جن میں ایک یہ بھی ہے کہ:

"اِذا رئو ذِکرِ اللہ"

ترجمہ:۔ ولی وہ ہے کہ جس کے چہرے کو دیکھو تو خدا یاد آجائے۔

مجھے ایسے میں ایک اللہ کے ولی کا واقعہ یاد آگیا کہ ایک ولی کامل جن کا چرچا دُور دُور تک پھیلا ہُوا تھا۔ دربار پر ایک شخص آیا اور چند ایام گزرنے کے بعد اجازت چاہی کہ میں حضرت چلتا ہوں۔ ولی اللہ نے پوچھا! کیوں آئے تھے؟

کوئی مقصد بیان نہیں کیا، ویسے ہی جا رہے ہو۔ عرض کیا حضرت آپ کا چرچا تو دُور دراز تک پھیلا ہُوا ہے کہ آپ اللہ کے ولی ہیں۔ میں اتنے ایام آپ کے پاس ٹھہرا رہا۔ میں نے آپ کی کوئی کرامت نہیں دیکھی۔

ولی نے فرمایا! یہ بتایئے کہ اتنے دنوں میں مجھ سے کوئی خلافِ شرع کام ہوتے دیکھا ہے۔ عرض کیا کہ نہیں۔ ولی اللہ نے فرمایا! کہ پھر تو جا ہمارے پاس اس سے بڑی کرامت اور کوئی نہیں۔

نہیں فقر و سلطنت میں کوئی امتیاز
یہ سپاہ کی تیغ بازی وہ نگہ کی تیغ بازی

Marfat.com

شیخ محقق حضرت امام عارف باللہ شہاب الدین سہروردی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ کرامات اور خوارق تو اس لئے بندے پر کھولے جاتے ہیں کہ اس کا ضعیف یقین قوت پذیر ہو جائے۔

حضرت بوعلی قلندر نے ساری زندگی حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سُنّت کے بالکل عین مطابق گزاری۔ یہ کہنا بے جا نہ ہوگا کہ حضرت بوعلی قلندر کی ساری زندگی ظہور کرامات ہوتا رہا تاہم کرامات جو آپ سے صادر ہوئیں۔ چند ایک حصول برکت کے لئے بیان کی جا رہی ہیں۔ حضرت بوعلی قلندر بلاشبہ صاحب کرامت تھے۔ آپ کے ارادت مندوں نے آپ کی بہت سی کرامات بیان کی ہیں۔ جن کے اظہار کا مقصد صرف اور صرف انسانوں کی بھلائی اور فائدے کے لئے تھا ورنہ اتنی کرامات ہیں کہ جن کا مکمل بیان بعید از بساط ہے۔

"الولایت عبادت عن القرب" ولایت اس چیز کا نام ہے کہ بندہ اپنے اندر جب ایمان و ایقان کی لذت و حلاوت محسوس کرتا ہے تو وہ صحیح معنوں میں توحید کا متوالا اور شمع رسالت کا پروانہ بن کر فضائل اخلاق سے اپنے آپ کو آراستہ و پیراستہ کرنے کے ساتھ ساتھ رذائل اخلاق سے اپنے دامن کو پاک، منزہ کرکے رضا الٰہی کی خاطر عبادت الٰہی میں مشغول رہتا ہے اور عبادت کا مقصد دوزخ سے نجات، جنت کی نعمتوں کا حصول نہیں ہوتا۔ اس کے پیش نظر خوف، طمع و لالچ نہیں بلکہ رضا الٰہی مطلوب و مقصود ہو جیسا کہ حضرت رابعہ بصری رحمۃ اللہ علیہ کا یہ ارشاد مبارک اس حقیقت کو عیاں کرنے کے لئے کافی ہے کہ ایک مرتبہ اللہ رب العزت کی بارگاہ میں یوں گویا ہوئیں۔

Marfat.com

اَللّٰھُمَّ اِنْ کُنْتُ اعبدک خوفاً مِنْ نارک فالقنی فِیْھا
وان کنت اعبدک طمعاً فی جنتک فاحر منیھا وان
کنت اعبدک لوجھک الکریم فلا تحرمنی من رویتہ۔
ترجمہ:۔ اے اللہ اگر میں تیری عبادت دوزخ کے خوف سے کرتی
ہوں تو مجھے اس میں ڈال دے اور جنّت کے لالچ کی وجہ سے تیری عبادت
کرتی ہوں تو اے میرے ربّ مجھے اپنے شرفِ دیدار سے محروم نہ رکھنا۔
جب صورت یہ ہو تو پھر بندہ کو وہ خصوصی مقام و قُرب حاصل ہوتا
ہے جسے ولایت کہا جاتا ہے۔

لہٰذا حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہٗ سے بخاری شریف کی ایک حدیث
مُبارکہ مروی ہے۔ لایزال العبد یتقرب الیٰ بالنوافل
حتی احببتہ فاذا احببتہ کنت سمعہ الذی یسمع
بہ وبصرہ الذی یبصر بہ۔ (ترجمہ:۔ میرا بندہ نفلی
عبادت سے میرے قریب ہوتا جاتا ہے یہاں تک کہ میں اس سے
محبت کرنے لگتا ہوں۔ جب مقبولانِ بارگاہِ الٰہی اس منصب پر فائز
ہوتے ہیں تو ان سے اس طرح خوارق عادات کا ظہور ہوتا ہے جس کو
عرفِ عام میں کرامت کہا جاتا ہے ۔

فضل تیرے دی ناتہ اساں نوں عملاں آس نہ کوئی
بخش طفیل رسُول اللہ دے جو کجھ عیب خطائی

اللہ کی رحمت سے نا اُمید نہ ہوں۔ تقدیر کو بدل دیتی ہے دُعا۔
فقیروں کی دعاؤں میں بڑا اثر ہے۔

Marfat.com

کرامت نمبر ۱

بُو علی قلندرؒ اور تین بادشاہ

حضرت بُو علی قلندرؒ نے اپنی طویل عمر میں کئی مسلمان بادشاہوں کے ادوار دیکھے۔ ایک مرتبہ غیاث الدین تغلق اپنے بیٹے محمدؐ تغلق اور بھتیجے فیروز تغلق کے ساتھ آپ کی خدمت میں حاضر ہوا اور جب کھانا شروع ہوا اور تینوں نے ایک ہی پیالے میں کھانا شروع کر دیا۔ حضرت بُو علی قلندرؒ یہ منظر دیکھ کر فرمانے لگے "تین بادشاہ ایک پیالے میں کھانا کھا رہے ہیں"

اُس وقت، یہ بات بڑی عجیب لگی، لیکن بعد میں آپ کی یہ پیشن گوئی حرف بہ حرف سچ نکلی۔ غیاث الدین تغلق کے بعد اس کا بیٹا محمدؐ تغلق تخت نشین ہوا اور اُس کے بعد اس کا برادرِ عم زاد فیروز شاہ تغلق بادشاہ بنا۔

وہ بادشاہ آجکل کے بادشاہوں سے یکسر مختلف تھے۔ وہ اولیاء کرام سے مشورے، ہدایت طلب کرتے اور فیض یاب ہوتے۔ اولیاء کرام کی جھڑکیاں، گھرکیاں اور ملامتیں بھی برداشت کرتے تھے جبکہ آج کے دور میں ایسا بالکل نہیں۔ اللہ والوں کو مسجد تک رہنے کے قابل سمجھا جاتا تھا۔

ایک دفعہ محمدؐ تغلق سے حضرت بُو علی قلندرؒ نے پوچھا "اے بادشاہ تُو کتنے دن کھڑا رہے گا۔ مُراد تھی یعنی حضرت بُو علی کی خدمت میں کتنی

Marfat.com

دیر حاضری کے لئے رکے گا۔

بادشاہ نے عرض کی حضور "تین دن رہوں گا"

مگر حضرت بوعلی نے فرمایا۔ "تین دن نہیں چار سال رہے گا"۔ یہ بات سُن کر بادشاہ فوراً سمجھ گیا کہ حضرت نے میری عمر کی بابت بات کی ہے چنانچہ بادشاہ اس روز کے ــــــ ٹھیک چار سال بعد اس دارِ فانی سے رخصت ہو گیا۔

علامہ اقبال نے کیا خوب فرمایا ہے ؎

نگاہِ ولی میں وہ تاثیر دیکھی
بدلتی ہزاروں کی تقدیر دیکھی

کرامت نمبر ۲

بوعلی قلندرؒ اور چار بے اولاد عورتیں

حضرت بوعلی قلندرؒ کی یہ بہت مشہور کرامت ہے کہ ایک مرتبہ آپ صبح کے وقت خانقاہ کے دروازہ پر بیٹھے پان چبا رہے تھے۔ اتنے میں چار ہندو عورتیں آئیں جو دہی بیچا کرتی تھیں۔ آپ سے اولاد کے لئے عرض کی کیونکہ چاروں اولاد سے محروم تھیں۔

آپ نے فرمایا! اولاد دینا اللہ تعالیٰ کا کام ہے میرا نہیں مگر تم اُمید لے کر آئی ہو، میں اللہ تعالیٰ سے دُعا کرتا کہ وہ تم کو نیک فرزند عطا فرمائے۔ یہ فرما کر آپ نے اپنے منہ میں سے پانی کا اُگال نکال کر چاروں

Marfat.com

عورتوں کو دیا اور فرمایا! کہ یہ تم چاروں کھالو۔ تین عورتوں نے اسی وقت کھالیا۔ مگر ایک عورت نے جو سخت قسم کی ہندو تھی۔ اُس نے ہاتھ میں لے کر چبالیا اور گھر جاتے ہوئے راستہ میں ایک جھاڑی میں پھینک دیا۔

کچھ عرصہ کے بعد تینوں عورتیں اپنے فرزندوں کو لے کر حضرت بُو علی قلندر رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں آئیں اور نذرانہ عقیدت پیش کیا مگر چوتھی عورت خالی گود روتی ہوئی آئی اور اپنی محرومی کا حال بیان کر کے فریاد کرنے لگی۔ حضرت بُو علی قلندر رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا! کہ شائد تُو نے وہ پان کا اُگال نہیں کھایا تھا۔ اُس نے اقرار کیا۔ آپ نے فرمایا!! اچھا تو جھاڑی میں پھینکا تھا۔ وہاں جا، عورت چلی گئی۔ وہاں جا کر اُس نے دیکھا کہ ایک بچہ جھاڑی میں رو رہا ہے۔ عورت نے بچہ کو گود میں لے لیا۔ اللہ کی قدرت سے اُسی وقت عورت میں ماں کی مامتا پیدا ہوگئی اور اُس نے بچہ کو دودھ پلایا۔ اس واقعہ کے چند ہی دنوں بعد ان چاروں عورتوں کے شوہر اور بیویوں نے بُو علی قلندر رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں حاضری دے کر اسلام قبول کر لیا۔

میاں محمد بخش عارف کھڑی شریف نے کیا خوب فرمایا ہے ؎

بھر بھر پیلے رحمت والے دیوے مرد نیارا
یوں والا رہے نہ خالی سُن توں میریا یارا

Marfat.com

کرامت نمبر ۳

بُوعلی قلندرؒ اور بے اولاد مُرید

حضرت بُوعلی قلندر رحمۃ اللہ علیہ کا ایک مُرید اولاد سے محروم تھا۔ اُس نے کئی مرتبہ سوچا کہ آپؒ سے اپنا یہ مسئلہ بیان کرے مگر ہمّت نہ پڑی۔ ایک روز اُس نے آپ سے کہا کہ مَیں اور میری بیوی آپ کی دعوت کرنا چاہتے ہیں۔ کیا آپ پسند فرمائیں گے کہ آپ ہمارے گھر آئیں گے۔ مُرید نے مزید کہا۔ میری بیوی یہ چاہتی ہے کہ آپ ہمارے گھر آئیں تو وہ خود آپ کے ہاتھ دُھلوائے۔" حضرت بُوعلی قلندر رحمۃ اللہ علیہ نے متبسّم نظروں سے مُرید کو دیکھا اور دعوت قبُول فرماتے ہوئے فرمایا! دیکھو میں تمہارے گھر ضرور آؤں گا۔ دعوت بھی کھاؤں گا اور تمہاری بیوی کی خواہش بھی پوری ہو جائے گی۔

اب جبکہ حضرت بُوعلی قلندر مذکورہ مُرید کے گھر پہنچے تو مُرید نے عرض کی کہ میری بیوی کی اور میری بھی یہ خواہش ہے کہ آپ ہمارے لئے اولاد کی دُعا فرما دیں۔ اس دوران مُرید کی بیوی کھانا کرتی رہی اور جب کھانا پکا چکی تو اُس نے غسل کیا۔ پاک صاف لباس پہنا اور اپنے ہاتھوں میں طشت و آفتابہ پکڑے حضرت بُوعلیؒ کے ہاتھ دُھلوانے آئی۔ عورت بڑی قیامت خیز حسین تھی۔ حضرت نے جب اُس عورت کو دیکھا تو آپ پر جذب و مستی کا عالم طاری ہو گیا۔ آپ کو نہ کھلنے

Marfat.com

کا ہوش اور نہ دُعا کا خیال رہا۔ بس ایک ہی فقرہ آپ کی زبان پر تھا کہ بے عیب ذات اللہ کی۔ اللہ بس باقی ہوس۔ اس جذب سُکر میں آپ نے ہر چیز حتیٰ کہ نماز بھی ترک کر دی۔ لوگوں نے مفتی ضیاء الدّین سنامی سے شکایت کی کہ بُوعلی قلندر کو زبردستی نماز پڑھائی جائے۔

اب مُفتی ضیاء الدّین سنامی حضرت بُوعلی قلندرؒ کی خدمت میں پہنچے اور اُن سے سوال کیا؟ "بُوعلی"۔ آپ نے یہ کیا حالت بنا رکھی ہے آپ نے وہی فقرہ دُہرایا!

بے عیب ذات اللہ کی۔ اللہ بس باقی ہوس۔"

مُفتی نے کہا۔" جو کچھ بھی ہو نماز کی ادائیگی ہر حال میں لازم ہے۔ اُس سے پہلو تہی کرنے کی بالکل اجازت نہیں۔"

حضرت بُوعلیؒ نے جواب دیا۔

مُفتی تُو مجھے میرے حال پر چھوڑ دے۔ میں مستِ الست ہوں اور دکھاوے کی نماز ادا کرنے کا مجھے بالکل شوق نہیں۔

مگر مُصر رہا کہ تمہیں نماز ہر حال پڑھنی ہو گی۔ یہ باتیں سُن کر بُوعلی قلندر کو بھی جوش اور ہوش آ گیا۔

فرمایا! "مُفتی رسّی سے میری کمر باندھ دے۔ اگر میری کمر بندھی رہی تو میں تیرے کلموں کی تعمیل کروں گا اگر میری کمر آزاد ہو گئی تو میرا پیچھا چھوڑ دینا کیونکہ میں آزاد آدمی ہوں۔ مجھے اپنی پابندیوں میں مت گھسیٹو۔"

اب مُفتی ضیاء الدّین سنامی نے آپ کی کمر رسّی سے مضبُوطی کے ساتھ باندھ دی۔ مگر یہ دیکھ کر حیران رہ گیا کہ رسّی کمر سے دُور جا گری

Marfat.com

اور حضرت بوعلی قلندرؒ بدستور آزاد رہے۔ مفتی بہت شرمندہ ہوئے۔ اس پر بوعلی خاص لہجے میں بولے۔ بابا میں عاشق ہوں اور عشق میں مبتلا ہوں۔ تو مجھے کس نماز کے پڑھنے کی بات کر رہا ہے۔ اگر تو ہے تو میں تیرے ساتھ نماز ادا کرنے کو تیار ہوں۔ نیت باندھو فرض نماز کی۔ مفتی صاحب کی خوشی دیدنی تھی کہ انہوں نے کامیابی حاصل کر لی تھی۔ اب مفتی صاحب امام بنے اور بوعلی قلندرؒ مقتدی۔ جب نماز شروع ہوئی تو بوعلی قلندرؒ پر استغراق کا عالم شروع ہو گیا۔ مفتی صاحب نماز پڑھا بھی چکے مگر بوعلی قلندرؒ جوں کے توں ہی کھڑے رہے۔

اب مفتی صاحب نے پوچھا! بوعلی! نماز تو ختم ہو گئی ہے جبکہ تو ابھی تک نیت باندھے کھڑا ہے۔

بوعلی قلندرؒ نے جواب دیا۔ میں نے ایک شعر پڑھا جس کا مطلب حاضرین کو سمجھ نہ آیا۔ انہوں نے حضرت بوعلی قلندرؒ سے سوال کیا۔ حضرت تفصیل سے بات بتلائیں کہ آپ نماز کو نیت سے آگے کیوں نہیں لے سکے۔ حضرت بوعلی قلندرؒ نے فرمایا! مفتی کی گھوڑی نے بچہ دیا ہے اور جہاں مفتی کے گھر گھوڑی اور بچہ موجود ہے وہاں گندم رکھنے والے کنوئیں میں نہ گر جائے۔ میں ایسی نماز کا قائل نہیں۔ میں اپنے حواس سے بیگانہ ہوں اور ایک غلام کی طرح عشقِ الٰہی میں غرق ہوں اور خاموش رہتا ہوں کیونکہ غلام نہیں بولا کرتے۔

آپ کی باتیں سن کر مفتی صاحب بڑے شرمندہ ہوئے اور وہاں سے چلے گئے۔

اس شرمندگی کے انتقام کے طور پر مفتی ضیاء الدین سنامی نے مقامی

لوگوں کے ساتھ مل کر حضرت بُو علی قلندرؒ کے ترکِ صلوٰۃ کے معاملہ پر ایک محضر نامہ تیار کیا تاکہ حضرت بُو علی قلندرؒ کو نماز چھوڑنے کے الزام میں سزا مل سکے۔ محضر نامہ میں یہ بات تحریر کی گئی کہ شرف الدّین عرف بُو علی قلندرؒ عالم فاضل شخص ہے اور دہلی میں چالیس سال تک وعظ و نصیحت اور درس و تدریس اور علمی مشاغل میں مصروف رہا ہے مگر اپنے وطن پانی پت میں آ کر علوم ظاہری سے دُور ہو کر عالموں اور فاضلوں سے متنفر ہو گیا ہے۔ تارکِ شریعت سے ہتھی دست ہو چکا ہے۔ لہٰذا سزا کا مستوجب ہے۔ محضر نامے پر مُفتی ضیاء الدّین سنامی علاوہ دیگر مُفتیانِ متین کے بھی دستخط تھے۔ جب یہ محضر نامہ خواجہ علی انصاری کے پاس آخری تصدیق کے لئے پہنچا تو انہوں نے محضر نامہ پھاڑ دیا۔ یہ دیکھ کر مُفتی ضیاء الدّین سنامی نے غصّہ میں آ کر خواجہ انصاری پر دعویٰ دائر کر دیا۔ جب عدالت میں علی انصاری پیش ہوئے تو محضر نامہ پھاڑنے کے متعلق استفسار کیا گیا۔ آپ نے قرآنِ مجید کی ایک آیت پڑھی جس کا ترجمہ یہ تھا۔ مست ہو جاؤ۔ نماز کے قریب نشے کی حالت میں۔ اور فرمایا! جب بُو علی قلندر اپنے حواس میں نہیں تو وہ شرعی پابندیوں کے کیونکر متحمّل ہو سکتے ہیں۔ اس پر مُفتی ضیاء الدّین سنامی کی تشفّی ہو گئی اور معاملہ ختم ہو گیا۔

حضرت بُو علی قلندرؒ کی دُعا تھی کہ خواجہ علی انصاری ہمیشہ پانی پت میں رہیں۔ اُن کی یہ دُعا اس طرح ربّ العزّت جلّ جلالہٗ کی بارگاہِ الٰہی میں منظور و مقبول ہوئی کہ آج بھی خواجہ علی انصاری کی اولاد پانی پت میں شاد و آباد ہے۔

Marfat.com

کرامت نمبر ۴

بُوعلی قلندرؒ اور بادشاہ علاؤالدّین

مشہور بادشاہ علاؤالدّین خلجی کو بُوعلی قلندرؒ سے بڑی عقیدت تھی۔ ایک مرتبہ اُس نے ازراہِ عقیدت و محبّت کچھ تحائف آپؒ کی خدمت میں بھیجنا چاہیئے لیکن وہ آپ کی ناراضگی اور جلال سے خوفزدہ تھا اس لئے کوئی عملی قدم نہ اٹھا سکا۔ امراء سے اس نے مشورہ کیا کہ کس طرح تحائف ان کو بھیجے جائیں۔ سب نے رائے دی کہ اس کام کے لئے امیر خسرُو کو بھیجا جائے۔

امیر خسرُو کو فوراً طلب کیا گیا اور بادشاہ نے اپنی پریشانی اس کو بتائی اور کہا کہ اب تم یہ تحائف حضرت بُوعلیؒ کی خدمت میں لے جاؤ۔ امیر خسرُو نے کہا "عالیجاہ آپ کا ارشاد بجا ہے مگر میں بُوعلی قلندرؒ کے پاس اس وقت تک نہیں جا سکتا جب تک مجھے میرے مُرشد عالی حضرت نظام الدّین اولیاء اجازت نہ فرما دیں۔" سلطان نے فوراً بات مان لی کہ حضرت محبُوب الٰہی کی خدمت میں اپنا آدمی روانہ کیا اور حضرت بُوعلی قلندرؒ کے پاس امیر خسرُو کے جانے کی اجازت چاہی حضرت محبُوب الٰہی نے فوراً اور بلا تامل اجازت مرحمت فرما دی۔ امیر خسرُو کو حضرت بُوعلی قلندرؒ کے پاس جانے میں کوئی اعتراض نہ تھا۔ اس لئے وہ سُلطان کے تحائف لے کر حضرت بُوعلی قلندرؒ کے

Marfat.com

پاس پہنچے۔ حضرت بُو علی قلندرؒ ان کے استقبال کے لئے پہلے ہی گھر سے باہر آچکے تھے۔ امیر خسرو کو حضرت بُو علی قلندرؒ نے والہانہ انداز سے سینے سے لگایا۔ گھر لے گئے۔ خاطر تواضع کی پھر فرمایا! "امیر خسرو اپنا کلام سناؤ۔"

امیر خسرو نے اپنا کلام سُنایا تو حضرت بُو علی قلندرؒ نے آپ کو بہت بہت دعائیں دیں اور اس کے بعد اپنا کلام سُنایا۔ آپ کا کلام سُن کر امیر خسرو زار و قطار رونے لگے۔

حضرت بُو علی قلندرؒ نے امیر خسرو سے پُوچھا! میرے کلام کی سمجھ بھی آئی؟ امیر خسرو نے عرض کی۔ حضرت اس لئے ہی گریہ زاری کر رہا ہوں کہ میں آپ کا کلام سمجھنے کی صلاحیت نہیں رکھتا۔ اس کے بعد بہ کمال مہربانی بادشاہ کے تحائف قبول کر لیئے اور فرمایا! "اگر حضرت محبُوب الٰہی کا وسیلہ نہ بنایا جاتا تو میں یہ تحائف ہرگز نہ لیتا۔" امیر خسرو نے عرض کی "یا حضرت بادشاہ کو اس بات کا یقین تھا تبھی تو اس نے شیخ المشائخ کا سہارا لیا۔"

حضرت بُو علی قلندرؒ کو حضرت محبوب الٰہی سے بڑی محبت و عقیدت تھی۔ جب بھی پانی پت سے دہلی جاتے ان کی خدمت میں ضرور حاضری دیتے۔ کئی مرتبہ انہوں نے سوچا کہ حضرت محبوب الٰہی سے بیعت کر لیں لیکن متامل ہو جاتے۔ حضرت بُو علی قلندرؒ کے دل میں ہر وقت یہ خیال رہتا کہ مجھے ایسے شخص کی بیعت کرنی چاہیئے جس کا آسمانوں میں بھی تصرّف ہو۔ اس خیال نے آپؒ کو شیخ المشائخ کی بیعت سے دُور رکھا۔

آپ کی عبادت و ریاضت کا یہ عالم تھا اور اس میں اتنی تاثیر

Marfat.com

پیدا ہو گئی تھی کہ عالم پنہاں کے اسرار بھی آپ کے علم میں آجاتے اور جب بھی اپنے مُرشد کی تلاش کرتے تو اوّل آسمان پر اپنے بزرگوں کی تلاش کرتے۔ آپ کو وہاں جو ایک بزرگ نماز میں مشغول نظر آئے وہ حضرت محبوب الٰہی تھے۔ دوسری مرتبہ پھر دوم آسمان کو باطنی چشم سے دیکھا وہاں بھی آپ کو حضرت محبوب الٰہی ہی نظر آئے۔ یہ سلسلہ جاری رہا۔ تیسرے دن تیسرے آسمان پر، چوتھے دن چوتھے آسمان پر، علیٰ ہذا القیاس ساتویں دن ساتویں آسمان پر حضرت محبُوب الٰہی کو نماز میں مشغول پایا تو حضرت بُو علی قلندرؒ ان کے مرتبہ و مقام پر حیرت زدہ رہ گئے۔

حضرت بُو علی قلندرؒ نے پچاس ہزار تاریک پردوں کے بعد بیس ہزار نورانی پردوں کی منازل طے کر لیں۔ آپ نے اس آگے جانے کی کوشش کی لیکن بغیر مُرشد کے آگے جانا ناممکن نظر آیا۔ آپ بہت آزردہ خاطر ہوئے اور اگلے ہی روز حضرت محبُوب الٰہی کی خدمت میں حاضر ہوئے اور بیعت کی درخواست کی۔

حضرت محبُوب الٰہی مُسکرائے اور فرمایا "ساتوں آسمانوں کی سیر تو کسی پیر و مُرشد کے وسیلہ کے بغیر ہی کر لی۔ اب مُرید ہونا چاہتے ہو۔ تمہیں مُرید ہونے کی ضرورت نہیں"۔

حضرت بُو علی قلندرؒ سخت مایُوس اور اداس ہو گئے اور اپنے برادرِ کلاں نظام الدّین کو سارا واقعہ سُنایا۔ انہوں نے آپ کو تسلّی دی کہ حضرت محبُوب الٰہی نے بغیر کسی مصلحت کے آپ کی درخواست بیعت کو رد نہیں کیا۔ آپ اس کا زیادہ اثر نہ لیں اور اللہ تعالیٰ کے فیصلے کا

Marfat.com

انتظار کریں۔ اس کے بعد حضرت بُو علی پانی پت کی سکونت ترک کر کے مستقلاً دہلی میں آباد ہو گئے اور قطب مینار کے پاس ہی مسجد قُوّۃ الاسلام میں درس و تدریس کا سلسلہ شروع کر دیا۔ آپ نے مُفتی کی خدمات بھی یہیں پر سر انجام دیں۔ اس کے ساتھ ساتھ اپنے مجاہدات عبادت و ریاضت میں بھی مشغول رہے۔ آپ جب بھی دہلی سے کُوچ کا ارادہ فرماتے مقامی عُلماء آپ کو اصرار کر کے روک لیتے اور آپ سے توحید کے مسائل و نکات سیکھتے تھے۔ یوُں آپ مُدّتوں دہلی میں عُلماء کو درس دیتے رہے۔

کرامت نمبر ۵

حضرت بو علی قلندر ؒ کی دُعا سے امر سنگھ بمعہ برادری کے مُسلمان ہو گیا اور اسلام قبُول کر لیا

حضرت بُو علی قلندر ؒ کی کاوشوں اور محنتوں کی برکت سے کئی ہندو مُسلمان ہو گئے۔ بالخصوص پانی پت کے راجپُوتوں نے تو کثیر تعداد میں اسلام قبُول کیا۔ پانی پت میں کوئی تین سو کے لگ بھگ ہندو لوگ رہ گئے تھے۔ باقی سب اسلام قبُول کر چکے تھے۔ خلجیوں کی حکومت

Marfat.com

نے جہاں کہیں بھی راجپوتوں کی ریاستی حکومتیں تھیں، ختم کردی گئیں اور آپس کی لڑائیوں میں ایک کثیر تعداد راجپوتوں کی ماری گئی۔ اس علاقے کی ایک حاملہ عورت بچتی بچاتی اور چھپتی چھپاتی ضلع سہارن پور کے ایک گاؤں جوالہ پور میں چلی گئی۔ اس کے گھر ایک لڑکا پیدا ہوا۔ جس کا نام امر سنگھ رکھا گیا۔ جب امر سنگھ جوان ہوا تو اُس کو اُس کی ماں نے مسلمانوں اور اُن کی حکومتوں کے مظالم سے آگاہ کیا اور ساتھ یہ بھی بتلایا کہ فلاں فلاں علاقے پر ہماری حکومت اور جاگیر تھی۔

امر سنگھ نے ماں سے وعدہ کیا کہ وہ نہ صرف مسلمانوں سے اپنے آباؤ اجداد کا انتقام لے گا بلکہ اپنی کھوئی ہوئی حکومت بحال اور جاگیروں کو واگذار کروائے گا۔ اس کام کے لئے امر سنگھ اپنے گھر سے نکلا اور دریائے جمنا کے کنارے کشتی کے انتظار میں کھڑا ہو گیا۔

اب اتفاق کی بات ہے یا امر سنگھ کی درخشاں قسمت اتنی تیز تھی کہ دریا کے اُسی کنارے پر قریب ہی حضرت بو علی قلندرؒ عبادت میں مشغول تھے۔ کافی دیر امر سنگھ اُن کو نماز ادا کرتے دیکھتا رہا۔ جب آپ سلام پھیر کر نماز سے فارغ ہوئے تو آپ کی مقناطیسی نگاہ امر سنگھ پر پڑی۔ آپ اُس کو دیکھ کر مسکرائے اور اپنے قریب بلایا اور نام پوچھا! اُس نے نام بتلایا اور اپنی آمد کے اغراض و مقاصد بھی بتلائے۔ حضرت بو علی قلندرؒ نے اُس کو بتلایا۔ اگر تو نے اسلام قبول کر لیا تو تیری زندگی کے سارے مقاصد بلا کم و کاست پورے ہو جائیں گے۔

امر سنگھ نے جب یہ بات سُنی تو مسکرا کر کہنے لگا۔ اے محترم

Marfat.com

بزرگ آپ بھی کمال کی بات کر رہے ہیں کہ جائیداد اور جاگیریں تو پہلے ہی جا چکی ہیں اب اسلام قبول کر کے اپنے دھرم سے بھی جاؤں یہ بھلا کیسے ہو سکتا ہے۔

حضرت بُو علی قلندرؒ نے فرمایا بیٹے اسلام کی حلقہ بگوشی تیری کایا پلٹ کر رکھ دے گی اور وہ عزتیں جن کو تو تلاش کرتا پھرتا رہا ہے اس سے کروڑوں گنا ہ تجھے مرتبہ و مقام حاصل ہو گا۔

امر سنگھ آپ کی شگفتہ گوئی سے متاثر ہو گیا۔ مگر اُس نے عرض کی۔ "میری ماں زندہ ہے اور اُس کی اجازت کے بغیر کوئی فیصلہ کرنے سے قاصر ہوں"

حضرت بُو علی قلندرؒ نے اُس کو اجازت دے دی اور فرمایا! "جا اپنی ماں سے اسلام میں داخل ہونے کی اجازت لے کر آجا"

لڑکا گھر واپس پہنچا تو ماں سمجھی کہ شائد کشتی نہیں ملی۔ اِسی وجہ سے امر سنگھ واپس آگیا مگر جب اُس کو پتہ چلا کہ بات قبول اسلام کی ہو رہی ہے تو اُس نے تفصیل سے امر سنگھ اور حضرت بُو علی قلندرؒ کی ملاقات کا قصہ سُنا۔ ابھی بات چیت ہو رہی تھی کہ امر سنگھ نے اپنے پہلو میں حضرت بُو علی قلندر کو کھڑے پایا اور اپنی ماں کو بتلایا کہ یہ وہ بزرگ تھے۔ جنہوں نے مجھے دعوتِ اسلام دی۔ امر سنگھ کی ماں نے بھی حضرت بُو علی قلندرؒ کو دیکھا اور پیشتر اس کے کہ وہ کوئی بات کرتی حضرت بُو علی قلندرؒ نے فرمایا! اے خاتون! تو اپنے فرزند کو اسلام کے حلقے میں داخل ہونے کی اجازت دے دے۔

عورت مرعوب تو پہلے ہی ہو چکی تھی مگر اپنی مشکلات ہونے کی

اجازت دینے میں کوئی تامّل نہیں مگر پریشان ہوں کہ امر سنگھ میرا اکلوتا بیٹا ہے۔ اگر یہ مسلمان ہو گیا تو برادری میں اس سے رشتہ ناطہ کون کرے گا، دے گا۔

حضرت بُو علی قلندرؒ مسکرائے اور فرمایا! تیری ساری برادری مسلمان ہو جائے گی۔ پھر رشتہ ناطہ کی فکر کیسی؟

امر سنگھ کی ماں نے گزارش کی، حضرت پھر ابھی امر سنگھ کو مسلمان کر لیجیئے۔ مجھے کوئی عذر نہیں۔ یہ سُن کر وہاں سے حضرت بُو علی قلندرؒ غائب ہو گئے۔ جب امر سنگھ اجازت لے کر دریا کے کنارے واپس پہنچا تو حیران رہ گیا کہ بُو علی قلندرؒ تو وہاں بدستور نماز پڑھ رہے تھے۔

امر سنگھ نے پہنچتے ہی حضرت بُو علی قلندرؒ کے قدموں میں سر رکھ دیا اور عرض کی کہ یا حضرت مجھے ابھی سے مسلمان کر لیا جائے۔ میری مادرِ محترم نے مجھے مسلمان ہونے کی اجازت دے دی ہے۔ اُسی وقت امر سنگھ کو مسلمان کیا گیا اور کلمہ طیبّہ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ پڑھایا گیا اور اس کا اسلامی نام امر اللہ خان رکھا گیا۔ کچھ عرصہ بعد امر اللہ خان کی خاندانی جاگیریں بھی واگزاشت ہو گئیں اور اُس کے ننھیال کے سارے لوگ بھی مسلمان ہو گئے اور اس کی شادی بھی اُس کے خاندان میں ہو گئی اور اللہ تعالیٰ نے امر اللہ خان کو تین بیٹے بھی دیئے جن کے نام بالترتیب شہاب الدّین، دولت خان اور شہیانہ خان تھے اور ان تینوں کی اولادیں ہنوز پانی پت میں موجود ہیں۔

میاں محمّد بخش عارفِ کھڑی شریف نے کیا خوب فرمایا ہے

دُودھ وجود تیرے وچہ شیریں روغن دا سمانی
مرشد لاوے جاگ پریم دی تاں جمدا دُودھ پانی

کرامت نمبر ۶

حضرت بوعلی قلندرؒ اور درویش

ایک مرتبہ حضرت بُوعلی قلندرؒ مسجد قوۃ الاسلام میں درس و تدریس میں مشغول تھے کہ کسی درویش نے آپؒ سے کہا۔ "شرف دین! جس مقصد کے لئے آپ کو پیدا کیا گیا تھا۔ وہ تو تُو نے بھلا ہی دیا۔" درویش کے کہنے میں اتنی تاثیر تھی کہ آپ نے فوراً درس و تدریس چھوڑ چھاڑ کر جذب و مستی کی حالت طاری کر لی اور مسافرت اختیار کر لی اور ہند سے باہر چلے گئے۔ ان سفروں کے دوران ہی آپ کی ملاقات مولانا رُومؒ اور حضرت شمس تبریزؒ سے ہوئی جنھوں نے حضرت بُوعلی قلندرؒ کو جبّہ و دستار سے سرفراز فرمایا۔ اس کے بعد آپ نے قلندرانہ وضع قطع اختیار کر لی۔

عالمِ مستی میں آپ کی ریش مبارک بہت بڑھ گئی۔ مُفتیانِ وقت نے حضرت بُوعلی قلندرؒ کو کہا وہ اپنی ریش مُبارک کو شرعی حدود میں لائیں۔ مگر آپ نے کوئی توجّہ نہ دی۔ ایک دن مشہور مُفتی ضیاء الدّین نے فجر کی نماز کے بعد حضرت بُوعلی قلندرؒ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور اِدھر اُدھر کی باتوں کے بعد اپنا مطلب بیان کیا۔ آپ اس کی بات سُن کر خاموش ہو گئے۔

Marfat.com

مُفتی ضیاءالدّین نے فوراً قینچی کی مدد سے آپؒ کی ریش مُبارک تراشی اور بُو علی قلندر خاموشی سے بیٹھے رہے۔ جب مُفتی صاحب چلے گئے تو بُو علی قلندرؒ نے اپنی ریش کو مُٹھی میں لے کر فوراً جذبات میں آکر فرمایا! "اے میری ریش! تُو کتنی عظیم ہے جو شرعی شکل میں آ گئی ہے۔"

کرامت نمبر ۲

حضرت بُو علی قلندرؒ اور تُغلق بادشاہ

ایک دفعہ محمدؐ تغلُق بادشاہ سے حضرت بُو علی قلندرؒ نے پُوچھا "اے بادشاہ تُو یہاں کتنے دن کھڑا رہے گا۔" مُراد یہ تھی یعنی حضرت بُو علی قلندرؒ کی خدمت میں کتنی دیر حاضری کے لئے ٹھہر سکتا ہے۔

"بادشاہ نے عرض کی حضُور تین دن رہوں گا۔"

مگر حضرت بُو علی قلندر نے فرمایا! "تین دن نہیں چار سال رہے گا۔"

یہ بات سُن کر بادشاہ فوراً سمجھ گیا کہ حضرت نے میری عُمر کی بابت بات کی ہے۔ چنانچہ بادشاہ اس روز کے ــــــ ٹھیک چار سال بعد اس دارِ فانی سے رخصت ہو گیا۔

Marfat.com

کرامت نمبر ۸

بُو علی قلندرؒ اور دُودھ کا پیالہ

حضرت صابر کلیری رحمۃ اللہ علیہ نے اپنے خلیفہ شمس الدّین تُرک کو پانی پت کرنال بھیجا اور فرمایا! جاؤ تم وہاں رہو اور اللہ کے بندوں کو فیض پہنچاؤ۔ چنانچہ تُرک جب پانی پت کرنال میں تشریف لائے تو آپ نے ایک پیالہ دُودھ سے بھرا ہوا اپنے خادم کے ہاتھ حضرت بُو علی قلندر کی خدمت میں بھیجا۔ آپؒ نے گُلاب کی پتیاں دُودھ کے پیالے میں ڈال دیں اور پیالہ واپس کر دیا۔ تُرک صاحب یہ حالت دیکھ کر خُوب ہنسے۔ خُدّام نے پوچھا! کہ آپ کے ہنسنے کی وجہ کیا ہے؟

آپ نے فرمایا! کہ دودھ کا پیالہ حضرت بُو علی قلندر کی خدمت میں بھیجنے کی غرض یہ تھی کہ حضرت صابر کلیری رحمۃ اللہ علیہ نے یہ علاقہ مجھے دیا ہے اور یہاں آپ کے لئے کوئی جگہ نہیں ہے۔ گویا کہ جس طرح پیالہ دُودھ سے بھرا ہوا ہے۔ اسی طرح یہ جگہ بھی بھری پڑی ہے۔ مگر حضرت بُو علی قلندر نے گُلاب کی چند پتیاں دُودھ پر ڈال دیں اور پیالہ واپس کر دیا۔ جس کا مطلب یہ ہوا کہ میں پانی پت کرنال میں اسی طرح ہی رہوں گا جس طرح دودھ کے بھرے ہوئے پیالہ میں گلاب کی پتیاں تیر رہی ہیں۔ یہ کچھ لوگوں نے حضرت بُو علی

Marfat.com

قلندر سے اس معمّہ کے متعلق پوچھا تو آپ نے جواباً یہی فرمایا! چنانچہ اس کے بعد دونوں بزرگ اس علاقہ میں مقیم ہو گئے اور اللہ کے نیک بندوں کو فیض پہنچاتے رہے اور ان میں محبّت کا سلسلہ قائم رہا۔

خواجہ شمس الدّین تُرک ترکستان کے رہنے والے تھے۔ والد ماجد کا نام خواجہ احمد یسوئی تھا۔ آپؒ حضرت علی المرتضےٰ حیدر کرّار کی اولاد میں سے تھے۔ خواجہ تُرک ہندوستان آئے تو پہلے حضرت بابا فرید الدّین مسعُود گنج شکر رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں حاضر ہوئے بابا جی نے چند سال کے بعد کلیر شریف حضرت صابر کلیری صابری چشتی رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں بھیجا۔ جہاں آپ گیارہ سال ان کی خدمت کرتے رہے۔ گیارہ سال کے بعد غیاث الدّین بلبن کی فوج میں بھرتی ہو گئے۔ بہت دن اپنی حالت کو چھپائے رکھا اور جب بادشاہ کو پتہ چلا تو آپ نے ملازمت چھوڑ کر پھر حضرت صابر کلیری صابری چشتی کی خدمت اختیار کر لی اور اس کے بعد حضرت صابر کلیرؒ نے آپ کو پانی پت کرنال جانے کا حکم دیا اور دُودھ والا واقعہ پیش آیا۔

اس رنگ برنگی دُنیا میں لوگ بدلتے رہتے ہیں
ساقیؔ کا فیض جاری ہے مہمان بدلتے رہتے ہیں

شرابِ عشقِ احمدؐ میں عجب پُر کیف مستی ہے
اگر جاں دے کر بھی اِک بُوند مل جائے تو سستی ہے

Marfat.com

کانیاں نکل کمانوں وگیاں ایہناں پچھاں موڑ پھوایاں
ایڈ زور خدا بخشیا نے نال شاناں تے وڈیایاں

کرامت نمبر ۹

حضرت بُو علی قلندرؒ اور حاکمِ شہر

ایک مرتبہ حضرت بُو علی قلندرؒ کا ایک مُرید جو کہ مست اور بے خود تھا۔ بازار سے گزر رہا تھا۔ آگے سے حاکمِ شہر کی سواری آ رہی تھی ہٹو بچو کا شور بپا تھا مگر مست و سرشار مُرید نے شاہی سواری کی آمد کو کوئی اہمیت نہ دی۔ حاکم کے چوبداروں نے اُس کو راستے سے ہٹ جانے کے لئے کہا۔ مگر اُس نے اُن کی کسی بات پر کان نہ دھرا۔

اب چوبداروں نے اُس کی اتنی پٹائی کی کہ ادھموا کر کے رکھ دیا۔ وہ روتا ہوا، سسکتا ہوا حضرت بُو علی قلندرؒ کی خدمت میں حاضر ہوا اور سارا واقعہ سُنایا۔ حضرت بو علی قلندر کو بڑا دُکھ ہوا۔ انہوں نے فوراً جلال میں آ کر بادشاہِ وقت سلطان علاؤالدین خلجی کو خط تحریر کیا جس کا مضمون حسب ذیل تھا۔

علاؤالدین خوطہ دہلی۔ تمہیں بھلائی۔ نیکی اور بندگان خداوند کی فلاح کی میں نے نصیحت کی تھی مگر آج تیرے ایک حاکم کے کارندوں نے میرے مُرید کو مار مار کر بے حال کر دیا ہے۔ اُس کی آہوں نے عرش ہلا کر رکھ دیا ہے۔ تمہیں میں حُکم دیتا ہوں کہ اپنے حاکم مذکور

Marfat.com

کو سزا دے اور کوتاہی نہ کر ورنہ عذابِ الٰہی کے لئے تیار رہ۔ اگر تو سزا دینے میں ناکام رہا تو تو حکومت کے لائق نہیں۔

سُلطان علاؤالدین خلجی بُو علی قلندرؒ کا خط پڑھ کر سناٹے میں آگیا فوراً مذکورہ حاکم کو پابہ جولاں پیش ہونے کا حکم جاری کیا۔

جب حاکم کو زنجیروں میں جکڑا ہوا سلطان علاؤالدین خلجی کے سامنے پیش کیا تو اُس نے مُرید کو مارنے کی تفصیل پُوچھی۔ حاکم نے کہا۔ "جہاں پناہ بلاشبہ میرے چوبداروں نے حضرت بُو علی قلندرؒ کے مُرید کو مارا ہے مگر اس میں میری مرضی کوئی دخل نہ تھا۔ چوبداروں نے میری خوشنودی حاصل کرنے کے لئے ایسا عمل از خود کیا ہے۔"

بادشاہ نے کہا "اگرچہ تُو نے ایسا کرنے کا حکم نہیں دیا، لیکن تیرے چوبدار جس وقت مارنے والی نامعقول حرکت کر رہے تھے تُو دیکھ رہا تھا۔ تو ان کو روک سکتا تھا اور تمہاری خاموشی اور تماشہ بینی کا صریحاً مطلب یہ ہے کہ تُو نے جان بُوجھ کر اپنے چوبداروں کو ایسا کرنے دیا اور اس میں تیری ایما اور رضامندی باقاعدہ شامل تھی۔"

حاکم بادشاہ کے ارادوں کو بھانپ گیا اور رونے لگا کہ میں بے گناہ ہوں۔ سُلطان نے کہا۔ "تو میری نظر میں حضرت بُو علی قلندرؒ کی اور اُن کے مُرید کی نظر میں گُناہ گار ہے اور اُن کا گُناہ گار خُدا اور اس کے رسُول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلّم کا بھی گُناہ گار ہے اور ایسے گُناہ گار کو معاف کرنا کہاں کی عقلمندی ہے۔"

ہزاروں منتوں کے باوجود بھی بادشاہ نے حکم دیا کہ حاکم شہر کی اتنی پٹائی کی جائے اور اس کی جائیداد ضبط کر لی جائے اور آئندہ ہمیشہ کے

Marfat.com

لیے اس کے خاندان کے ہر فرد کو شاہی ملازمت کا نااہل قرار دے دیا جائے۔"
اس کے بعد بادشاہ امیر خسروؒ کی وساطت سے حضرت بُوعلی قلندرؒ سے معذرت کا طلب گار ہوا۔ حضرت بُوعلی قلندرؒ بولے "سلطان نے انصاف کا بول بالا کیا ہے ورنہ اُس مُرید کی آہ و فغاں سے تو عرش بھی لرز گیا تھا۔ اب میں سلطان کو معاف کرتا ہوں اللہ بھی سلطان کو معاف کرے۔"
یہ کہہ کر حضرت بُوعلی قلندرؒ کو امیر خسروؒ کافی دیر بانسری سناتے رہے اور حضرت بُوعلی قلندرؒ سُریلی آواز میں مست ہوتے رہے۔

کرامت نمبر ۱۰

مرید اجمیریؒ کے صدقے بخشا گیا

سیّدنا خواجہ خواجگان مُعین الدّین چشتی اجمیری غریب نواز رحمۃ اللہ علیہ اپنے ایک مُرید کے جنازے میں تشریف لے گئے۔ نمازِ جنازہ پڑھا کر اپنے دستِ مُبارک سے قبر میں اُتارا۔ حضرت سیّدنا قطب الدّین بختیار کاکی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ تدفین کے بعد تقریباً سب لوگ چلے گئے مگر حضرت خواجہ غریب نواز رحمۃ اللہ علیہ اس قبر کے پاس تشریف فرما رہے۔ اچانک آپ رحمۃ اللہ علیہ ایک دم غمگین ہو گئے۔ کچھ دیر کے بعد آپ رحمۃ اللہ علیہ کی زبان پر اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْن جاری ہوا اور آپؒ مطمئن ہو گئے۔ میرے استفسار پر فرمایا! کہ میرے اس مُرید پر عذاب کے فرشتے آپہنچے جس پر میں پریشان ہو گیا۔ اتنے

Marfat.com

ہیں میرے مرشد گرامی حضرت سیدنا خواجہ عثمان ہارونی رحمتہ اللہ علیہ تشریف لائے اور فرشتوں سے اس کی سفارش کرتے ہوئے فرمایا! اے فرشتو! یہ میرے معین الدین کا مرید ہے۔ اس کو چھوڑ دو۔ فرشتے کہنے لگے یہ بہت ہی گنہگار شخص تھا۔ ابھی یہ گفتگو ہو ہی رہی تھی کہ غیب سے آواز آئی۔ "اے فرشتو! ہم نے عثمان ہارونی کے صدقے معین الدین چشتی کے مرید کو بخش دیا۔ (معین الارواح)

کرامت نمبر ۱

حضرت جنید بغدادی اور مرید

حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ "یا اللہ" کا ورد کرتے ہوئے دریا پار کرتے ہیں اور مرید کو فرماتے ہیں کہ تو "یا جنید یا جنید" پکارتا ہوا آ۔ مرید نے اپنے مرشدِ کامل کو دیکھا تو اس نے "یا جنید" کی بجائے "یا اللہ" کہنا شروع کیا تو ڈوبنے لگا۔ اس نے عرض کیا۔ حضرت! آپ "یا اللہ" کہیں تو پار ہوں اور میں کہوں تو ڈوبتا ہوں۔ حضرت نے فرمایا! ابھی تو جنید تک تو پہنچا نہیں، اللہ تعالیٰ تک پہنچنے کی ہوس ہے

(ملفوظات اعلیٰ حضرت)

معلوم ہوا کہ جب تک انسان فنا فی الشیخ کے مرتبے پر فائز نہ ہو اس وقت تک مرتبہ فنافی الرسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر فائز ہونا ممکن نہیں، تو فنائی اللہ کے درجے پر کیسے فائز ہو سکتا ہے۔ ہمارے

Marfat.com

اسلاف نے بھی ہمیں یہی تعلیم دی ہے۔

فنافی الشیخ

طریقت کی پہلی منزل فنافی الشیخ یعنی شیخ کی ذات میں گُم ہو جانا ہے۔ جب تک شیخ کی ذات میں گُم نہیں ہو گا آگے کی منزل کا پتہ نہیں پا سکے گا۔

مُرید صادق کے لئے یہ بھی ضروری ہے کہ وہ اپنے پیر و مُرشد کی صفات کو بالذاتِ خود میں ضم کرے یعنی مُرشد کی ہر ادا، ہر خصلت، ہر عمل کو اپنانے کی کوشش کرے۔ ہر وقت اس کے خیال میں گمانِ مُرشد سمایا رہے۔

میرے تصوّرات میں نقشہ ہو پیر کا
مُرشد ہی سامنے ہو نظر جب اٹھاؤں میں

فنافی الشیخ کا فائدہ

حضرت سید خواجہ توکل شاہ انبالوی رحمۃ اللہ علیہ سے کسی نے عرض کیا۔ حضور! فنافی الشیخ کس قدر فائدہ دیتا ہے؟ آپ نے فرمایا! دُہرا (دُگنا) اور مزید ارشاد فرمایا! کہ جلدی فائدہ تو یہی دیتا ہے کہ یہ بہت آسان اور جلدی واصل ہونے کا طریقہ ہے کیونکہ جب پیشوا کا تصوّر پختہ ہو جاتا ہے تو کمالات اور تجلّیات جو پیشوا

Marfat.com

پر بالا اصالت وارد ہیں۔ وہ بوجہ اس کی محبّت کے بالتبّع (پیروی کرنے سے) اس پر بھی وارد ہونے لگتی ہیں اور پیشوا کے ساتھ اس کی بھی ترقی ہوتی جاتی ہے۔ تصوّر کو یہاں تک پکّا کرنا چاہیئے کہ تمام حرکات و سکنات، نشست و برخاست غرضیکہ ہر فعل میں پیشوا کی ادائیں آجائیں اور آخر کار پیشوا کی صورت کے مشابہ ہو جائے اسی سے پھر آگے کا رستہ کھل جاتا ہے۔ (تذکرہ مشائخ نقشبندیہ ص۴۶۰)

فنا اتنا تو ہو جاؤں میں تیری ذاتِ عالی میں
جو مجھ کو دیکھ لے اس کو تیرا دیدار ہو جائے

ہر مقام کے خاص آداب ہوتے ہیں۔ وہی شخص منزلِ مُراد تک پہنچ سکتا ہے جو ہر لمحہ، ہر آن آدابِ شیخ کو ملحوظ رکھے گا۔ ورنہ فیضانِ مُرشد سے ہمیشہ محروم رہے گا۔ لہٰذا مُریدِ صادق کا فرض ہے کہ حدودِ ادب قائم رکھے۔ شیخ و مُرشد کے مزاجِ گرامی کا شناسا ہو۔ ان کی نورانی طبیعت کا مشاہدہ کرتا رہے اور ربط بطریقہ مجلس ہر وقت شیخ کی طرف رجُوع رکھے۔

حقیقت میں وہی سرمایۂ عمرِ گرامی ہے
جو لمحات حسیں ہم تیری محفل میں گزار آئے

فنا فی الشیخ ہونے کے لئے سب سے اہم بات "تصوّرِ شیخ" ہے۔

تصوّرِ شیخ کیوں کیا جاتا ہے

تصوّر کے معنی ہیں خیال کرنا یا خیال رکھنا۔ انسان کو چاہیئے کہ

Marfat.com

اللہ عزّوجل کی قدرت و سلطنت کا خیال رکھے تاکہ یہ خیال اسے گناہوں سے روکے مگر انسان بے دیکھی ذات کا خیال نہیں رکھ سکتا۔ نہ ہم نے رب کو دیکھا ہے نہ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زیارت کی ہے۔ شیخ و مرشد کو اس خیال سے دیکھا ہے کہ یہ اللہ اور رسول اللہ عزّوجل صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا پیارا ہے۔ اس لحاظ سے اگر صورت شیخ کو دھیان و تصوّر میں رکھا جائے تو یہ شکل آئینہ حق نما بن جائے گی کہ کچھ عرصے بعد اس سے تصوّر مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم حاصل ہوگا اور پھر ربّ تعالیٰ کی صفات پر دھیان جم جائے گا جو کہ اصل مقصود ہے۔ مرید کے دل میں پیر و مرشد کی محبّت اور عشق نہایت ضروری ہے اور "تصوّر شیخ" اسی کی ایک کڑی ہے اور جب تک پیر و مرشد سے محبّت و عشق نہ ہو تو ولایت کسی کو نصیب ہوتی ہی نہیں۔

تصوّرِ شیخ کا طریقہ

اعلیٰ حضرت، امام اہلسنت، مجدّد دین و ملّت، پروانۂ شمع رسالت مولانا شاہ احمد رضا خان بریلوی رحمۃ اللہ علیہ زبردست عاشق رسول اور متبحر عالم تھے۔ آپ بلاشک فنا فی الرسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اعلیٰ منصب پر متمکن تھے۔ بارہا مدنی سرکار صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زیارتِ اقدس سے خواب میں مشرف ہوئے تھے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ "تصوّر شیخ" کا طریقہ یوں ارشاد فرماتے ہیں۔

"خلوت (تنہائی) میں آوازوں سے دور، رو بہ مکان شیخ (مرشد

کے گھر کی طرف منہ کر کے) اور وصال ہو گیا ہو تو جس طرف مزار شیخ ہو اُدھر متوجہ بیٹھے ۔ محض خاموش ، باادب بکمال خشوع و خضوع صورت شیخ کا تصوّر کرے اور اپنے آپ کو اس کے حضور حاضر جانے اور یہ خیال جمائے کہ سرکار رسالت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے انوار و فیوض کے قلب پر فائز ہو رہے ہیں ۔ میرا قلب ، قلب شیخ کے نیچے ۔

بحالت دریوزہ گری (گداگری) لگا ہوا ہے اس میں سے انوار و فیوض اُبل اُبل کر میرے دل میں آ رہے ہیں ۔ اس تصوّر کو بڑھائے یہاں تک کہ جم جائے اور تکلّف کی حاجت نہ رہے ۔ اس کی انتہا پر صورت شیخ خود متمثّل ہو کر مرید کے ساتھ رہے گی اور ہر کام میں مدد کرے گی ۔ اس راہ میں جو مشکل اسے پیش آئے گی اُس کا حل بتائے گی ۔ (الوظیفۃ الکریمہ ص ۱۹)

باادب بامُراد ـــــــ بے ادب بے مُراد

؎ خاصانِ خدا ، خُدا نہ باشند
لیکن ز خدا ، جُدا نہ باشند

نماز میں مُرشد کا تصوّر

حضرت قبلہ مُفتی احمد یار خان نعیمی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں "شیخ و مُرشد کا تصوّر نماز میں عمداً (قصداً) نہ لایئے کہ یہ خشوع کے خلاف ہے ۔ ہاں بلا ارادہ آ جانے پر پکڑ نہیں ۔ مگر تصوّر رسُول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نماز میں رکھنا بہت ضروری ہے کیونکہ نماز حضورِ نبی

Marfat.com

کریم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کی اداؤں کا نام ہے۔ جن اداؤں کی نقل کر رہا ہے۔ اُن کا خیال بھی ضرور رکھے۔ (اسرار الاحکام ص ۵۸)
ہاں مُرید یہ کر سکتا ہے کہ نماز کا سلام پھیرتے وقت سرکارِ مدینہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم اور فرشتوں، امام، مقتدیوں پر سلامتی کی نیّت کرے تو اپنے پیر و مُرشد پر بھی سلامتی کی نیّت کرے۔

کرامت نمبر ۱۲

مُرید ہو تو ایسا ہو

منقول ہے کہ ایک روز حضرت سلطان المشائخ ایک پالکی پر سوار ہو کر تشریف لے جا رہے تھے کہ کہار کو ٹھوکر لگی اور وہ پالکی اٹھانے کے قابل نہ رہا۔ ایک قلندر بھی وہاں موجود تھے۔ اُنہوں نے وہ پالکی اُٹھا کر اپنے کاندھے پر رکھ لی اور ایک ہی کاندھے پر آپ کو منزل مقصود پر پہنچا دیا۔
حضرت مخدوم نے دریافت فرمایا! کہ یہ کون شخص ہے؟ لوگوں نے عرض کیا، ایک قلندر ہے اور اس نے جو خدمت کی تھی وہ بھی بیان کر دی۔ حضرت مخدوم نے ان پر نظرِ عنایت فرمائی۔ حضرت مخدوم کی نظرِ پاک کی برکت سے اس کی باطنی کدورت کا زنگ دُور ہو گیا اور تمام علوم علوی اور سفلی اس پر منکشف ہو گئے۔ قلندر خوشی میں جھومنے لگا اور کہتا تھا کہ میرے پیر و مرشد کی عنایت نے مجھے نوازا۔

Marfat.com

لوگوں نے اس سے کہا کہ اے قلندر ہوش میں آؤ، یہ دولت اور نعمت جو تمہیں ملی ہے۔ حضرت مخدوم سلطان المشائخ رحمۃ اللہ علیہ کی نگاہِ کرم کی بدولت ہے۔ تمہارا پیر یہاں کہاں؟ انہوں نے جواب دیا۔

اے دوستو! اگر میرے پیرو مرشد نے مجھے قبول نہ فرمایا ہوتا تو حضرت مخدوم یہ عنایت بھی نہ فرماتے۔ لہٰذا جو فیض مجھے حضرت مخدوم نے بخشا ہے۔ وہ میرے پیرو مرشد کی قبولیت کے آثار سے ہے کہ پہلے انہوں نے مجھے قبول فرمالیا تھا۔ اس کے بعد حضرت مخدوم نے قبول فرمایا۔ حضرت مخدوم کو یہ بات بہت پسند آئی اور ارشاد فرمایا! کہ اے لوگو پیر کا ادب اس قلندر سے سیکھو۔

یہ واقعہ ہر مریدِ صادق اور طالبِ فیض کے لئے مشعلِ راہ ہے۔

کرامت نمبر ۱۳

مولانا بہاء الدّین زکریا ملتانی کا واقعہ

حضرت بابا فرید الدّین مسعود گنج شکر رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ جب ہمارے بھائی مولانا بہاؤ الدّین زکریا ملتانی علوم معرفت اور کارِ عشق و محبّت کی تکمیل فرما کر اپنے مخدوم شہاب الدّین سہروردی رحمۃ اللہ علیہ کی بارگاہ میں حاضر ہوئے۔ تین دن خدمت اقدس میں گزارے۔ چوتھے دن خرقہ، مصلّی، عصا، نعلین عطا فرمائیں اور حکم دیا کہ جاؤ ہم نے ملتانی کی ولایت تمہیں بخشی ہے۔

Marfat.com

حاضرین سب کے سب حیران ہوئے اور کہنے لگے کہ یہ ہندوستانی آیا ہے اور تین دن میں ولایت کے درجے پر فائز ہو گیا اور ہم اتنے برسوں سے شیخ کی خدمت میں ہیں اور ویسے کے ویسے ہی ہیں۔ جب یہ بات حضرت شہاب الدین سہروردی رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں پہنچی تو آپ نے فرمایا! اے درویشو! بہاء الدین اپنا کام کر کے آیا ہے۔ خشک لکڑی لایا ہے۔ تین روز ہی میں پھونک سے جل پڑی۔ تمہارا ایندھن گیلا ہے۔ عشق کی آگ لگانے میں وقت درکار ہو گا۔

(اسرار الاولیاء۔ ص۔ ۱۳۵)

کرامت نمبر ۱۴

مُرشد کی نگاہِ ناز کا کرم

ایک مرتبہ حضرت شیخ معین الدین سجزی رحمۃ اللہ علیہ اپنے ساتھیوں کے ساتھ بیٹھے ہوئے تھے۔ ایک شخص آپ کی خدمت میں آیا اور مُرید ہونے کی درخواست کی لیکن دراصل وہ شیخ کو قتل کرنے کے ارادے سے آیا تھا۔ جیسے ہی وہ شخص ادب سے وہاں آ کر بیٹھا ہی تھا حضرت صاحب نے اُس کی طرف دیکھ کر تبسم فرمایا۔ اے درویش! فُقراء کے پاس آدمی باطن کی صفائی کے لئے آتا ہے۔ یا ظلم و جفا کرنے کے لئے؟ پس جب تُم آئے ہو تو ایک نیّت اختیار کرو اور سب سے پہلے حسُنِ عقیدت کو اختیار کرو۔ جیسے ہی حضرت نے یہ ارشاد فرمایا تو

اُس نے کھڑے ہو کر اقرار کر لیا اور وہ چھری جو حضرت صاحب کو ہلاک کرنے کے لئے لایا تھا باہر پھینک دی اور صدقِ دل سے مُرید ہو گیا۔ اس کے بعد وہ ایسا پکا مُرید ہوا کہ جس کام میں بھی مُشکل آ پڑتی حضرت صاحب اس کو فرماتے۔ یہاں تک کہ کاملین میں سے ہو گیا اور سینتالیس ۴۷ حج اُس نے ادا کئے اور وہیں اُس کا انتقال ہُوا اور اس کا مزار خانہ کعبہ کے مجاوروں کے درمیان واقع ہے۔

(اسرار الاولیاء۔ ص۔ ۲۰۵)

کرامت نمبر ۱۵

حضرت بُو علی قلندرؒ اور مُفتی ضیاء الدّین

ایک مرتبہ حضرت بُو علی قلندرؒ مسجد قوّۃ الاسلام میں درس و تدریس میں مشغول تھے کہ کسی درویش نے آپ سے کہا "شرف الدّین! جس مقصد کے لئے تو پیدا کیا گیا تھا وہ تو تُو نے بھلا ہی دیا۔" درویش کے کہنے میں اتنی تاثیر تھی کہ آپ نے فوراً درس و تدریس چھوڑ چھاڑ کر جذب و مستی کی حالت طاری کر لی اور مسافرت اختیار کر لی اور ہند سے باہر چلے گئے۔ ان سفروں کے دوران ہی آپ کی ملاقات مولانا رومؒ اور حضرت شمس تبریز سے ہوئی جنہوں نے حضرت بُو علی قلندر کو جبّہ و دستار سے سرفراز فرمایا۔ اس کے بعد آپ نے قلندرانہ وضع قطع اختیار کر لی۔

عالمِ مستی میں آپ کی ریش مُبارک بہت بڑھ گئی۔ مُفتیان وقت نے

Marfat.com

حضرت بوعلی قلندرؒ کو کہا کہ وہ اپنی ریش مبارک کو شرعی حدود میں لائیں مگر آپ نے کوئی توجہ نہ دی۔ ایک دن مشہور مفتی ضیاء الدّین سنامی فجر کی نماز کے بعد حضرت بوعلی قلندر کی خدمت میں حاضر ہوئے اور اِدھر اُدھر کی باتوں کے بعد اپنا مطلب بیان کیا۔ آپ اس کی بات سن کر خاموش ہو گئے۔

مفتی ضیاء الدّین نے فوراً قینچی کی مدد سے آپ ریش تراش دی اور بوعلی قلندرؒ خاموشی سے بیٹھے رہے۔ جب مفتی صاحب چلے گئے تو بوعلی قلندرؒ نے اپنی ریش کو مٹھی میں لے کر وفورِ جذبات میں آ کر فرمایا! اے میری ریش! تو کتنی عظیم ہے، جو شرعی شکل میں آ گئی ہے۔

میاں محمّد بخش عارف کھڑی شریف نے کیا خوب فرمایا ہے ؎

گئی جوانی آیا بڑھاپا زور کیتا دردان پیڑاں
مُرشد باجھ محمّد بخشا کون مدد کرے دلگیراں

میں نیواں میرا مُرشد اُچا میں اُچیاں دے سنگ لائی
صدقے جاواں اِنہاں اُچیاں تھیں جنہاں نیویاں نال نبھائی

صحبت سنگت پیر میرے دی بہتر نفل نمازوں
اک اک سُخن شریف اِنہاں دا محرم کردا رازوں

اولیاء اللہ کا یہ مقام ہے کہ ان کی نظریں لوحِ محفوظ پر ہوتی ہیں اس لئے ماضی اور مستقبل ان کے لئے برابر ہیں۔ کنت بصرہ

Marfat.com

الذی یبصر کے مصداق نورِ خدا سے دیکھتے ہیں۔ لہٰذا کوئی چیز ان سے پوشیدہ نہیں ہوتی۔

لوحِ محفوظ است پیش اولیاء
از چہ محفوظ است محفوظ از خطا

بُو علی قلندرؒ کی تصانیف

اشعار اور کتُب

حضرت بُو علی قلندرؒ کی مشہور کتُب جن کے ذیل میں نام درج کرتا ہوں۔

۱۔ مکتوب بنام اختیار الدّین۔ ۲۔ حکم نامہ شرف الدّین۔
۳۔ مثنوی کنز الاسرار۔ ۴۔ رسالہ عشقیہ کہا جاتا ہے۔

سُلطان شمس الدّین التمش کے صاحب کا نام اختیار الدین تھا پھر خلجی بادشاہوں کے زمانہ میں بھی ایک صاحب اختیار الدّین کے نام سے ہوئے تھے۔ یہ تمام شاہانِ خلجی کے صاحب اختیار الدّین کے نام لکھے گئے تھے۔ اب آپ کی کوئی کتاب نہیں ملتی۔

البتہ ایک مثنوی بُو علی قلندر کے نام سے مشہور ہے اس کو ۱۳۰۹ھ میں مطبع نامی لکھنؤ نے شائع کیا تھا۔ اس کے بعد یہ مثنوی کو دیکھنے سے اندازہ ہوتا ہے کہ یہ رسالہ عشقیہ ہے جسے مثنوی بُو علی

Marfat.com

قلندرؒ کے نام سے شائع کیا گیا ہے اور جس میں صد ہا شعر عشق پر لکھے گئے ہیں۔ کل تعداد اشعار تین سو باسٹھ ہے۔ اس کی ابتداء ان اشعار سے ہوتی ہے۔

مرحبا اے بلبلِ باغ کہن
از گل رعنا بگو با ما سخن

مرحبا اے قاصدِ طیّار ما
می دہد ہر دم خبر از یار ما

مرحبا اے ہدہد فرخندہ فال
مرحبا اے طوطی شکر مقال

در زبانِ صفت آسماں راطے کنی
مرکب حرص و ہوا را پے کنی

دمبدم روشن کنی در دلِ چراغ
ہر نفس از عشق سازی سینہ داغ

از تو روشن گشت فانوس صنم
از تو حاصل شد مراد وصل صنم

مرحبا اے رہنمائے راہ و دین
از تو روشن شد مرا چشم یقین

یافت قالب طینت پاکی ز تو
شد پریشان آدم خاکی ز تو

مرحبا اے فیض بخش کائنات
یافت ترکیب از وجود تو حیات

دنیا میں اڑھائی قلندر ہوئے ہیں

۱۔ دنیا میں اڑھائی قلندر ہوئے ہیں۔ جن میں جھولے لعل حضرت سخی لعل شہباز قلندرؒ سیہون شریف سندھ۔

۲۔ اور حضرت بوعلی قلندرؒ پانی پت کرنال انڈیا اور حضرت رابعہ بصری رحمۃ اللہ علیہ قلندر ہوئے ہیں۔

حضرت بوعلی قلندرؒ جو مادر زاد ولی تھے۔ ان کو جو مرتبہ

Marfat.com

نصیب ہو وہ قابلِ رشک بھی ہے اور قابلِ تقلید بھی اور اس میں خدا کی عنایت و نوازش کے سامان بھی نظر آتے ہیں۔

پانی پت کا مقام

پانی پت کا مقام ضلع کرنال میں تاریخی شہر انبالہ اور دہلی کے درمیان بھارت میں واقع ہے اور مین لائن پر بہت مشہور ریلوے اسٹیشن ہے پھر پانی پت کی شہرت و مقبولیت کی دوسری بڑی وجہ یہ بھی ہے کہ اس مقام پر مسلمان بادشاہوں اور مرہٹوں سے بڑی بڑی لڑائیاں ہوئیں جو پانی پت کے میدان میں لڑی گئیں تھیں۔ ابدالی اور نادر شاہ سب نے اس میدان پانی پت کے مقام پر ہی جنگ آزمایاں کی تھیں۔ مگر اب شہر کی شہرت کی سب سے بڑی وجہ بوعلی قلندرؒ کی ذات ہے۔ کہا جاتا ہے کہ جس زمانہ میں حضرت بوعلی قلندر رحمۃ اللہ علیہ کتابوں کو خیرباد کہہ کر جنگلوں اور ویرانوں میں گھوم رہے تھے۔ وہ زمانہ آپؒ کی انتہائی مدہوشی کا زمانہ تھا مگر اتنے گہرے جذب اور اتنے عظیم سکر کے باوجود اللہ تعالیٰ کا نام سن کر کانپ جاتے تھے اور جب نماز کا وقت آتا تھا تو اس طرح ہوش میں آجاتے جس کی مثال قلم کے ذکر سے باہر ہے۔ نماز باقاعدگی سے پڑھتے اور دوسروں کو بھی پابند فرماتے۔ دیکھنے والوں کو مشغولِ عبادت و ریاضت میں ہی نظر آتے۔

ہر کہ خواہد ہم نشینی با خدا　　او نشیند در حضورِ اولیاء

یہی وجہ ہے کہ ایک حدیث قدسی میں اللہ نے فرمایا! کہ زمین و آسمان میں نہیں سما سکتا۔ صرف اور صرف مومن بندہ کے دل میں سماتا ہوں۔

حالتِ کشفی

عُمر کے آخری برسوں میں حضرت بُوعلی قلندرؒ پانی پت سے ہجرت کر کے بوڑھ کھیڑہ کے جنگل میں جو کہ کرنال شہر کے قریب واقع ہے۔ مُنتقل ہو گئے تھے۔ یہاں وہ قاضیوں اور مُفتیوں اور علماء کی تکالیف سے دُور ہو گئے اور ایک مُدّت تک یہیں قیام کیا۔ ایک روز پانی پت کے ایک عالم مولانا سراج الدّین مکّی نے حالتِ کشفی میں دیکھا کہ حضرت بُوعلی قلندرؒ دارِ فانی سے رخصت ہو رہے ہیں اور انہوں نے وصیّت کی ہے کہ مجھے پانی پت میں دفن کیا جائے۔

مولانا بیدار ہونے کے بعد اپنے عزیزوں کو لے کر کرنال پہنچے۔ آپ لوگوں کے پہنچنے سے پہلے ہی حضرت بُوعلی قلندرؒ اپنے مالکِ حقیقی کو پیارے ہو گئے۔ اب اہلِ کرنال آپ کا جسدِ خاکی پانی پت بھیجنے کے لئے تیار نہ تھے۔ انہوں نے حضرت کی نعش مُبارک کو غُسل دے کر کفن سے آراستہ کر دیا تھا۔ مگر پانی پت والوں کا اصرار تھا کہ میّت کو پانی پت لے جانا نہایت ضروری ہے۔ کافی بحث مباحثہ کے بعد کرنال والے لوگ اس بات پر رضامند ہو گئے کہ حضرت بُوعلی قلندرؒ کیونکہ پانی پت کے باسی۔ لہٰذا ان کو وہاں ہی دفن کر دینا ضروری ہے۔

Marfat.com

یوں آپ کو پانی پت میں دفن کیا گیا۔

وصال مبارک

حضرت بو علی قلندرؒ نے بڑی طویل عمر پائی اور ۱۲۲ سال کی عمر میں کرنال میں وصال فرمایا۔ تاریخ وصال مورخین نے ۹ رمضان المبارک ۷۲۴ھ بیان کی ہے۔

یاد رہے:۔ کہ بعض مورخین نے آپ کی عمر مبارک ۱۶۶ سال میں وصال فرمایا۔ تحریر کیا ہے ؎

نہ علم و فضل میں نہ جبّہ و کلاہ میں ہے
جو بات اہلِ محبّت کی اک نگاہ میں ہے

میاں محمدّ بخش عارفِ کھڑی شریف نے خوب فرمایا ہے ؎

توں بیلی سَیں سب جگ بیلی اَن بیلی بھی بیلی
ٹُر گئے سجّن محمدّ بخشا سُنجی پئی اے حویلی

مطلب یہ ہے کہ سب رونقیں، پھل پھل تساڈے دم نال سی۔

تسیں اس دنیا تو چلے گئے او، پردہ پوش ہو گئے ہو، تے اوہ رونق نہیں رہی۔ حویلی (گھر) سُنگا (ویران) پیا اے۔

(ملک محمدّ اشرف نقشبندی)

Marfat.com

مزار مُبارک

حضرت بُو علی قلندرؒ کا مزار مُبارک علاؤ الدّین خلجی کے بیٹوں شادی خاں اور خضر خاں نے تعمیر کروایا۔ جس کی توسیع بعد میں شہنشاہ جہانگیر کے عہد میں ۱۶۶۱ ءسنہ میں رزق اللّٰہ خان نے کروائی۔

مزار کی شان و شوکت کا عالم یہ ہے۔ چہار سُو سنگِ مرمر اور قیمتی پتھّر نصب ہیں۔

حضرت بُو علی قلندرؒ پیدائشی ولی تھے۔ ان کو جو مرتبہ نصیب ہُوا ہے وہ قابلِ رشک بھی ہے اور قابلِ تقلید بھی اور اس میں خُدا کی عنایت و نوازش کے سامان بھی نظر آتے ہیں جو قابلِ دید بھی ہیں۔

سُلطان العارفین سخی سُلطان باہُوؒ فرماتے ہیں

لکھ ہزار کتابان پڑھ کے دانشمند سدیوے ہُو
نام فقیر تنہاں دا باہُو قبر جنہاں دی جیوّے ہُو

آپؒ کا روضہ مُبارک

حضرت بُو علی قلندرؒ کا روضہ مُبارک پانی پت کے مقام پر واقع ہے۔ اُس وقت سے آج تک حضرت بُو علی قلندرؒ کا فیض جاری

Marfat.com

ہے۔ جو شخص اُمید لے کر آپ کے مزار مُبارک پر حاضری دیتا ہے وہ کبھی مایوس واپس نہیں لوٹتا۔ شہر پانی پت کو آپؒ کی وجہ سے شہرت حاصل ہوئی ہے۔ آپؒ کا عالی شان روضہ مبارک لوگوں کے لئے مرجع خلائق بنا ہُوا ہے۔ عقیدت مند اور مُرید آکر حاضری دیتے ہیں اور مُرادوں سے نوازے جاتے ہیں اور خوشی گھروں کو واپس لوٹتے ہیں۔

پانی پت کی سرزمین سر فخر سے اُونچا رکھ
کیونکہ تجھ پہ روضہ حضرت بُو علی قلندرؒ کا ہے

آپؒ کا عُرس مُبارک

حضرت بُو علی قلندرؒ کے سب سے بڑے عُرس مُبارک کا اجتماع ہر سال پانی پت میں بڑی شان و شوکت سے ہوتا ہے۔ لوگ دُور دراز سے آکر شمولیت کرتے ہیں اور نہایت عقیدت و احترام سے عُرس مبارک کی رونق کو دوبالا کرتے ہیں۔

میاں محمدؐ بخش عارف کھڑی شریف نے کیا خوب فرمایا ہے

نت نت ہتھ لگدا ناہیں ایہہ کرماں دا ویلہ
اللہ جانے نال سجن دے پھیر کدوں لگے گا ایہہ میلہ

دربارِ مُرشدی میں فیضان مُصطفےٰ
خیرات بٹ رہی ہے محمدؐ کے نام کی

آپ لوگ بھی اولیاء کرام کے عُرس مُبارک میں شامل ہو کر ثواب دارین حاصل کریں۔ (ملک محمدؐ اشرف نقشبندی قادری الچشتی)

Marfat.com

حضرت بو علی قلندرؒ کے

اقوال و ارشاد

اللہ تعالیٰ نے مال اور اولاد کو فتنہ کہا ہے۔

اللہ تعالیٰ کو اہل محبت پسند ہیں وہ انہیں دوست رکھتا ہے۔

خرقہ پہن لینا آسان ہے مگر اس کا حق ادا کرنا مشکل ہے۔

ایمان خدا کی محبت کا نام ہے۔

اپنی ہستی کو مٹانا عین فقیری ہے۔

دُعا

شاہا زکرم بر من درویش نگر
بر حالِ من خستہ دِل ریش نگر
ہر چند نیم لائق بخشائش نگر
بر من منگر بر کرم خویش نگر

Marfat.com

وظائف بو علی قلندرؒ

دربار پانی پت کرنال (بھارت)

منزل

وظائف بعد نمازِ فجر

نماز کے بعد ۳۳ مرتبہ سُبْحَانَ اللّٰہِ ۳۳ مرتبہ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ ۳۴ مرتبہ اَللّٰہُ اَکْبَرُ ط ۱ مرتبہ چہارم کلمہ توحید۔
لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَاشَرِیْکَ لَہٗ لَہُ الْمُلْکُ وَلَہُ الْحَمْدُ یُحْیِیْ وَیُمِیْتُ وَھُوَ حَیٌّ لَّایَمُوْتُ اَبَدًا اَبَدًا ط ذُوالْجَلَالِ وَالْاِکْرَامِ ط بِیَدِہِ الْخَیْرُ ط وَھُوَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ ط

۲ مرتبہ درود شریف

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدِنِ النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَسَلِّمْ۔ تین مرتبہ یَا حَیُّ

Marfat.com

یَا قَیُّوْمُ یَا ذَا الْجَلَالِ وَ الْاِکْرَامِ ط بِحَقِّ لَآ اِلٰہَ اِلَّآ اَنْتَ سُبْحَانَکَ اِنِّیْ کُنْتُ مِنَ الظَّالِمِیْنَ ط۔

دو مرتبہ درود شریف مذکورہ بَعْدَہٗ سورج طلوع ہونے تک تلاوتِ قرآن مجید میں مشغول ہووے۔ بَعْدَہٗ چار رکعت نفل اشراق ادا کرے۔ ہر رکعت میں اَلْحَمْدُ شریف کے بعد قُلْ ھُوَ اللّٰہُ اَحَدٌ ۶ شریف ۳ مرتبہ پڑھے۔ جب سورج کافی بلند ہو ۸ رکعت نمازِ ضحی کی ادائیگی کریں۔ ہر رکعت میں اَلْحَمْدُ شریف کے بعد سورۃ اخلاص ۳ مرتبہ پڑھیں۔

وظائف بعد نمازِ ظہر

نمازِ ظہر یعنی پیشی کی نماز فرض و سُنّت سے فارغ ہو کر گیارہ مرتبہ درود شریف ۱۴ مرتبہ سورۃ الم نشرح ۱۲۹ مرتبہ یَا لَطِیْفُ ۱۶۵ مرتبہ کلمہ طیبہ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ ط ۱۸۹ مرتبہ یَا حَیُّ یَا قَیُّوْمُ۔

نمازِ عصر یعنی ڈیگر کی نماز

دو مرتبہ درود شریف اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّ بَارِکْ وَسَلِّمْ۔ ایک ہزار (۱۰۰۰) مرتبہ لَآ اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ۔

Marfat.com

وظائف بعد نمازِ مغرب

شام کی فرض نماز کے بعد دو مرتبہ لَآ اِلٰـهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَاشَرِیْكَ لَـهٗ لَـهُ الْمُلْكُ وَلَـهُ الْحَمْدُ یُحْیِیْ وَ یُمِیْتُ ذُو الْجَلَالِ وَالْاِکْرَامِ ط جہر متوسط آواز سے پڑھے۔ بَعْدَهٗ دو رکعت سُنّت ادا کر کے چھ رکعت نفل اوابین پڑھیں۔ ہر رکعت میں سُورۃ فاتحہ ۳ مرتبہ قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ ۵ شریف پڑھے۔ سات مرتبہ سُورۃ توبہ کی آخری آیت مُبارکہ لَقَدْ جَآءَ کُمْ رَسُوْلٌ مِّنْ اَنْفُسِکُمْ عَزِیْزٌ عَلَیْهِ مَا عَنِتُّمْ حَرِیْصٌ عَلَیْکُمْ بِالْمُؤْمِنِیْنَ رَءُوْفٌ رَّحِیْمٌ ۵ تین مرتبہ درُود شریف پانچ مرتبہ اَللّٰهُ الصَّمَدُ اور ایک مرتبہ سُورۃ واقعہ پڑھ لیں۔

وظائف بعد نمازِ عشاء

نماز خفتاں سے فارغ ہو کر ایک مرتبہ آیۃ الکرسی شریف اَللّٰهُ لَآ اِلٰـهَ اِلَّا هُوَ ج اَلْحَیُّ الْقَیُّوْمُ ۵ لَا تَاْخُذُهٗ سِنَةٌ وَّلَا نَوْمٌ ط لَـهٗ مَا فِی السَّمٰوٰتِ وَمَا فِی الْاَرْضِ ط مَنْ ذَا الَّذِیْ یَشْفَعُ عِنْدَهٗٓ اِلَّا بِاِذْنِهٖ ط یَعْلَمُ مَا بَیْنَ اَیْدِیْهِمْ وَمَا خَلْفَهُمْ ج وَلَا یُحِیْطُوْنَ بِشَیْءٍ

Marfat.com

مِّنْ عِلْمِهٖٓ اِلَّا بِمَا شَآءَ ج وَسِعَ كُرْسِيُّهُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ ج وَلَا يَئُوْدُهٗ حِفْظُهُمَا ج وَهُوَ الْعَلِيُّ الْعَظِيْمُ ہ

تین مرتبہ سورۃ اخلاص

قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ ہ ج اَللّٰهُ الصَّمَدُ ہ ج لَمْ يَلِدْ لا ہ وَلَمْ يُوْلَدْ ہ لا وَلَمْ يَكُنْ لَّهٗ كُفُوًا اَحَدٌ ہ ط

ایک مرتبہ سورۃ فلق

قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ ﴿۱﴾ لا مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ ﴿۲﴾ لا وَمِنْ شَرِّ غَاسِقٍ اِذَا وَقَبَ ﴿۳﴾ لا وَمِنْ شَرِّ النَّفّٰثٰتِ فِي الْعُقَدِ ﴿۴﴾ لا وَمِنْ شَرِّ حَاسِدٍ اِذَا حَسَدَ ﴿۵﴾ ع

ایک مرتبہ سورۃ والناس

قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ ﴿۱﴾ لا مَلِكِ النَّاسِ ﴿۲﴾ لا اِلٰهِ النَّاسِ ﴿۳﴾ لا مِنْ شَرِّ الْوَسْوَاسِ ہ لا الْخَنَّاسِ ﴿۴﴾ لا الَّذِيْ يُوَسْوِسُ فِيْ صُدُوْرِ النَّاسِ ﴿۵﴾ لا مِنَ الْجِنَّةِ وَالنَّاسِ ﴿۶﴾ ع

دس مرتبہ کلمہ تمجید

سُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ ط وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيْمِ ہ

Marfat.com

ایک مرتبہ سُورۃ تبارک الذی بیدہٖ الملک۔

ایک ہزار مرتبہ درُود شریف۔

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ فِیْ کُلِّ لِمَعَۃٍ وَّ نَفْسٍ بِعَدَدِ کُنْ مَعْنُومٍ لَّکَ یَارَبَّ الْعَالَمِیْنَ ط

اگر زیادہ فرصت نہ ہو تو صرف ۹۹ مرتبہ درُود شریف پڑھیں۔

وظائفِ سحری

۱۲ رکعات نماز تہجّد کی نیّت سے نصفِ شب کے بعد طلُوعِ صبُح تک جب چاہے ادا کرے۔ ہر رکعت میں سُورۃ فاتحہ اَلحَمدُ شریف کے بعد ۳ مرتبہ سُورۃ اخلاص قُل ھُوَ اللّٰہُ اَحَدٌ پڑھے۔ نماز سے فارغ ہو کر ستّر (۷۰) مرتبہ الھم اغفر لی وارحمنی وتب علی انک انت التواب الرّحیم ایک سَو مرتبہ سُبْحَانَ اللّٰہِ وَبِحَمْدِہٖ سُبْحَانَ اللّٰہِ العلی العظیم ۱۹۲ مرتبہ یا کبیر المتعال ۳ بار درُود شریف اوّل و آخر ۳ مرتبہ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ ایک مرتبہ سُورۃ مُزمّل شریف پڑھیں۔

Marfat.com

ختم شریف قلندریہ

سُبْحَانَ اللّٰہِ ... ۳۳۰ مرتبہ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ ...۳۳۰ مرتبہ
اَللّٰہُ اَکْبَرُ ...۳۴۰ مرتبہ
درود شریف :- اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰی آلِ مُحَمَّدٍ وَّ بَارِکْ وَ سَلِّمْ ○
۳۶۰۰ مرتبہ۔

ہر فرض نماز کے بعد وظائف

"ہفت روزہ"

سُلطان العارفین، بُرہان الواصلین، قوّۃ السالکین حضرت خواجہ مولانا محمدؐ اکبر عزیب نواز قادری، چشتی، طوری بصیرپوری قدس سرہٗ العزیز۔

بروز اتوار - بعد نماز فجر

یَا حَیُّ یَا قَیُّوْمُ - ایک ہزار مرتبہ۔

بعد نماز ظہر

یَا حَیُّ یَا قَیُّوْمُ بِرَحْمَتِکَ اَسْتَغِیْثُ - ایک ہزار مرتبہ۔

Marfat.com

بعد نمازِ عصر

لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ الْعَزِیْزُ الْجَلِیْلُ یَا عَزِیْزُ یَا جَلِیْلُ

ایک ہزار مرتبہ۔

بعد نمازِ مغرب

لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ اَلْمَلِکُ الْحَکِیْمُ الْعَدْلُ ۔ایک ہزار مرتبہ۔

بعد نمازِ عشاء

لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ نَصِیْرُ الْاُمُوْرِ ۔ ایک ہزار مرتبہ۔

وظیفہ

حَسْبِی رَبِّی جَلَّ اللّٰہ   مُعَافِی قَلْبِی غَیْرِ اللّٰہ
حَق اللّٰہ موجود اللّٰہ   نُورِ مُحَمَّدْ صلی اللّٰہ
لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہ

بروز پیر۔ بعد نماز فجر

یَا رَحْمٰنُ یَا رَحِیْمُ ۔ ایک ہزار مرتبہ۔

بعد نماز ظہر

درود شریف ۔ ایک ہزار مرتبہ۔

Marfat.com

بعد نمازِ عصر

درود شریف۔ ایک سو مرتبہ۔

بعد نمازِ مغرب

لَآ اِلٰـہَ اِلَّا اللّٰہُ الْوَاسِعُ الْوَدُوْدُ۔ ۱۲۰ مرتبہ۔

بعد نمازِ عشاء

وَاللّٰہُ غَالِبٌ عَلٰی اَمْرِہٖ۔ ایک ہزار مرتبہ۔

بروز منگل۔ بعد نمازِ فجر

یَا مَالِکِ یَوْمِ الدِّیْنِ۔ ایک ہزار مرتبہ۔

بعد نمازِ ظُہر

لَاحَوْلَ وَلَاقُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْمِ ؕ ایک ہزار مرتبہ۔

بعد نمازِ عصر

لَآ اِلٰـہَ اِلَّا اللّٰہُ مُخْلِصًا۔ ایک سو مرتبہ

بعد نمازِ مغرب

لَآ اِلٰـہَ اِلَّا اللّٰہُ الْوَاحِدُ الْاَحَدُ۔ ۱۲۰ مرتبہ۔

بعد نمازِ عشاء وَاللّٰہُ الْمُسْتَعَانُ عَلَی الْعَظِیْمِ۔ ایک ہزار مرتبہ

Marfat.com

بروز بدھ۔ بعد نمازِ فجر

یَا عَلِیُّ یَا عَظِیۡمُ۔ ایک ہزار مرتبہ

بعد نمازِ ظہر

اَسۡتَغۡفَار ۔ ایک ہزار مرتبہ۔

بعد نمازِ عصر

لَا اِلٰہَ اَنۡتَ خَالِقُ کُلِّ شَیۡءٍ وَّعَلٰی کُلِّ شَیۡءٍ وَّکِیۡل۔
ایک سو مرتبہ۔

بعد نمازِ مغرب

لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ اَلۡمَلِکُ الصَّمَدَ الۡاَوَّلُ۔ ۱۴۰ مرتبہ۔

بعد نمازِ عشاء

لَا یُجَلِّیۡھَا لِوَقۡتِھَا اِلَّا ھُوَ۔ ایک ہزار مرتبہ۔

بروز جمعرات بعد نمازِ فجر

یَا کَبِیۡرُ یَا مُتَعَالُ۔ ایک ہزار مرتبہ۔

بعد نمازِ ظہر

کلمہ توحید ۔ ایک ہزار مرتبہ۔

Marfat.com

بعد نمازِ عصر

کلمہ تمجید۔ سُبۡحَانَ اللّٰہِ وَالۡحَمۡدُ لِلّٰہِ وَلَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَ اللّٰہُ اَکۡبَرُ وَ لَاحَوۡلَ وَ لَاقُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ الۡعَلِیِّ الۡعَظِیۡمِ ط

ایک سو مرتبہ۔

بعد نمازِ مغرب

لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ الۡمَلِکُ الۡمُلۡکِ۔ ۱۵۰ مرتبہ

بعد نماز عشاء

اِنَّمَا اَشۡکُوۡا بَثِّیۡ وَ حُزۡنِیۡۤ اِلَی اللّٰہِ۔ ایک ہزار مرتبہ۔

بروز جمعہ۔ بعد نماز فجر

یَا کَافِیۡ یَا غَنِیُّ۔ ایک ہزار مرتبہ۔

بعد نمازِ ظہر

کلمہ تمجید۔ ایک ہزار مرتبہ۔

بعد نمازِ عصر

لَآ اِلٰہَ اِلَّآ اَنۡتَ سُبۡحَانَکَ اِنِّیۡ کُنۡتُ مِنَ الظّٰلِمِیۡنَ۔ ایک سو مرتبہ۔

بعد نمازِ مغرب

کلمہ طیبہ۔ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوۡلُ اللّٰہِ۔ ایک سو مرتبہ

Marfat.com

بعد نمازِ عشاء

اُفَوِّضُ اَمْرِیْ اِلَی اللّٰہِ اِنَّ اللّٰہَ بَصِیْرٌ بِالْعِبَادِ۔

ایک ہزار مرتبہ۔

بروز ہفتہ نماز فجر

یَا فَتَّاحُ یَا رَزَّاقُ - ایک ہزار مرتبہ۔

بعد نمازِ ظہر

کلمہ طیبّہ۔ ایک ہزار مرتبہ۔

بعد نمازِ عصر

لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ الْمَلِکُ الْحَقُّ الْمُبِیْنُ - ایک سو مرتبہ۔

بعد نمازِ مغرب

لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ الْمَلِکُ السَّلَامُ الْمُصَوِّرُ - ایک سو مرتبہ۔

بعد نماز عشاء

لَا اِلٰہَ اِلَّا اَنْتَ سُبْحَانَکَ اِنِّیْ کُنْتُ مِنَ الظّٰلِمِیْنَ ط ایک ہزار مرتبہ۔

Marfat.com

یَا اللّٰہُ	یَا اللّٰہُ	یَا اللّٰہُ	یَا اللّٰہُ	یَا اللّٰہُ	یَا اللّٰہُ	یَا اللّٰہُ
یَا غَفُوْرُ	یَا غَفُوْرُ	یَا غَفُوْرُ	یَا غَفُوْرُ	یَا غَفُوْرُ	یَا غَفُوْرُ	یَا غَفُوْرُ

لَآ اِلٰـہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ ط

حضورُ نبی کریم صلی اللہ علیہ و آلہٖ وسلّم نے فرمایا ! جو شخص اس نقش کو صُبح کی نماز کے بعد دیکھے اسے برابر مہتر ابراہیمؑ پچاس حج کا ثواب ملے گا اور اگر نماز ظہر کے بعد دیکھے تو برابر مہتر موسیٰؑ ایک صد حج کا ثواب ملے گا اور اگر بعد نماز عصر دیکھے تو برابر مہتر یُونسؑ ستّر ہزار حج کا ثواب ملے اور اگر بعد نماز مغرب دیکھے تو مہتر عیسیٰؑ تین ہزار حج کا ثواب ملے اور اگر بعد نماز عشاء دیکھے تو برابر مہتر عالم حضرت محمّد مُصطفےٰ صلی اللہ علیہ و آلہٖ وسلم ایک لاکھ حج کا ثواب ملے نیز ایک لاکھ ختم قرآن مجید دس ہزار غلام آزاد کرنے کا ثواب بھی ملے۔ حسابِ قبر اور سوال مُنکر نکیر آسان ہوں اور امن میں رہے اور اگر چاند میں دیکھے تو تمام ماہ خوشی و خوری سے گزرے اور جس جگہ جائے فتح و نُصرت حاصل ہو۔ ہر کہ شک آرد کافر گردد۔ نعوذ باللہ منہا۔

○

ایمان کی حفاظت کے لئے چند وظائف

حدیث پاک کا مفہوم ہے کہ اعمال کا دارومدار خاتمہ ایمان پر ہے یعنی جس کا خاتمہ ایمان پر ہو تو اُس کے اعمال ہی کام آئیں گے۔ اگر معاذ اللہ ایمان پر نہ ہُوا تو اعمال سب اکارت جائیں گے۔ لہٰذا ہر مُسلمان کو اپنے ایمان کی حفاظت کی فکر کرنی چاہیئے۔ ذیل میں ایمان کی حفاظت کے لئے چند وظائف تحریر کیئے جاتے ہیں تاکہ ان پر عمل پیرا ہو کر اپنے ایمان کی حفاظت کا سامان کریں۔

نمبر ۱۔ سرکارِ مدینہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جو شخص باوضو لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پڑھے گا اللہ عزّوجل اُسے بارہ کرامتیں عطا فرمائے گا۔ جس میں سے پہلی کرامت یہ ہے کہ اسلام کی حالت میں دُنیا سے جائے گا۔

نمبر ۲۔ مشائخ کرام فرماتے ہیں جو مسواک کرنے کا عادی ہو گا۔ مرتے وقت کلمہ طیبّہ پڑھنا نصیب ہو گا (یعنی ایمان پر خاتمہ ہو گا) انشاء اللہ عزّوجل خاتمہ ایمان پر ہو گا۔ (بہار شریعت)

نمبر ۳۔ صُبح و شام تین تین بار یہ وظیفہ روزانہ پڑھیں انشاء اللہ عزّوجل خاتمہ ایمان پر ہو گا۔

اَللّٰھُمَّ اِنَّا نَعُوْذُبِکَ مِنْ اَنْ نُّشْرِكَ بِكَ شَیْئًا نَّعْلَمُہٗ

Marfat.com

وَنَسْتَغْفِرُكَ لِمَا لَا نَعْلَمُهٗ ٥

نمبر۴ - روزانہ صبح کے وقت اکتالیس۴۱ مرتبہ مندرجہ ذیل پڑھیں۔ انشاء اللہ عزّوجل اُس کا دل زندہ اور ایمان پر خاتمہ ہوگا۔ (الملفوظ حصّہ ۲)

یَا حَیُّ یَا قَیُّوْمُ لَآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنْتَ۔

نمبر۵ - حضور نبی کریم نورِ مجسّم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر کثرت سے درود و سلام پڑھنے والے کا خاتمہ بھی ایمان پر ہوگا۔ انشاء اللہ عزّوجل۔

نمبر۶ - حضورِ اکرم نورِ مجسّم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بارگاہِ بے کس پناہ میں اپنا ایمان امانت پر رکھ دیں تو ایمان کی حفاظت ہوگی اور خاتمہ ایمان پر ہوگا۔ انشاء اللہ عزّوجل۔

شہا! وقتِ آخر ہو مجھ پہ عنایت ؎
میرا دین و ایمان رکھنا سلامت
ہیں تیرے حوالے یہ میری امانت
امیں اور صادق لقب ہے تمہارا

یَا اَرْحَمَ الرّٰحِمِیْنَ! اپنے پیارے حبیب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے صدقے میرا اور ہر مسلمان کا ایمان سلامت رکھے اور خاتمہ بالخیر ایمان و عافیت پر فرما۔ آمین۔
بجاہِ طٰہٰ ویٰسٓ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم)۔

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

اَللّٰہُ نُوۡرُ السَّمٰوٰتِ وَالۡاَرۡضِ

اللہ تمام کائنات کی رونق ہے

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

رَبَّنَآ اٰتِنَا فِی الدُّنۡیَا حَسَنَۃً وَّفِی الۡاٰخِرَۃِ حَسَنَۃً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ

اے ہمارے ربّ ہمیں دُنیا میں بھی اچھائی اور آخرت میں بھی کامیابی عطا فرما اور ہمیں آگ کے عذاب سے بچا۔

Marfat.com

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

لیلۃ القدر کی دُعا

اَللّٰھُمَّ اِنَّکَ عَفُوٌّ تُحِبُّ
الْعَفْوَ فَاعْفُ عَنِّیْ (ترمذی)

اے اللہ بے شک تُو مُعاف کرنے والا ہے
معاف کرنے کو پسند کرتا ہے، مجھے معاف فرما۔

بے شک اللہ تعالیٰ کے ذکر میں دلوں کو سکون ملتا ہے۔
مُشکل جو سر پر آپڑی تیرے ہی نام سے ٹلی۔
صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْکَ یَا مُحَمَّدُ نُوْرٌ مِّنْ نُوْرِ اللّٰہِ۔
ہر مُشکل سے نجات کے لئے اس درود پاک کو صدق دل سے پڑھیں۔
بیس سیکنڈ میں بیس ہزار نیکیاں۔
لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ۔
ہر نماز کے بعد دس مرتبہ پڑھیں۔

Marfat.com

دین و دنیا میں سو فیصد کامیابی کا

— انمول تحفہ —

درودِ خضری

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی حَبِیْبِہٖ مُحَمَّدٍ وَّ

اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمْ ○

آفات کے پھندوں سے نکل جاتا ہے
بکھرا ہُوا انسان سنبھل جاتا ہے
آجائے اگر نام محمد ﷺ لب پر
طوفانِ بلا کا رُخ بدل جاتا ہے

ذکرِ حبیب صلی اللہ علیہ وسلم اور حبیبِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت

- ہر پریشانی کا علاج
- ہر درد کی دوا
- ہر لڑائی کا ہتھیار

Marfat.com

○ ہر کمی کی تکمیل
○ ہر غم کا چارہ
○ ہر قلب کے سکون کا بہترین ذریعہ

اس درود پاک کو کثرت سے پڑھنے والا شخص سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا محبوب غلام بن جاتا ہے اور دین و دنیا میں اُسے کسی چیز کی کمی نہیں رہتی۔

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہ

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا حَبِیْبَ اللّٰہ

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا نَبِیَّ اللّٰہ

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا رَؤُوْفُ الرَّحِیْم

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا رَحْمَۃً لِّلْعٰلَمِیْن

— خادمِ ملّت —

طالبِ دُعا و نگاہ احقر الحقیر ملک محمد اشرف نقشبندی الچشتی غفرلہٗ - کلریالہ گجراں

Marfat.com

قُرآنِ کریم

اے ایمان والو! تم اللہ کا کہا مانو، رسُول (صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم) کا کہا مانو اور تم میں جو حاکم ہوں اُن کا کہا مانو، پھر اگر تمہارے درمیان کسی معاملے میں اختلاف ہوجائے تو اُسے اللہ اور رسُول (صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم) کے حوالے کردو اگر واقعی تم اللہ اور روزِ آخرت پر ایمان رکھتے ہو۔ یہی ایک صحیح طریق کار ہے اور انجام کے اعتبار سے بہتر بھی ہے۔ (سورۃ النساء آیت ۔ ۵۹)

حدیثِ نبوی صلی اللہ علیہ وسلّم

جس نے کسی غریب و تنگ دست کو مہلت دی یا معاف کردیا تو اللہ تعالیٰ قیامت کے دن کی تکلیفوں اور پریشانیوں سے نجات عطا فرمائے گا۔
(مُسلم شریف)

ایک بزرگ کا فرمان

جو کوئی شخص واجب الاحترام شخصیّت کا احترام بجا نہیں لاتا تو وہ برکاتِ آداب سے محرُوم رہتا ہے اور یہ حقیقت ہے کہ جب کوئی اپنے اُستاد (پیرومُرشد) سے کہتا ہے "نہیں"، تو وہ کبھی فلاح نہیں پا سکتا۔

(فوائد الفواد۔ ص۔ ۳۸۱)

Marfat.com

حصّہ دوم

سیرت

حضرت امام ابوحنیفہؒ

نتیجۂ فکر

از قلم ادیبِ سخن رئیس القلم ممتاز الشعراء ملک محمد اشرف نقشبندی

ساکن کلر یالہ گجراں ۔ ڈاکخانہ بیّد۔ تحصیل گوجرخان راولپنڈی

ملنے کا پتہ

شمع بُک ایجنسی ۸ ۔ یوسف مارکیٹ غزنی سٹریٹ اردو بازار ۔ لاہور

Marfat.com

سیرت

حضرت امام ابو حنیفہؒ

نام نامی و اسم گرامی

امام الائمہ، سراج الامۃ، حافظ الحدیث، الحجۃ الثبت، سید الفقہاء، فخر المجتہدین، شیخ المحدثین، فقیہ الملت حضرت امام اعظم ابو حنیفہ نعمان بن ثابت کوفی رحمۃ اللہ علیہ۔

ولادت باسعادت

حضرت امام ابو حنیفہ ۷۰ھ میں پیدا ہوئے۔ بعض مورخین نے آپ کی ولادت ۸۰ھ بتائی ہے لیکن اس صدی کے مشہور محقق، مدقق، محدث علامہ زاہد بن الحسن کوثری (المتوفی ۷ رجب ۱۳۶۷ھ) جن کی شان جلالت اور علمی سطوت کے آگے بڑے بڑے محدثین کی گردنیں جھک جاتی تھیں نے اپنی مشہور زمانہ کتاب تانیب الخطیب میں تین قرائن سے ثابت کیا ہے کہ امام صاحب کی ولادت بہر حال ۸۰ھ سے پہلے ہے، امام صاحب کے والد ثابت بہت بڑے تاجر تھے۔ حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ شیر خدا نے

Marfat.com

اُن کے لئے دُعا فرمائی۔

اِمام صاحب کی تابعیت

تابعی وہ ہوتا ہے جس نے ایمان کی حالت میں کسی حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے صحابی کی زیارت کی ہو، مشہور محدث علامہ ابن کثیرؒ فرماتے ہیں۔ "امام صاحب نے صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا زمانہ پایا اور خادم رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم حضرت انس بن مالکؓ کو دیکھا ہے" (البدایہ ج ۱۰ ص ۱۰۷) مشہور مورخ علامہ ابن ندیمؒ (الفہرست ص ۲۹۸) میں فرماتے ہیں امام صاحب تابعین میں ہیں، امام ابن عبدالبر مالکیؒ فرماتے ہیں۔ امام صاحب نے حضرت انسؓ کو دیکھا ہے اور عبداللہ بن حارث کو دیکھا ہے اور ان سے حدیث کی سماعت بھی کی ہے (جامع بیان العلم ج ۱ ص ۴۵) علامہ ذہبیؒ فرماتے ہیں۔ امام صاحب نے حضرت انسؓ کو دیکھا ہے (مناقب ص ۷) علامہ ابن حجر مکیؒ فرماتے ہیں۔ امام صاحب نے آٹھ صحابہ کا زمانہ پایا ہے، نواب صدیق حسن صاحب (غیر مقلد) فرماتے ہیں۔ امام صاحب نے حضرت انسؓ کو دیکھا ہے (التاج المکلل) الغرض! امام ذہبی، امام نووی، ابن سعد، خطیب بغدادی، امام دارقطنی، حافظ ابن حجر علامہ سیوطی، ابن حجر مکی، حافظ زین عراقی، امام سخاوی، امام جزری، ابن عبدالبر، عبدالغنی مقدسی، ابن جوزی، علامہ عینی رحمہم اللہ وغیرہ جبال علم نے امام صاحب کا حضرت انسؓ کو دیکھنا تسلیم کیا ہے اب ہم ان صحابہ کرامؓ کے اسماء کا ذکر کرتے ہیں جنہوں نے امام صاحب

Marfat.com

کا زمانہ پایا، حضرت عبداللہ بن ابی اوفی بیعت رضوان میں شریک تھے کوفہ کے صحابہ میں سب سے آخر میں انتقال فرمایا (۸۷ھ) حضرت عبداللہ بن حارث نے مصر کی سکونت اختیار کی، مصر کے صحابہ میں سب سے آخر میں انتقال کیا (۸۶ھ) حضرت سہل بن سعد مالک رض مدینہ کے صحابہ میں آخر میں انتقال ہوا (۸۸ھ) حضرت عبداللہ بن ثعلبہ رض حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ان کے سر پر ہاتھ پھیرا تھا (وفات ۹۱ھ) حضرت سائب بن یزید رض نے اپنے والد کے ساتھ حجۃ الوداع میں شرکت کی تھی (وفات ۹۱ھ) حضرت مالک بن اوس رض (وفات ۹۲ھ) حضرت مالک بن حویرث رض (وفات ۹۴ھ) حضرت سعد بن ایاس رض (عمر ۱۲۰ سال سن وفات ۹۵ھ) حضرت عبدالرحمٰن بن کعب انصاری رض (وفات ۹۴ھ) حضرت ابو طفیل عامر بن واثلہ رض (وفات ۱۱۰ھ) حضرت معاویہ بن الحکم (وفات ۱۰۰ھ) حضرت عمدان بن ملحان رض فتح مکہ کے روز اسلام لائے اور تقریباً ۹۵ھ میں انتقال کیا، حضرت حارث بن اوس رض (وفات ۹۴ھ) حضرت ابو امامہ سعد بن سہل بن حنیف رض (وفات ۱۰۰ھ) حضرت محمود بن لبید (وفات ۹۴ھ) حضرت محمود بن الربیع (وفات ۹۹ھ)

علمی اسفار

امام صاحب کی جائے ولادت مرکز کوفہ ہے یہاں کا سب سے بڑا مرکز علم حضرت عبداللہ بن مسعود رض کا تھا جن کے لئے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے خصوصی دعا فرمائی تھی، نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ابن مسعود رض کے بڑے فضائل بیان فرمائے ہیں، ایک مرتبہ فرمایا،

Marfat.com

ابن مسعودؓ جن امور کو پسند فرمائیں میں بھی ان کو اپنی اُمّت کے لئے پسند کرتا ہوں اور جن امور کو وہ ناپسند کریں میں بھی ان کو ناپسند کرتا ہوں" کوفہ میں ابن مسعودؓ کے حلقہ درس میں چار چار ہزار طلباء شریک ہوتے تھے۔ جس وقت حضرت علی المرتضیٰ شیرِ خدا رضی اللہ تعالیٰ عنہ کوفہ پہنچے تو ابن مسعودؓ کے شاگردوں نے ان کا فقید المثال استقبال کیا۔ حضرت علی المرتضیٰ شیرِ خدا حیدرِ کرّار دیکھ کر بے حد مسرور ہوئے اور فرمایا! ابنِ مسعودؓ تم نے کوفہ کو علم سے مالامال کر دیا ہے۔ اِسی مرکز سے امام صاحب نے جی بھر کے عِلمِ قرآن اور عِلمِ حدیث حاصل کی، کوفہ میں بقول علّامہ ابن سعدؒ ستر بدری صحابہ اور تین سو بیعت رضوان میں شریک ہونے والے صحابہ موجود تھے (طبقات ابن سعد ج ۶ ص ۴) امام احمد بن عبداللہ المجلیؒ کا بیان ہے کہ کوفہ میں ۱۵۰۰ سو صحابہ نازل ہوئے تھے (فتح القدیر ابن ہمام) یہی وجہ ہے کہ اُمّت کے بڑے بڑے سلاطین نے کوفہ کا علمی سفر اختیار کیا، خود امام بخاریؒ کا فرمان ہے کہ میں نہیں گن سکتا کہ میں محدثین کے ساتھ کوفہ اور بغداد کتنی مرتبہ گیا ہوں۔

علمی مرکز بصرہ

کوفہ کے بعد امام صاحب نے بصرہ کا سفر اختیار کیا وہاں آپ نے مشہور تابعی حضرت قتادہؒ سے علم حاصل کیا، حضرت قتادہؒ نے انس بن مالکؓ، عبداللہ بن سرجیس، حضرت ابو طفیل رضی اللہ عنہم سے علم حاصل کیا تھا اور روایت بیان کی، بصرہ کے دوسرے محدثات حضرت امام شعبہؒ سے علم حاصل کیا، امام شعبہؒ کے بارے میں امام شافعیؒ فرمایا

Marfat.com

کرتے تھے کہ اگر عراق میں شعبہ نہ ہوتے تو عراق سے حدیث کا رواج ختم ہو جاتا، بصرہ کے دوسرے اہل علم شیخ عبدالکریم، ابو اُمیّہ اور عاصم بن سُلیمان الاحول رحمہم اللہ سے بھی امام صاحب نے حاصل کیا۔

مکّہ مکرّمہ

ان کے بعد حضرت امام ابوحنیفہ صاحب نے مرکز علم وعرفان مکّہ مکرّمہ کا سفر اختیار کیا، وہاں امام صاحب نے مشہور تابعی حضرت عطاء بن ابی رباحؒ سے علم حاصل کیا، حضرت عطاء مکّہ کے ممتاز ترین صلحاء میں تھے خود فرمایا کرتے تھے کہ میں نے دوسو اصحاب رسُول صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم سے مُلاقات کی ہے۔ مکّہ کے دوسرے عظیم محدّث حضرت عکرمہؒ سے علم حاصل کیا حضرت عکرمّہ جنھوں نے حضرت ابن عباسؓ، حضرت علیؓ المرتضےٰ، ابوہریرہؓ، حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہم سے علم حاصل کیا۔

عِلمی مرکز مدینۃ الرّسُولؐ

حضرت امام ابوحنیفہؒ صاحب نے مدینہ طیّبہ کے مشہور محدّثین سے علمی استفادہ کیا، وہاں آپ نے حضرت سلیمانؒ جو اُم المومنین حضرت میمونہؓ کے غُلام تھے اور دوسرے حضرت سالمؒ جو امیر المومنین حضرت عمر بن الخطاب کے پوتے تھے سے علم حاصل کیا غرض امام صاحب نے مُہذب دُنیا کا خطّہ نہیں چھوڑا جہاں سے علم حاصل نہ کیا، مدینہ مکّہ، بصرہ، کوفہ، شام وغیرہ، بعض لوگ جب کوفہ کا نام سُنتے ہیں

Marfat.com

تو ان کے اوسان خطا ہو جاتے ہیں ان کی خدمت میں عرض ہے کہ اگر کُوفہ کے لوگ قابل سند نہیں تو صرف بُخاری شریف سے وہ روایتیں نکال دیں جو امام بُخاری نے صحیح میں کوفی محدثین سے لی ہیں اور دوسری کتب حدیث میں ائمہ نے لی ہیں مثلاً علقمہ بن قیس، مسروق بن الاجدع، اسود بن یزید، سوید بن غفلہ، عبدالرحمٰن بن ابی لیلی، عمرو بن میمون ربعی بن خراش، ابراہیم النخعی، سعد بن جبیر، امام شعبی، ابو اسحاق السبعی، عبدالملک بن عمیر، سلیمان بن مہران، سعد بن کدام، سفیان ثوری، اسرائیل بن یونس، زہیر بن معاویہ، قاسم بن معن، سفیان بن عیینہ، ابوبکر بن عیاش، عبدالسلام بن حرب، عیسٰی بن یونس، علی بن مسہر، مروان بن معاویہ، حفص بن غیاث، وکیع بن جراح، یونس بن بکیر رحمھم اللہ وغیرہ اگر مزید اسماء الرجال کی کتب کی چھان اور تلاش کی جائے تو راقم کا اندازہ ہے کہ حدیث کی کتب میں ۸۰ فیصد کوفی رواۃ ہیں۔ اگر کوئی صاحب دلی کوشش کرے حدیث کی کتب کو کوفی رواۃ سے پاک کرکے اُمّت پر احسان کرے تاکہ اُمّت کی کُوفی محدثین سے جان چھوٹ جائے (جادو وہ ہے جو سر چڑھ کر بولے)

امام صاحب کے بارے میں نبوی بشارت

بُخاری شریف (ج ۲ ص ۷۲۷) حضور نے فرمایا لو کان الایمان عند الثریا لنالہ رجال من ھؤلاء" اگر ایمان ثریا کے پاس بھی ہو تو کچھ مرد یا ایک مرد ان میں سے اس کو پالے گا"، اور مسلم شریف (ج ۲ ص ۳۱۲) کی روایت میں دین کے الفاظ ہیں اور مسند احمد (ج ۲

Marfat.com

ص ۲۲۲) کی روایت میں علم کے الفاظ ہیں اور محدثین کے نزدیک ایمان دین ، اسلام ایک ہی چیز ہیں ، بخاری (ج ۱ ص ۱۱) ان الذین و الایمان و السلام واحد ، محدث جلیل علامہ سیوطیؒ اس حدیث کے متعلق فرماتے ہیں کہ میں کہتا ہوں حضورؐ نے اس حدیث میں امام ابُوحنیفہؒ کی بشارت دی ہے اور امام ابن حجر مکیؒ شافعیؒ فرماتے ہیں ان الامام ابا حنیفۃ ھو المراد من ھذا الحدیث ظاھر لاشک فیہ اس حدیث سے حضرت امام ابُوحنیفہؒ کا مُراد ہونا بالکل ظاہر ہے ۔ اس میں شک نہیں اور مشہُور غیر مقلد نواب صدیق حسن صاحب فرماتے ہیں صواب آنست کہ ھم امام ابُوحنیفہ دراں داخل است وھم جملہ محدثین فرس باشارہ النص (اتحاف النبلاء ص ۲۲۴) "اس حدیث میں دوسرے فارسی النسل محدثین شامل ہیں لیکن اس حدیث کا اوّلین مصداق نعمان بن ثابت المشہُور امام ابُوحنیفہؒ کی ذات گرامی ہے ۔"

عبادت اور شبِ بیداری

امام صاحب نے کل ۵۵ پچپن حج کئے اور صرف ایک رمضان میں ایک سو بیس ۱۲۰ عمرے ادا کئے اور آپ ساری رات جاگتے اور ایک رکعت میں سارا قرآن پاک ختم کر دیتے تھے اور رات کو اس طرح گریہ کرتے تھے کہ پڑوسی ان پر ترس کھاتے تھے اور چالیس ۴۰ سال تک عشاء کے وضو سے صبح کی نماز ادا فرماتے تھے اور امام صاحب ہر ماہ ساٹھ مرتبہ قرآن کریم ختم کرتے تھے اور رمضان شریف میں باسٹھ مرتبہ قرآن ختم کرتے تھے ۔

Marfat.com

آپ نے اپنی زندگی میں سات ہزار مرتبہ قرآن ختم کیا، بعض حاسدین نے اس پر حیرت کا اظہار کر کے انکار کا راستہ اختیار کیا پہلا اعتراض کہ چالیس سال عشاء کے وضو سے صبح کی نماز، یہ کیسے ہو سکتا ہے، اعتراض کرنے والوں کو (تذکرۃ الحفاظ ج ۱ ص ۲۹۲) کا مطالعہ کرنا چاہیئے، مشہور محدث یزید بن ہارونؒ نے عشاء کے وضو سے ۴۰ سال صبح کی نماز پڑھی ہے اور امام سلیمان بن طرخان نے بھی چالیس سال عشاء کے وضو سے صبح کی نماز پڑھی (طبقات ابن سعد) دوسرا اعتراض ایک رات میں قرآن کریم ختم کرنا یہ کیسے، حضرت عثمان بن عفانؓ وتر کی ایک رکعت میں پورا قرآن کریم ختم کرتے تھے (ترمذی شریف) حضرت تمیم داریؓ رات میں قرآن کریم پورا ختم کر دیتے تھے (طحاوی) حضرت عبداللہ بن زبیرؓ رات میں پورا قرآن کریم ختم کر لیتے تھے (طحاوی) حضرت سعید بن جبیرؒ رات میں پورا قرآن کریم ختم کر لیتے تھے (ترمذی شریف) امام وکیع بن جراحؒ رات میں پورا قرآن ختم کر لیتے تھے (تاریخ بغداد) امام بخاریؒ روزانہ قرآن پاک ختم کر لیتے تھے، امام ابو بکر بن عیاشؒ نے اپنے گھر کے ایک کونے میں اٹھارہ ہزار (۱۸۰۰۰) مرتبہ قرآن کریم ختم کیا تھا۔

امام صاحب کے بارے میں اُمت کے تعریفی کلمات

- امام یحییٰ بن سعید قطانؒ امام فن اسماء الرجال فرماتے ہیں۔ خدائے ذوالجلال برتر کی قسم امام ابو حنیفہؒ اس اُمت میں قرآن و حدیث کے سب سے بڑے عالم تھے۔
- حضرت عبداللہ بن مبارکؒ امام بخاریؒ کے اُستاد فرماتے ہیں۔ ابو

Marfat.com

حنیفہؒ فقہ میں سب علماء سے زیادہ تھے۔ میں نے ان جیسا فقیہہ میں کوئی نہیں دیکھا۔ فرماتے تھے خدا بزرگ و برتر اُس کا بُرا کرے جو ہمارے شیخ (یعنی امام صاحب) کا ذکر بُرائی سے کرے۔

- محدث ابن داؤدؒ ! اہل اسلام پر امام ابو حنیفہؒ کے لئے دعا کرنی ضروری ہے کیونکہ انہوں نے دوسروں کے لئے سنن و آثار محفوظ کر دیئے ہے
- مکی بن ابراہیمؒ فرماتے تھے۔ امام ابو حنیفہؒ اپنے زمانے کے سب سے بڑے عالم راغب فی الآخرت اور احفظ اہل زمانہ تھے۔
- محدث خلف بن ایوبؒ نے فرمایا خدائے بزرگ و برتر سے علم حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو پہنچا۔ ان سے اصحاب حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ان سے تابعین کو اور ان سے ابو حنیفہؒ کو اس بات سے خواہ کوئی راضی ہو یا ناراض۔
- امام عبدالوہاب شعرانیؒ ! امام ابو حنیفہؒ کے کثرتِ علم، پرہیز گاری، عبادت، استنباط، گہرائی پر سلف و خلف کا اجماع ہے۔
- امام مؤرخ ابن ندیمؒ فرماتے ہیں۔ مشرق سے مغرب تک زمین کے تمام خشکی تری حصوں میں دُور و نزدیک جو کچھ بھی علم کی روشنی پھیلی وہ امام ابو حنیفہؒ ہی کی تدوین کا صدقہ ہے۔
- امام ابو یوسفؒ ! فرمایا کہ امام ابو حنیفہ بڑے عظیم البرکت تھے۔ ان کی وجہ سے ہم پر دنیا و آخرت کے راستے کھل گئے۔
- محدث جلیل حضرت شفیق بلخیؒ نے فرمایا ! امام ابو حنیفہؒ اعلم الناس، اعبد الناس، اکرم الناس اور دین میں بڑی احتیاط کرنے والے تھے۔
- امام سفیان ثوریؒ نے فرمایا ہم امام ابو حنیفہؒ کے سامنے ایسے ہیں جیسے

Marfat.com

بانہ کے سامنے چڑیاں ہوتی ہیں اور امام ابو حنیفہؒ سید العلماء ہیں۔

- علامہ ابن حجر مکیؒ شافعیؒ نے فرمایا! یہ وہم بھی نہیں کرنا چاہیئے کہ امام ابو حنیفہؒ علم فقہ کے سوا اور علوم نہیں جانتے تھے۔ حاشا للہ وہ علوم شرعیہ، حدیث اور علومِ عالیہ، ادبیہ، قیاس و علوم حکمیہ کا ایک سمندر تھے۔
- محدث عبید بن اسحاقؒ! امام ابو حنیفہؒ سید الفقہاء تھے۔ ان کے دین و دیانت پر حرف گیری کرنے والے یا حاسد تھے یا شرپسند۔
- امام یزید بن ہارونؒ! میں نے ایک ہزار استادوں سے علم حاصل کیا لیکن خدائے بزرگ و برتر کی قسم میں نے ان سب میں امام ابو حنیفہؒ سے بڑھ کر صاحب ورع اور اپنی زبان کی حفاظت کرنے والا اور کوئی نہیں دیکھا۔
- علامہ ابن کثیرؒ فرماتے ہیں الامام فقیہ العراق، احد لائمۃ الاسلام والسادۃ احد ارکان العلماء، احد الائمۃ الاربعۃ

استقامت و وفات

وقت کے حکمران نے ان کو عہدہ قضاء پیش کیا لیکن امام صاحب نے عہدہ قضاء قبول کرنے سے انکار کیا۔ جس کے عوض امام صاحب کو جیل کی سلاخوں کے پیچھے قید کر دیا گیا اور ان کو کوڑوں کی سزا دی جاتی، ہر روز ان کو باہر نکالا جاتا اور منادی کرائی جاتی جب لوگ جمع ہو جاتے تو لوگوں کے سامنے ان کو روزانہ دس کوڑے مارے جاتے پھر ان کو گھمایا جاتا اس طرح بارہ دن سزا دی جاتی رہی اور ایک سو بیس کوڑے پورے کئے گئے

کوڑے بھی ان کو ننگا کر کے مارے جاتے اور خون ان کی ایڑیوں تک پہنچ جاتا۔ آخر حکمران نے ان کو ہلاک کرنے کا فیصلہ کر لیا۔ ان کے سامنے زہر کا پیالہ پیش کیا گیا، آپ نے فرمایا مجھے معلوم ہے جو کچھ اس کے اندر ہے میں اس کو پی کر خودکشی نہیں کرنا چاہتا، آخر ان کو زبردستی لٹا کر زہر اُن کے منہ میں ڈال دیا گیا اور یہ علم و عرفان پاسبانِ علوم نبوت اللہ کو پیارا ہو گیا، پہلی مرتبہ ان پر پچاس ہزار لوگوں نے نمازِ جنازہ پڑھی، چھ مرتبہ ان پر نمازِ جنازہ پڑھی گئی۔

حاسدینِ امام ابو حنیفہؒ اور اُن عبرتناک انجام

نعیم بن حماد! یہ بزرگ بُغض امام ابو حنیفہؒ میں پیش پیش تھے جو بخاری شریف کی روایت من عادی لی ولیا فقد آذنتہ بالحرب ترجمہ! جس نے میرے کسی دوست کے ساتھ دشمنی کی تو اس کے خلاف میرا اعلان جنگ ہے۔ (حدیث قدسی) چنانچہ یہ بزرگ نعیم بن حماد خدا کی پکڑ میں گرفتار ہوئے، نعیم بن حماد تقویتِ سُنّت کے لئے جعلی حدیثیں بنایا کرتا تھا اور امام ابو حنیفہؒ کی توہین میں جھوٹی حکایات بنا بنا کر پیش کرتا تھا۔ جو سب کی سب جھوٹی تھیں (تہذیب التہذیب ج۔ ۱ ص ۴۶۳) اس شخص کا عقیدہ مسلک اہلسنّت کے خلاف تھا۔ یہ قرآن کریم کو مخلوق جانتا تھا جب حکومت وقت کو اس کی اس حرکت کا پتہ چلا تو حکومت نے اس کو گرفتار کر لیا اس قید میں اس کی موت واقع ہوئی اور اس کو کھینچ کر ایک گڑھے میں ڈال دیا گیا نہ تو اس کو کفن نصیب ہُوا اور نہ اس کی نماز جنازہ پڑھی گئی (تاریخ بغداد ج ۱۳ ص ۳۱۴)۔

Marfat.com

گزارش ہے ان دوستوں سے جو دن رات اپنی تقریروں اور تحریروں میں امام ابو حنیفہؒ صاحب کو کوستے ہیں۔ وہ نعیم بن حماد کے عبرت آموز انجام سے سبق حاصل کریں اور اپنی زبان اور قلم کو امام صاحب اور دوسرے آئمہ کی توہین سے باز رکھیں ورنہ خدا تعالیٰ کا فرمان! ان بطش ربک لشدید برحق ہے مشہور غیر مقلد عالم مولانا عبد المنان صاحب وزیر آبادی فرمایا کرتے تھے جو شخص آئمہ دین اور خصوصاً امام اعظم ابو حنیفہؒ کی بے ادبی کرتا ہے۔ اس کا خاتمہ اچھا نہیں ہوتا (تاریخ اہلحدیث ص ۴۳۷) اور اس سے ملتی جلتی ایک بات محدث جلیل حضرت مولانا رشید احمد گنگوہیؒ نے فرمائی جو آپ کی سوانح حیات تذکرہ الرشید میں موجود ہے فرمایا! جو لوگ آئمہ دین کی گستاخی کرتے ہیں مرنے کے بعد ان کے چہرے قبلے سے پھر جاتے ہیں۔ جس کا جی چاہے دیکھ لے، آپ کے زمانے میں ایک مولوی کا انتقال ہوا اس کے متعلق مشہور تھا کہ وہ امام صاحب کی گستاخی کیا کرتا تھا، حضرت گنگوہیؒ نے فرمایا اس کا چہرہ قبلہ کی طرف سے پھر گیا ہے اور فرمایا یقین نہ ہو تو جا کر دیکھ لو۔ میں ذمہ دار ہوں، یہ کشف ہے جو اللہ کریم اپنے فضل سے اپنے بندوں کو کوئی بات بتا دے یا دکھلا دے کوئی منکر پھر اس کو علم غیب سے تعبیر نہ کرے۔

مولوی عبد اللہ چکڑالوی غیر مقلد تھا وہ آئمہ دین خصوصاً امام ابو حنیفہؒ کی بہت توہین کیا کرتا تھا اور کہا کرتا تھا ابو حنیفہؒ ان تمام فتنوں کا دروازہ ہیں جس کی اندھی تقلید نے عوام کو گمراہ کر دیا ہے۔ اللہ تعالیٰ کی چکڑالوی پر ایسی پھٹکار پڑی، کہ منکر حدیث ہو کر مرا اور آنے والوں کے لئے عبرت کا نشان بن گیا۔

Marfat.com

خطیب بغدادی: ان بزرگوں نے ایک کتاب لکھی جس کی ایک جلد صرف مطاعن امام ابو حنیفہؒ پر مشتمل ہے۔ جس کا شافی دار رد محدث جلیل علامہ کوثری نے تانیب الخطیب اور اس کا اردو ترجمہ حضرت مولانا عبد القدوس قارن صاحب مدظلہ نے کیا ہے خیر سے یہ بزرگ غیر ثقہ تھے۔ تعصب ان کا سرمایہ تھا۔ ان پر شراب نوشی کا اتہام ہے۔ (معجم الادباء ج ۴ ص ۲۹) اور یہ بزرگ ایک بے ریش کی محبت میں بھی گرفتار ہو گئے تھے اور اس بے ریش کی محبت میں انہوں نے عشقیہ اشعار بھی کہے یہ تمام پکڑ امام ابو حنیفہؒ صاحب کی دشمنی کے عوض ہوئی (ابو حنیفہؒ کا عادلانہ دفاع ص ۸۷)

ہم اپنے اس مضمون کو علامہ وحید الزمان کی ایک تحریر پر ختم کرتے ہیں غیر مقلدوں کا ایک گروہ جو اپنے تئیں اہلحدیث کہتے ہیں۔ انہوں نے ایسی آزادی اختیار کی ہے کہ مسائل اجماعی کی بھی پرواہ نہیں کرتے نہ سلف صالحین صحابہ اور تابعین (مثلاً امام ابو حنیفہؒ۔ خالد) قرآن کریم کی تفسیر صرف لغت سے اپنی من مانی کر لیتے ہیں، حدیث شریف میں جو تفسیر آچکی ہے اس کو بھی نہیں سنتے بعضے عوام اہلحدیث کا یہ حال ہے کہ انہوں نے صرف رفع یدین اور آمین بالجہر کو اہلحدیث ہونے کے لئے کافی سمجھا ہے (بلکہ مسلمان ہونے کے لئے خالد) باقی اور آداب اور سنن اور اخلاق نبویؐ سے کچھ مطلب نہیں غیبت، جھوٹ، افتراء سے پاک نہیں کرتے، آئمہ مجتہدین رضوان اللہ علیہم اجمعین اور اولیاء اللہ اور حضرات صوفیہؒ کے حق میں بے ادبی اور گستاخی کے کلمات زبان پر لاتے ہیں، اپنے سوا تمام مسلمانوں کو مشرک اور کافر سمجھتے ہیں، بات بات میں ہر ایک کو مشرک

Marfat.com

اور قبر پرست کہہ دیتے ہیں (لغات الحدیث ج ۲ ص ۹۱ کتاب ش بحوالہ حدیث اور اہلحدیث ص ۱۰۳)

اللہ تعالیٰ کی بارگاہِ عالیہ میں دُعا ہے کہ اللہ کریم ہم سب کو اپنے دین پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے اور اپنے حبیبِ پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور تمام صحابہ کرامؓ اور تابعینؒ خصوصاً امام ابوحنیفہؒ اور باقی تمام آئمہ متبوعین، مجتہدین اور تمام اولیاء اور عُلما صلحاء سے محبت اور عشق نصیب فرمائے اور اللہ کریم سب کا خاتمہ بالخیر فرمائے آمین یارب العالمین۔

ماخذ: بخاری شریف، مُسلم شریف، مسند احمد، تذکرۃ الحفاظ، طبقات ابن سعد، دول الاسلام، مفتاح السعادہ، ترمذی شریف، طحاوی شریف، الخیرات الحسان، مقام ابی حنیفہؒ از محدّث اعظم حضرت مولانا محمد سرفراز خان صفدر صاحب، انوار الباری شیخ احمد رضا بجنوری، مذہبی داستانیں ابوحنیفہؒ کا عادلانہ دفاع، الکلام المفید۔

طالبِ دُعا و نگاہ خادمِ ملّت

ملک محمد اشرف نقشبندی

Marfat.com

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

اسرار ذکر کلمہ طیّب لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوۡلُ اللّٰہِؐ

لَآ اِلٰہَ دا مطلب کیا دُوری دل تھیں ماسوائے
اِلَّا اللّٰہ دی ضرب لگا کے ویکھ تجلّی نورِ خُدا
کہہ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ
محمّد رسُولُ اللّٰہ محمّد رسُولُ اللّٰہ
صلی اللّٰہ علیہ وسلّم

لے کے نام رسُولُ اللّٰہ دا بہہ جا کُٹھے ہو اکلّا
رکھ کے دل وِچ خُوب تسلّا وصل نظارے رج کے پا
کہہ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ
محمّد رسُولُ اللّٰہ محمّد رسُولُ اللّٰہ
صلی اللّٰہ علیہ وسلّم

آ دساں وَل یاری دا بنھ لے دل وِچ یار دا نقشہ
لیئں مشق ذِکر دی خُوب پکا جے توں پاناں وصلِ خُدا
کہہ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ
محمّد رسُولُ اللّٰہ محمّد رسُولُ اللّٰہ
صلی اللّٰہ علیہ وسلّم

Marfat.com

اکھ ناک کن مکھ بند توں کرے — ساہ نوں دل وچ قید توں کرے
وانگ مدھانی خوب رڑکا — ہن تینوں مل سی آپ خدا
کہہ لا الٰہ الا اللہ — لا الٰہ الا اللہ
محمد رسول اللہ — محمد رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم

غیر دا دخل کدی نہ پائیں — تصور شیخ دا خوب پکائیں
سینے اپنے چین توں پائیں — ہن وصل نظارہ ہر دم پا
کہہ لا الٰہ الا اللہ — لا الٰہ الا اللہ
محمد رسول اللہ — محمد رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم

وحدت لُک ہندی اے وچ کثرت دے — کثرت بھیت وحدت نہ دسدی اے
ایہہ رمز نہ دس اشرف کسے نوں — جو ڈھونڈے گا اوہ پاوے گا
کہہ لا الٰہ الا اللہ — لا الٰہ الا اللہ
محمد رسول اللہ — محمد رسول اللہ

لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ

Marfat.com

مناقب علیؑ

از زبان دُر فشاں جناب خلیفہ صاحب مدظلہ
حضرت پیر ملک محمدؐ اشرف نقشبندی قادری چشتی
مسکونہ کلریالہ گجراں تحصیل گوجر خاں ضلع راولپنڈی

علیؑ نال توں بغض رکھیں ایویں توں نکمیا
اُوتھے تیرا حج ہووے جتھے علیؑ جمیا

ذات خُدا نے بعد محمدؐ حیدرؓ نوں صستا یا
نور نبیؐ دا آہا ذاتی صفدرؓ فرق نہ آیا
علیؑ علیؑ صوفی آکھن اس وچ راز چھپایا
علیؑ علیؑ کر نعرہ مارو سبھے درد ونجایا

عجب عجائب مظہر حیدر معلّم راز خُدایا
نبیؐ اللہ دا حیرت اندر ایہہ کی سر بتایا
ہاتف آن آوازہ دِتا ایہہ مذکور سُنایا
علیؑ علیؑ کر نعرہ مارو سبھے درد ونجایا

ہر شہراں ملکاں اندر راج حکومت حیدرؓ
دفتر صدر کچہری سبھے ہر جا دسّے حیدرؓ
لِنُرِیَہٗ مِنْ آیَاتِنَا دی تفسیروں آیا
علیؑ علیؑ کر نعرہ مارو سبھے درد ونجایا

Marfat.com

ذات اللہ نے پردہ کیتا جدوں محمدؐ آئے
بعد فصیح کلام محمدؐ ایہہ کجھ ذکر سنائے
دست مبارک ظاہر ہویا وچہ کتاب لیایا
علیؑ علیؑ کر نعرہ مارو سبھے درد ونجایا

فقر قناعت جیہ حضرت صفدرؓ نوں پہنایا
چودہ طبق اُٹھا کے اپنی قوت نوں آزمایا
کنڈل والے پسنے تائیں حیدرؓ ذبح کرایا
علیؑ علیؑ کر نعرہ مارو سبھے درد ونجایا

کوٹ کفاراں قلعے ہزاراں حیدرؓ توڑ ونجائے
سیس کوہاں دا پینڈا حیدرؓ پل وچہ پار کرائے
نیبر ملک پہاڑ تمامی نعرے مار جلایا
علیؑ علیؑ کر نعرہ مارو سبھے درد ونجایا

قوم قریشی ہاشمی جو اولادِ علیؑ ہے
پیر ملک محمدؐ اشرف نقشبندی بدر الملک ولی ہے
لقب محمدؐ آل وطن کلر یالہ سدایا
علیؑ علیؑ کر نعرہ مارو سبھے درد ونجایا

نام علیؑ دا جپنے والا کدے نہ ٹھوکر کھائے
ہر میدانے اندر گھاٹا اوہ کدے نہ پائے
نام علیؑ دا مشکل ویلے جیہاں مطلب پایا
علیؑ علیؑ کر نعرہ ماردے سبھے درد ونجایا

Marfat.com

ملک اشرف حب علیؑ دی رکھیں نال یقینے
پنجتن پاک شفاعت کرسن سمجھیں نال یقینے
چار یارؓ مقبول خدا ہیں مشکل علیؑ کشا ہیں
علیؑ علیؑ کر نعرہ مارو سبھے درد ونجایا

○

شان چار یار نبی صلی اللہ علیہ وسلم

ہیں کرنیں ایک ہی مشعل کی
ابو بکرؓ، عمرؓ، عثمانؓ و علیؓ

ہم مرتبہ ہیں یارانِ نبیؐ
کچھ فرق نہیں ان چاروں میں

○

Marfat.com

پیر ملک محمد اشرف نقشبندی کی لاجواب کتب

معیاری اور مقبول عام شہرہ آفاق
ہر دلعزیز مفید کتب

ولی اللہ

اللہ تعالیٰ کے مقرب و محبوب بندوں کا تذکرہ لاجواب

اس کتاب میں پاک و ہند کے اولیائے کرام کا تذکرہ پیش کیا گیا ہے۔ انتہائی محنت و کوشش سے اس کتاب کو معیاری اور مفید سے مفید تر بنانے کی کوشش کی گئی ہے۔ انشاء اللہ یہ کتاب بھی دوسری کتب کی طرح مقبولیت کا باعث بنے گی۔

خزینۂ عملیات المعروف **ہر مشکل آسان**

یہ وہ کتاب ہے جس میں تمام مشکلات کے وظائف، عملیات اور تعویزات شامل ہیں۔ اس سے بڑھیا اور مفید کتاب بازار میں دستیاب نہیں ہے۔ آج ہی منگوائیں۔

شمع بک ایجنسی
۸ ریوسف مارکیٹ۔ غزنی سٹریٹ
اردو بازار۔ لاہور

Marfat.com

تحفۂ فقیری
المعروف
مجموعۂ وظائف قادریہ مترجم

وظائف قادریہ کی اوقات صبح درود شریف ۱۵۰۰ مرتبہ۔ ظہر۔ درود شریف ۱۵۰۰ مرتبہ۔ عصر۔ درود شریف ۱۵۰۰ مرتبہ۔ مغرب۔ درود شریف ۱۵۰۰ مرتبہ۔ عشاء درود شریف ۱۵۰۰ مرتبہ۔ سحر گی۔ درود شریف ۱۵۰۰ مرتبہ۔ عشاء۔ بسم اللہ الرحمن الرحیم ۔۔۔ ۱۱ مرتبہ۔ عشاء افضل الذکر کلمہ شریف ۔۔ ۲۱ مرتبہ، منزل کریں۔

اولیائے پاک و ہند کا انسائیکلوپیڈیا

لاجواب کتاب جس میں ۲۷۵۰ اولیائے کرام پاک و ہند کا تذکرہ شامل ہے۔ ایسی کتاب جس کی عرصۂ دراز سے فرمائش بھی شان و شوکت سے مارکیٹ میں آگئی ہے۔ اگر آپ نے اسے مفید پایا تو انشاء اللہ تعالیٰ یہ کتاب مصنف کی تا زیست یادگار ہو گی۔ آج ہی منگوائیں۔

شمع بک ایجنسی ۸ یوسف مارکیٹ غزنی سٹریٹ اُردو بازار۔ لاہور

Marfat.com

فرمائش آپ کی پیشکش ہماری

مفید اور ہر دلعزیز کتب

- ○ خزینۂ وظائف عملیات المعروف ہر مشکل آسان
- ○ تحفۂ فقیری المعروف مجموعۂ وظائف قادریہ مترجم
- ○ مجموعہ وظائف چشتیہ مترجم
- ○ اللہ کا فقیر
- ○ سیرت یاران امام
- ○ سیرت بو علی قلندرؒ
- ○ سیرت داتا گنج بخشؒ
- ○ سیرت سلطان العارفین المعروف سیرت سلطان باہوؒ معہ چنبے دی بوٹی
- ○ رحمانی اعتکاف
- ○ سیرت بابا لعل شاہ قلندرؒ
- ○ اسم اعظم معہ فضیلت کی راتیں
- ○ سورۃ الحمد شریف سے پریشانیوں کا حل
- ○ سورۃ رحمٰن سے پریشانیوں کا حل
- ○ سورۃ مزمل سے پریشانیوں کا حل
- ○ قصیدہ غوثیہ مترجم
- ○ قصیدہ بردہ مترجم
- ○ قصیدہ روحی مترجم
- ○ سیرت پیر مہر علی شاہؒ
- ○ سیرت بری امامؒ
- ○ سیرت جھولے لعل سخی شہباز قلندرؒ
- ○ تاریخ مشائخ ہمدان
- ○ حقیقت گیارہویں شریف

منگوانے کا پتہ :۔ **شمع بک ایجنسی** ۸ یوسف مارکیٹ ○ اردو بازار ○ غزنی سٹریٹ ○ لاہور

Marfat.com

Marfat.com

ہماری دیگر ادبی و معلوماتی کتب

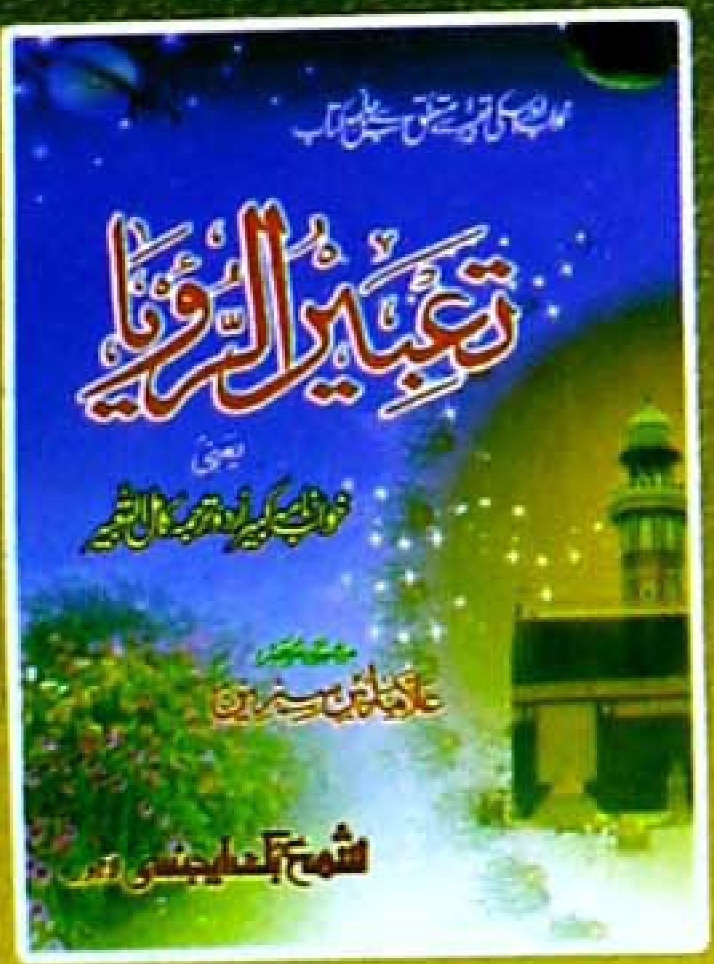

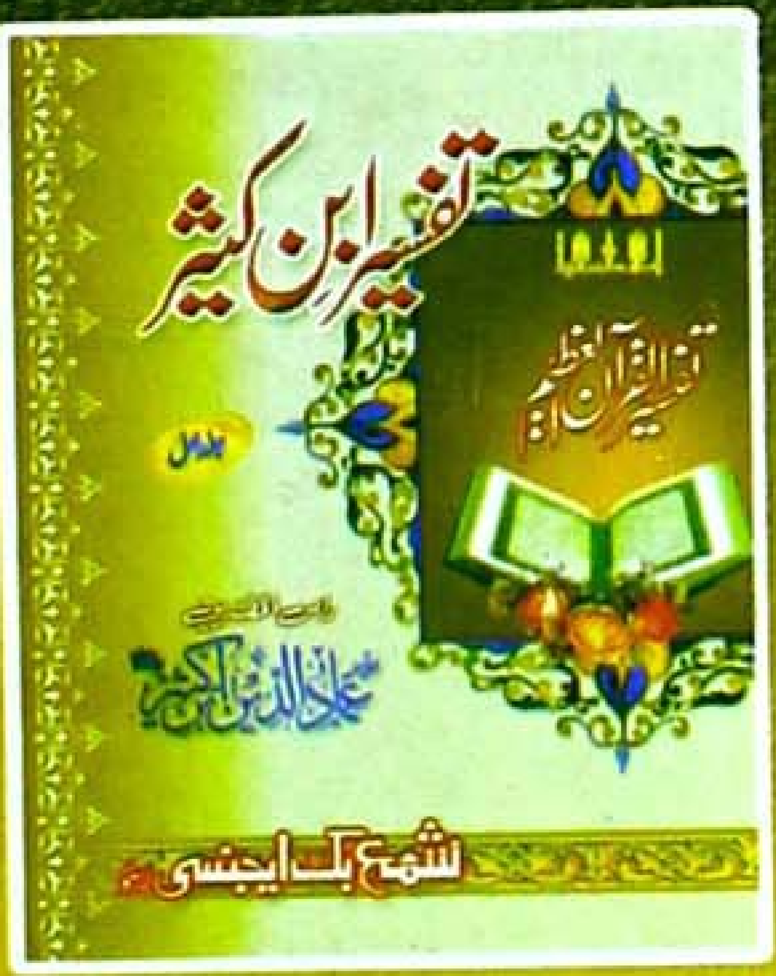

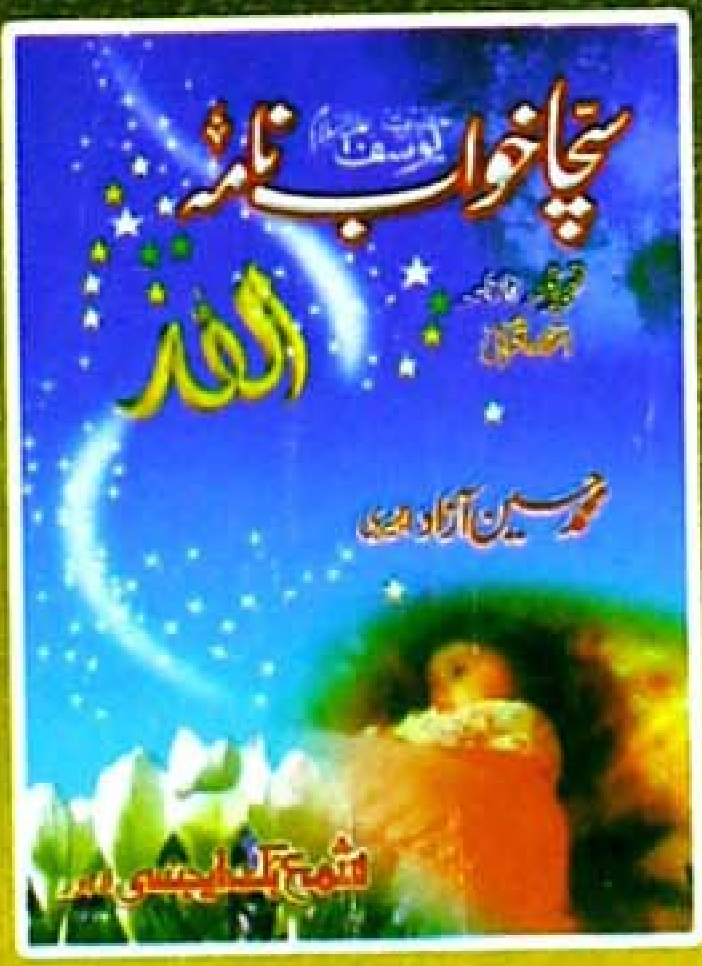

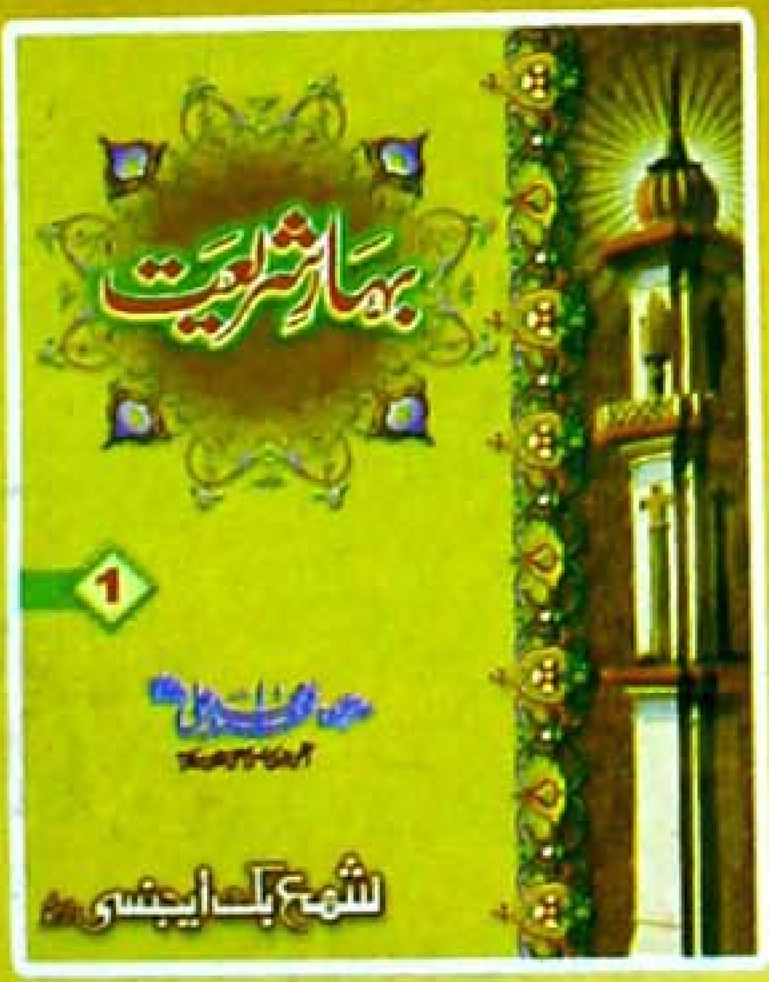

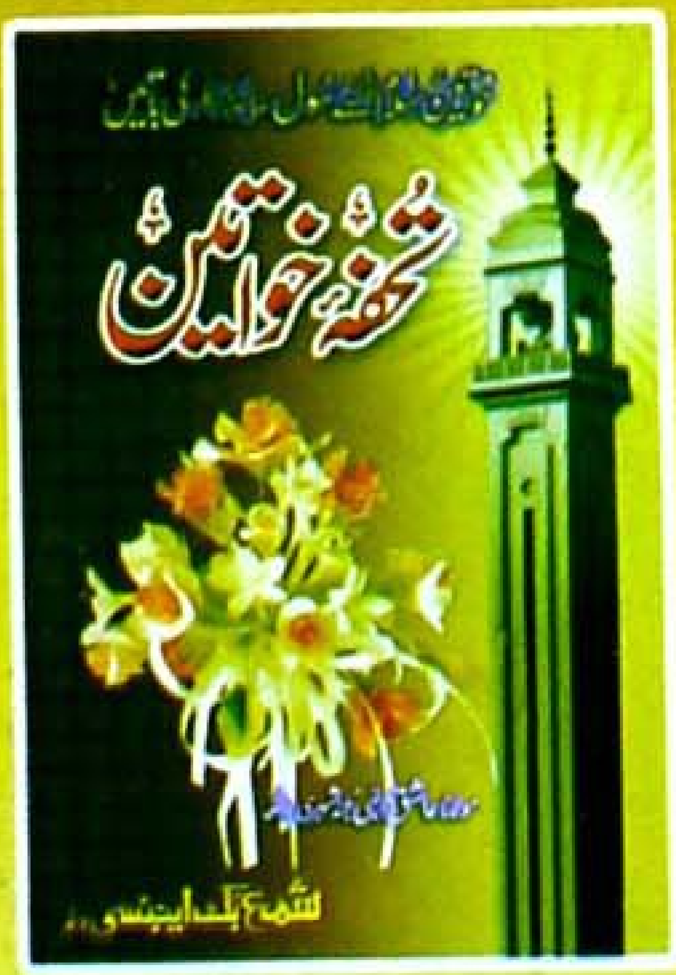

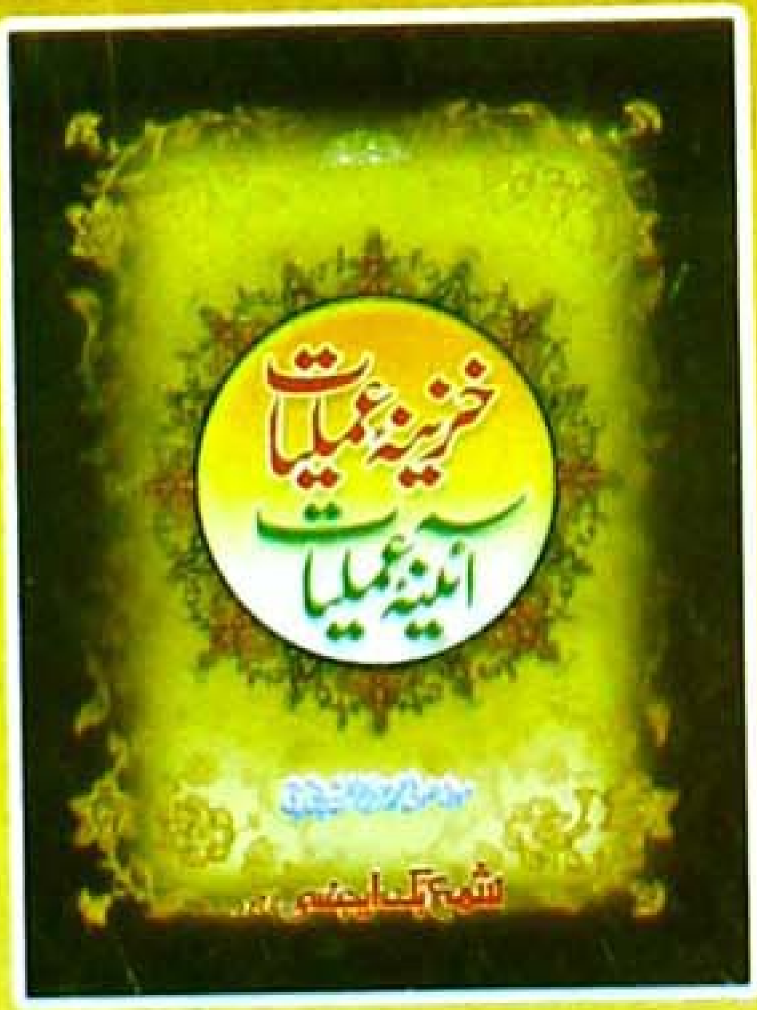

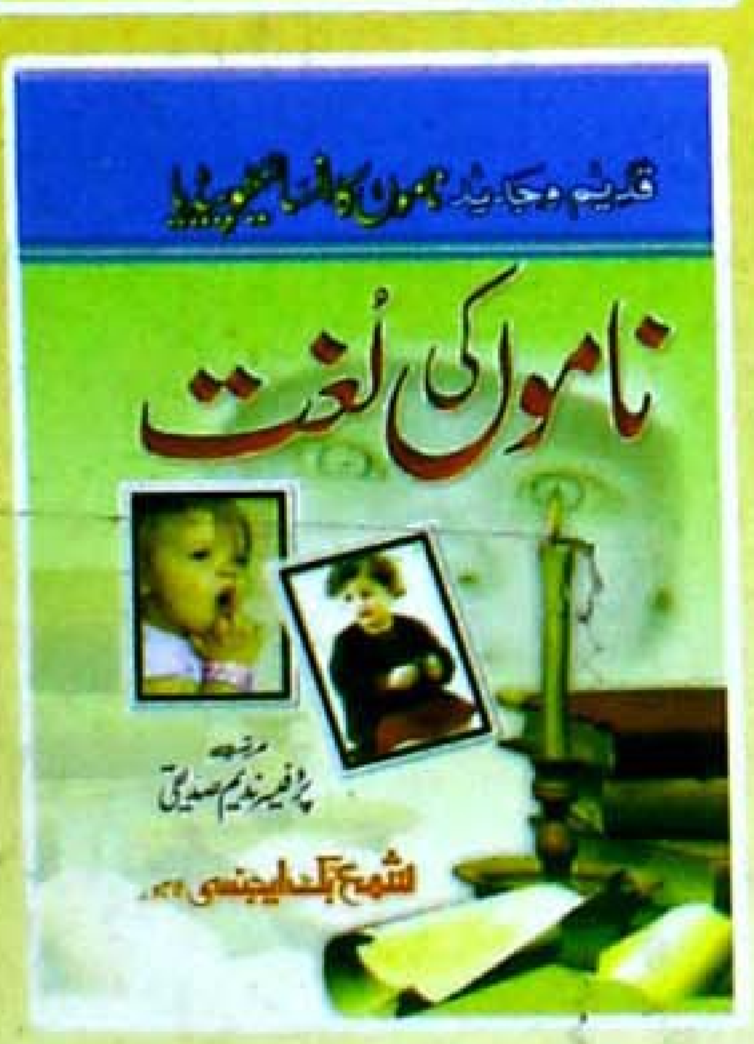

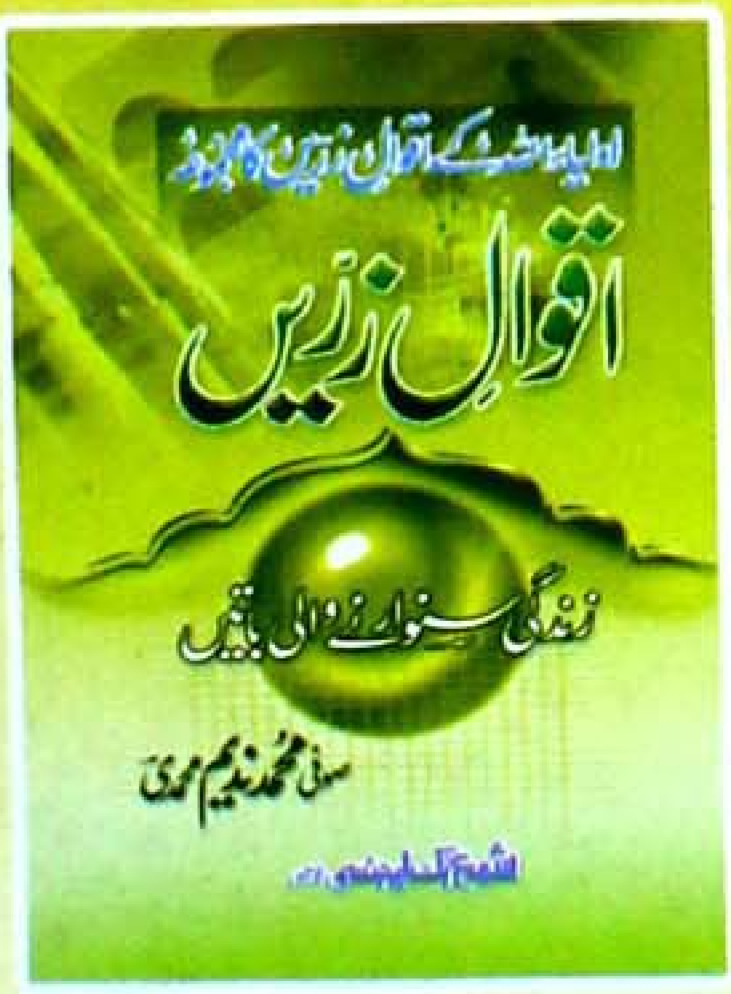

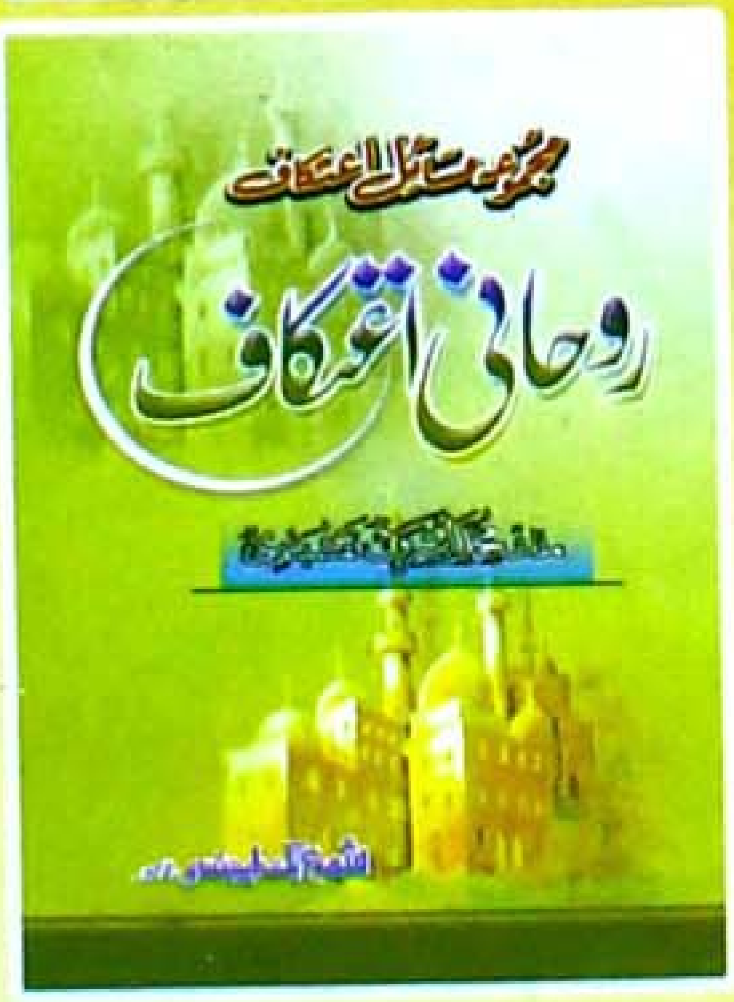

شمع بک ایجنسی

یوسف مارکیٹ ○ غزنی سٹریٹ ○ اُردو بازار ○ لاہور PH;042-7232132

Marfat.com